Postal Reg.No.GDP/001/2016-18

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 66

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly BADAR Qadian
www.akhbarbadrqadian.in

شمارہ 48

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

11 ربیع الاوّل 1439 ہجری قمری • 30 نبوت 1396 ہجری شمسی • 30 نومبر 2017ء

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔

حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 24 نومبر 2017 کو مسجد بیت الفتوح لندن سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔اس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔آمین۔

پنجاب اور ہندوستان کے لوگ مجھ سے ایسے بگڑ گئے تھے جو مجھے پیروں کے نیچے کچلنا چاہتے تھے

ضرور تھا کہ وہ لوگ اپنی جان توڑ کوششوں میں کامیاب ہوجاتے اور مجھے تباہ کردیتے لیکن وہ سب کے سب نامراد رہے

اور میں جانتا ہوں کہ اُن کا اس قدر شور اور میرے تباہ کرنے کیلئے اس قدر کوشش اور یہ پُرزور طوفان جو میری مخالفت میں پیدا ہوا

یہ اس لئے نہیں تھا کہ خدا نے میرے تباہ کرنے کا ارادہ کیا تھا بلکہ اس لئے تھا کہ تا خدا تعالیٰ کے نشان ظاہر ہوں اور تا خدائے قادر

جو کسی سے مغلوب نہیں ہوسکتا اُن لوگوں کے مقابل پر اپنی طاقت اور قوت دکھلاوے اور اپنی قدرت کا نشان ظاہر کرے چنانچہ اُس نے ایسا ہی کیا

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

۱۰۰۔سوواں نشان۔براہین احمدیہ کی وہ پیشگوئی ہے جو اُس کے صفحہ 241 میں درج ہے اور پیشگوئی کی عبارت یہ ہے لَا تَیۡئَسۡ مِنۡ رَّوۡحِ اللّٰہِ۔ اَلَاۤ اِنَّ رَوۡحَ اللّٰہِ قَرِیۡبٌ۔اَلَاۤ اِنَّ نَصۡرَ اللّٰہِ قَرِیۡبٌ۔ یَاۡتِیۡکَ مِنۡ کُلِّ فَجٍّ عَمِیۡقٍ۔ یَاۡتُوۡنَ مِنۡ کُلِّ فَجٍّ عَمِیۡقٍ۔یَنۡصُرُکَ اللّٰہُ مِنۡ عِنۡدِہٖ۔ یَنۡصُرُکَ رِجَالٌ نُوۡحِیۡ اِلَیۡھِمۡ مِنَ السَّمَآءِ۔ وَلَا تُصَعِّرۡ لِخَلۡقِ اللّٰہِ وَلَا تَسۡئَمۡ مِّنَ النَّاسِ۔ دیکھو صفحہ 241 براہین احمدیہ مطبوعہ 1881ء و 1882ء مطبع سفیر ہند پریس امرتسر۔(ترجمہ) خدا کے فضل سے نومید مت ہو اور یہ بات سُن رکھ کہ خدا کا فضل قریب ہے۔خبردار ہو کہ خدا کی مدد قریب ہے۔وہ مدد ہر ایک راہ سے تجھے پہنچے گی اور ہر ایک راہ سے لوگ تیرے پاس آئیں گے اور اِس کثرت سے آئیں گے کہ وہ راہیں جن پر وہ چلیں گے عمیق ہوجائیں گی۔خدا اپنے پاس سے تیری مدد کرے گا۔تیری مدد وہ لوگ کریں گے جن کے دلوں میں ہم آپ القا کریں گے مگر چاہئے کہ تو خدا کے بندوں سے جو تیرے پاس آئیں گے بدخلقی نہ کرے اور چاہئے کہ تو اُن کی کثرت دیکھ کر ملاقاتوں سے تھک نہ جائے۔اس پیشگوئی کو آج پچیس برس گزر گئے جب یہ براہین احمدیہ میں شائع ہوئی تھی۔اور یہ اُس زمانہ کی پیشگوئی ہے جبکہ میں زاویہ گمنامی میں پوشیدہ تھا اور ان سب میں سے جو آج میرے ساتھ ہیں مجھے کوئی بھی نہیں جانتا تھا اور میں اُن لوگوں میں سے نہیں تھا جن کا کسی وجاہت کی وجہ سے دنیا میں ذکر کیا جاتا ہے۔غرض کچھ بھی نہیں تھا اور میں صرف ایک اَحَدٌ مِّنَ النَّاس تھا اور محض گمنام تھا اور ایک فرد بھی میرے ساتھ تعلق نہیں رکھتا تھا مگر شاذ و نادر ایسے چند آدمی جو میرے خاندان سے پہلے ہی سے تعارف رکھتے تھے۔اور یہ وہ واقعہ ہے کہ قادیان کے رہنے والوں میں سے کوئی بھی اس کے برخلاف شہادت نہیں دے سکتا۔ بعد اس کے خدا تعالیٰ نے اس پیشگوئی کے پورا کرنے کے لئے اپنے بندوں کو میری طرف رجوع دلایا اور فوج در فوج لوگ قادیان میں آئے اور آرہے ہیں اور نقد اور جنس اور ہر ایک قسم کے تحائف اس کثرت سے لوگوں نے دیئے اور دے رہے ہیں جن کا میں شمار نہیں کرسکتا اور ہر چند مولویوں کی طرف سے روکیں ہوئیں اور انہوں نے ناخنوں تک زور لگایا کہ رجوع خلائق نہ ہو یہاں تک کہ مکہ تک سے بھی فتوے منگوائے گئے اور قریباً دوسو مولویوں نے میرے پر کفر کے فتوے دیئے بلکہ واجب القتل ہونے کے بھی فتوے شائع کئے گئے لیکن وہ اپنی تمام کوششوں میں نامراد رہے اور انجام یہ ہوا کہ میری جماعت پنجاب کے تمام شہروں اور دیہات میں پھیل گئی اور ہندوستان میں بھی جا بجا تخم ریزی ہوگئی۔ بلکہ یورپ اور امریکہ کے بعض انگریز بھی مشرف باسلام ہو کر اس جماعت میں داخل ہوئے اور اس قدر فوج در فوج قادیان میں لوگ آئے کہ یکوں کی کثرت سے کئی جگہ سے قادیان کی سڑک ٹوٹ گئی۔اس پیشگوئی کو خوب سوچنا چاہئے اور خوب غور سے سوچنا چاہئے کہ اگر یہ خدا کی طرف سے پیشگوئی نہ ہوتی تو یہ طوفان مخالفت جو اُٹھا تھا اور تمام پنجاب اور ہندوستان کے لوگ مجھ سے ایسے بگڑ گئے تھے جو مجھے پیروں کے نیچے کچلنا چاہتے تھے ضرور تھا کہ وہ لوگ اپنی جان توڑ کوششوں میں کامیاب ہوجاتے اور مجھے تباہ کردیتے لیکن وہ سب کے سب نامراد رہے اور میں جانتا ہوں کہ اُن کا اس قدر شور اور میرے تباہ کرنے کے لئے اس قدر کوشش اور یہ پُرزور طوفان جو میری مخالفت میں پیدا ہوا یہ اس لئے نہیں تھا کہ خدا نے میرے تباہ کرنے کا ارادہ کیا تھا بلکہ اس لئے تھا کہ تا خدا تعالیٰ کے نشان ظاہر ہوں اور تا خدائے قادر جو کسی سے مغلوب نہیں ہوسکتا اُن لوگوں کے مقابل پر اپنی طاقت اور قوت دکھلاوے اور اپنی قدرت کا نشان ظاہر کرے۔ چنانچہ اُس نے ایسا ہی کیا۔کون جانتا تھا اور کس کے علم میں یہ بات تھی کہ جب میں ایک چھوٹے سے بیج کی طرح بویا گیا اور بعد اس کے ہزاروں پیروں کے نیچے کچلا گیا اور آندھیاں چلیں اور طوفان آئے اور ایک سیلاب کی طرح شور بغاوت میرے اِس چھوٹے سے تخم پر پھر گیا پھر بھی میں اِن صدمات سے بچ جاؤں گا۔سو وہ تخم خدا کے فضل سے ضائع نہ ہوا بلکہ بڑھا اور پھولا اور آج وہ ایک بڑا درخت ہے جس کے سایہ کے نیچے تین لاکھ انسان آرام کررہا ہے۔ یہ خدائی کام ہیں جن کے ادراک سے انسانی طاقتیں عاجز ہیں۔ وہ کسی سے مغلوب نہیں ہوسکتا۔اے لوگو! کبھی تو خدا سے شرم کرو! کیا اس کی نظیر کسی مفتری کی سوانح میں پیش کرسکتے ہو؟ اگر یہ کاروبار انسان کا ہوتا تو کچھ بھی ضرورت نہ تھی کہ تم مخالفت کرتے اور میرے ہلاک کرنے کیلئے اس قدر تکلیف اُٹھاتے بلکہ میرے مارنے کیلئے خدا ہی کافی تھا۔ جب ملک میں طاعون پھیلی تو کئی لوگوں نے دعویٰ کرکے کہا کہ یہ شخص طاعون سے ہلاک کیا جائے گا مگر عجیب قدرتِ حق ہے کہ وہ سب لوگ آپ ہی طاعون سے ہلاک ہوگئے اور خدا نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا کہ میں تیری حفاظت کروں گا اور طاعون تیرے نزدیک نہیں آئے گی بلکہ یہ بھی مجھے فرمایا کہ میں لوگوں کو یہ کہوں کہ آگ سے (یعنی طاعون سے) ہمیں مت ڈراؤ، آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے اور نیز مجھے فرمایا کہ میں اِس تیرے گھر کی حفاظت کروں گا اور ہر ایک جو اِس چاردیوار کے اندر ہے وہ طاعون سے بچا رہے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اِس نواح میں سب کو معلوم ہے کہ طاعون کے حملہ سے گاؤں کے گاؤں ہلاک ہوگئے اور ہمارے اِردگرد قیامت کا نمونہ رہا مگر خدا نے ہمیں محفوظ رکھا۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 261)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر وپبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

آ جکل بعض مسلمانوں کے عمل نے اسلام کو اس طرح پیش کیا ہے کہ جس سے غیر مسلم دنیا کو اسلام پر اعتراضات کا موقع ملتا ہے اور جو مذہب مخالف طاقتیں ہیں وہ تو اور بھی بڑھ کر اسلام پر حملے کرتی ہیں۔ کہیں شدت پسند ظالم مذہب کہہ کر اسلام کو بدنام کیا جاتا ہے تو کہیں انسانی حقوق غصب کرنے کے حوالے سے اسلام کو بدنام کیا جاتا ہے کہیں عورتوں کے حقوق ادا نہ کرنے کا نام دے کر اسلامی تعلیم پر اعتراض کیا جاتا ہے اور بڑے طریقے سے مسلمان عورتوں کے جذبات کو ابھارا جاتا ہے کہ دیکھو تمہیں گھر کی چار دیواری میں رکھ کر یا پردہ کا کہہ کر تمہاری آزادی سلب کی جاتی ہے اور جن کو دین کا زیادہ پتا نہیں، زیادہ علم نہیں رکھتیں وہ سمجھتی ہیں کہ واقعی ہمارے حقوق ادا نہیں ہو رہے اور یا پھر دوسری انتہا ہے کہ ردّ عمل کے طور پر زیادہ شدّت پسندی عورتوں میں بھی آ گئی ہے اور بعض عورتیں دہشتگرد تنظیموں کی آلۂ کار بن جاتی ہیں

اسلام جہاں مردوں کے حقوق کی بات کرتا ہے تو ساتھ ہی عورتوں کے حقوق کی بھی بات کرتا ہے، اسلام اگر مردوں کو ان کے نیک اعمال کی وجہ سے انعامات اور اللہ تعالیٰ کی رضا کی خوشخبری دیتا ہے، تو اسی طرح نیک اعمال بجالانے پر عورت کو بھی اللہ تعالیٰ کی رضا اور انعامات کی خوشخبری دیتا ہے، پس جو کہتا ہے کہ اسلام نے مرد کو عورت پر ترجیح دی ہے وہ غلط کہتا ہے

مرد کا قوّام ہونا عورتوں پر رعب ڈالنا اور ان پر سختی کرنا نہیں ہے۔ اگر عورت کام کر رہی ہے جیسے ڈاکٹر ہے، ٹیچر ہے یا کوئی بھی کام کر رہی ہے اور اس کے خاوند کی مرضی اس کے کام کرنے میں شامل ہے تو عورت کی کمائی پر مرد کا کوئی حق نہیں ہے۔ مرد نے بہرحال اپنے گھر کا خرچ چلانا ہے اور وہ اس کا ذمہ دار ہے عورت کی ضروریات پوری کرنے کا بھی ذمہ دار ہے اور بچوں کی ضروریات پوری کرنے کا بھی ذمہ دار ہے۔ چاہے عورت کام کر رہی ہو یا نہ کر رہی ہو مرد عورت کو یہ نہیں کہہ سکتا کہ کیونکہ تم بھی کام کر رہی ہو اور کمائی کر رہی ہو اس لئے گھر کا آدھا خرچ تم بھی پورا کرو۔ عورت اگر اپنی مرضی سے گھر پر خرچ کرتی ہے تو یہ اس کا مَردوں پر احسان ہے

عورت کی فطرت میں اللہ تعالیٰ نے یہ خاصیت رکھی ہے کہ وہ صبر اور برداشت سے بچے کی پرورش کر سکتی ہے۔ اسلام نے انسانی فطرت کے اس پہلو کو سامنے رکھتے ہوئے عورت اور مرد کو کہہ دیا کہ اگر اپنی نسلوں کی صحیح تربیت کرنا چاہتے ہو اور انہیں معاشرے کا بہترین حصہ بنانا چاہتے ہو تو مرد اپنی ذمہ داریاں سنبھالے اور عورت اپنی ذمہ داریاں سنبھالے۔ دونوں ایک دوسرے کے حقوق بھی ادا کرنے کی کوشش کریں اور بچوں کے حقوق بھی ادا کرنے کی کوشش کریں تو اس سے تم قوم کا ایک بہترین سرمایہ بنا رہے ہو گے

تعلیم یافتہ لڑکیاں سمجھتی ہیں کہ شادی کے بعد ہمارا فرض ہے کہ ہم ضرور کام کریں۔ بیشک کام کریں لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا بچوں کی تربیت پہلا فرض ہے۔ جب مرد کو عورت کے حق ادا کرنے کا ذمہ دار بنایا گیا ہے اور یہ کہا گیا ہے کہ وہ باہر کے کاموں کی وجہ سے بچوں کا صحیح حق ادا نہیں کر سکتا تو پھر عورت بچوں کا حق ادا کرے۔ اور اللہ تعالیٰ نے یہ عورت کی فطرت میں رکھا ہے کہ وہ بچوں کی نگہداشت بہترین رنگ میں کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ اگر عورت بھی کہے کہ میں نے اپنا حق استعمال کرنا ہے اور سارا دن گھر سے باہر رہنا ہے تو بچوں کا حق کون ادا کرے گا۔ پس اسلام کہتا ہے کہ تم آپس میں باہمی رضامندی سے تقسیم کار کرو۔ ہر ایک اپنے اپنے کام کو تقسیم کرے اور ضد میں آ کر بچوں کو ان کے حق سے محروم نہ کرو۔ اپنے حق لینے کیلئے بچوں کو ان کے حق سے محروم نہ کر دو

احمدی ماؤں کی پاک گودیں پاک خزانے رکھنے کی جگہ ہیں اور ان میں پلنے والے بچے پاک مال ہیں اور نیک تربیت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ مال ہیں، پس کون ہے جو یہ پاک مال بنانا اور لینا پسند نہیں کرے گا۔ پس اٹھیں اور پاک مال سے اپنے پاک خزانے بھرتی چلی جائیں۔ بجائے اس کے کہ ضدوں میں آ کر، مقابلوں میں آ کر، بچوں کے حق ادا کرنے چھوڑ دیں، اگر تم نیک اور دیندار ہو تو تمہاری قدر سونے چاندی سے زیادہ ہے، تمہاری گود میں پلنے والے بچے وہ انمول خزانہ ہیں جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے، جماعت کا بہترین سرمایہ اور ملک و قوم کا بہترین اثاثہ ہیں

اسلام رشتوں میں ولایت کا حق بیشک باپ کو دیتا ہے اور نکاح کے وقت باپ ہی ایجاب و قبول کرتا ہے لیکن رشتہ میں لڑکی کی مرضی بہرحال شامل ہونی چاہئے، سوائے اس کے کوئی دینی وجہ ہو

اسلام عورت اور ماں کا مقام مرد سے تین حصہ زیادہ رکھتا ہے۔ ماں نے جو بچے کی خاطر تکلیفیں اٹھائی ہوتی ہیں اس کا حق بنتا ہے کہ اس کو باپ پر فوقیت ہو۔ اگر عورت کو کسی وجہ سے ملازمت کرنی بھی پڑے تو ایک احمدی عورت کو اپنے وقار کا اور اپنے تقدس کا خیال رکھنا چاہئے۔ اپنے حیادار لباس کا خیال رکھنا چاہئے۔ اسلام نے عورت کے حق قائم کئے ہیں۔ وراثت کا اسے حق دیا ہے۔ آزادیٔ رائے کا اسے حق دیا ہے۔ چنانچہ صحابیات اپنی آزادیٔ رائے کا حق استعمال کرتے ہوئے مردوں کو مشورے بھی دیا کرتی تھیں۔ تعلیم حاصل کرنے کا حق دیا ہے۔ جائداد بنانے اور رکھنے کا حق دیا ہے۔ شادی میں اپنی مرضی کے اظہار کا حق دیا ہے۔ مرد کے غلط رویے کی وجہ سے خلع لینے کا، علیحدگی لینے کا بھی حق دیا ہے۔ آج جو ترقی یافتہ ملکوں کے قانون بن رہے ہیں اور وہ بھی پوری طرح نہیں، ان کا اسلام نے پہلے حق قائم کر دیا ہے۔ پس کسی قسم کے احساس کمتری کا شکار نہ ہوں۔ اپنے ایمان کو ہر چیز پر فوقیت دیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق دے کہ اپنے قول سے بھی اور اپنے عمل سے بھی یہ ثابت کریں کہ جس دین کو آپ ماننے والے ہیں وہ سچا دین ہے اور آپ کے حقوق کی حفاظت کرتا ہے

جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا مستورات سے خطاب، فرمودہ 26؍اگست 2017ء بروز ہفتہ بمقام کالسروے جرمنی

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ
وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔
مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔
اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔
صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ
عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔

آ جکل بعض مسلمانوں کے عمل نے اسلام کو اس طرح پیش کیا ہے کہ جس سے غیر مسلم دنیا کو اسلام پر اعتراضات کا موقع ملتا ہے اور جو مذہب مخالف طاقتیں ہیں وہ تو اور بھی بڑھ کر اسلام پر حملے کرتی ہیں۔ کہیں شدت پسند ظالم مذہب کہہ کر اسلام کو بدنام کیا جاتا ہے تو کہیں انسانی حقوق غصب کرنے کے حوالے سے اسلام کو بدنام کیا جاتا ہے۔ کہیں عورتوں کے حقوق ادا نہ کرنے کا نام دے کر اسلامی تعلیم پر اعتراض کیا جاتا ہے اور بڑے طریقے سے مسلمان عورتوں کے جذبات کو ابھارا جاتا ہے کہ دیکھو تمہیں گھر کی چار دیواری میں رکھ کر یا پردہ کا کہہ کر تمہاری آزادی سلب کی جاتی ہے اور جن کو دین کا زیادہ پتا نہیں، زیادہ علم نہیں رکھتیں وہ سمجھتی ہیں کہ واقعی ہمارے حقوق ادا نہیں ہو رہے اور یا پھر دوسری انتہا ہے کہ ردّ عمل کے طور پر زیادہ شدت پسندی عورتوں میں بھی آ گئی ہے اور بعض عورتیں دہشتگرد تنظیموں کی آلۂ کار بن جاتی ہیں۔

یہ اللہ تعالیٰ کا احمدی عورتوں پر احسان ہے کہ انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کی توفیق ملی جنہوں نے اسلام کی حقیقی تعلیم ہمارے سامنے پیش فرمائی۔ قرآن و حدیث میں سے وضاحت طلب امور کو کھول کر بیان فرمایا اور بتایا کہ اسلام میانہ روی کا مذہب ہے اور وہ مذہب ہے جو دین فطرت ہے، فطرت کے مطابق ہے اور اسلام کا ہر حکم اپنے اندر حکمت لئے ہوئے ہے۔ اسلام جہاں مردوں کے حقوق کی بات کرتا ہے تو ساتھ ہی عورتوں کے حقوق کی بھی بات کرتا ہے۔ اسلام اگر مردوں کو ان کے نیک اعمال کی وجہ سے انعامات اور اللہ تعالیٰ کی رضا کی خوشخبری دیتا ہے تو اسی طرح نیک اعمال بجالانے پر عورت کو بھی اللہ تعالیٰ کی رضا اور انعامات کی خوشخبری دیتا ہے۔ پس جو کہتا ہے کہ اسلام نے مرد کو عورت پر ترجیح دی ہے وہ غلط کہتا ہے۔

اسلام کہتا ہے کہ گھر کا خرچ چلانا، بیوی بچوں کے نان نفقہ کا خیال رکھنا، ان کی ضروریات کو پوری کرنا، مرد کا کام ہے اور یہی اس کے قوّام ہونے کی نشانی بھی ہے۔ مرد کا قوّام ہونا عورتوں پر رعب ڈالنا اور ان پر سختی کرنا نہیں ہے۔ اگر عورت کام کر رہی ہے جیسے ڈاکٹر ہے، ٹیچر ہے یا کوئی بھی کام کر رہی ہے اور

باقی صفحہ نمبر 13 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ نے جس طرح اور جس معیار کے عدل و انصاف کے قائم کرنے کی مسلمانوں کو ہدایت فرمائی ہے کسی اور مذہبی کتاب میں یہ معیار موجود نہیں ہے
لیکن بدقسمتی سے اِس وقت ہر سطح پر مسلمانوں میں ہی ایک ایسا بڑا طبقہ ہے، لیڈروں میں بھی اور علماء میں بھی، جو انصاف اور عدل کے تقاضے پورے نہیں کرتا
اسی طرح گھروں میں عوام الناس میں عامۃ المسلمین میں عام معاملات میں انصاف اور عدل کے وہ معیار عموماً دیکھنے میں نہیں آتے جو اللہ تعالیٰ نے قائم فرمائے ہیں جس کی ایک مومن سے توقع کی جاتی ہے۔ گھریلو ناچاقیوں کے معاملات ہیں تو اس کیلئے مردوں کی طرف سے، عورتوں کی طرف سے بھی، بسا اوقات غلط واقعات کے ساتھ عدالتوں میں مقدمات پیش کئے جاتے ہیں۔ غلط گواہیاں پیش کی جاتی ہیں۔ ناجائز حقوق لینے کیلئے یا کسی کا حق مارنے کیلئے جھوٹ اور غلط بیانی سے کام لیا جاتا ہے
غرض کہ بہت بڑی تعداد ایسی ہے جو اپنا حق لینے یا یہ سمجھتے ہوئے کہ میرا حق ہے اور دوسرے کا حق مارنے کیلئے سچائی سے کام نہیں لیتی

آجکل معاشرے کے بہت سے مسائل اس لئے ہیں کہ عدل اور انصاف کے معیار اس پائے کے نہیں ہیں جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے
اپنی باتوں کو توڑ مروڑ کر پیش کرنا عام بات ہے، افسوس اس بات کا ہوتا ہے کہ بعض اوقات ہم میں سے بھی بعض لوگ دنیاداری اور ماحول کے زیر اثر باوجود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنے کے ایسی باتیں کر جاتے ہیں اور ایسی گواہی دیتے ہیں جو حقائق سے دور ہوتی ہے

بعض جگہ مذہبی اختلاف ہوتے ہیں اور اس وجہ سے دوسرے مذاہب والے زیادتی بھی کر جاتے ہیں
تو ایسے حالات میں ایک مومن کا یہ کام نہیں ہے کہ قوموں اور دوسرے مذاہب کے لوگوں کی زیادتی کا بدلہ اسی طرح لیں اور انصاف کے تقاضے پورے نہ کریں

آجکل مسلمانوں کی بے انصافیوں کے بارے میں مغرب میں بہت کچھ کہا جاتا ہے کہ جو لوگ اپنے ہم مذہبوں کے ساتھ انصاف نہیں کرتے وہ غیروں سے کیا انصاف کریں گے، یہ بہت بڑا المیہ ہے اور مسلمان ہی اپنی حرکتوں کی وجہ سے اسلام کو بدنام کر رہے ہیں

ہم نے اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد بیعت کو پورا کرنا ہے اور آپ کے مشن کی تکمیل کرنی ہے اور اسلام کے پیغام کو دنیا تک پہنچانا ہے اور تبلیغ کا حق ادا کرنا ہے تو پھر اسی اصول کے مطابق تمام اعلیٰ اخلاق کو اپنانا ہوگا جو اسلام کی تعلیم ہے، جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائے ہیں جن کے بارے میں ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ یہ کرو۔ اگر ہماری گواہیاں حق اور انصاف کے مطابق نہیں ہیں
اگر ہمارے گھریلو اور معاشرتی تعلقات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کے مطابق نہیں ہیں
اگر ہمارے دل دشمنوں کے لئے بھی بغض اور کینوں سے پاک نہیں ہیں تو پھر ہماری تبلیغ حقیقی ہدایت پہنچانے والی تبلیغ نہیں ہوگی

اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حکم پر چلتے ہوئے اپنی زندگیوں کو ڈھالنے والے ہوں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کے حق کو پورا کرنے والے ہوں اور آپ کی بیعت کا حق ادا کرنے والے ہوں ہم دوسروں کے لئے ہدایت اور انصاف کا نمونہ بننے والے ہوں

مکرم حسن محمد خان عارف صاحب سابق نائب وکیل التبشیر ربوہ کی کینیڈا میں وفات، مرحوم کا ذکرِ خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 10 رنومبر 2017ء بمطابق 10 رنبوت 1396 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن (یو.کے)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔
اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔
یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ بِالْقِسْطِ شُھَدَآءَ لِلّٰہِ وَلَوْ عَلٰٓی اَنْفُسِکُمْ اَوِ الْوَالِدَیْنِ وَالْاَقْرَبِیْنَ ۚ اِنْ یَّکُنْ غَنِیًّا اَوْ فَقِیْرًا فَاللّٰہُ اَوْلٰی بِھِمَا ۟ فَلَا تَتَّبِعُوا الْھَوٰٓی اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ وَاِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا (النساء:136)
یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ لِلّٰہِ شُھَدَآءَ بِالْقِسْطِ ۫ وَلَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓی اَلَّا تَعْدِلُوْا ؕ اِعْدِلُوْا ۟ ھُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی ۫ وَاتَّقُوا اللّٰہَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ (المائدۃ:9)
وَمِمَّنْ خَلَقْنَآ اُمَّۃٌ یَّھْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِہٖ یَعْدِلُوْنَ (الاعراف:182)

اللہ تعالیٰ نے جس طرح اور جس معیار کے عدل و انصاف کے قائم کرنے کی مسلمانوں کو ہدایت فرمائی ہے کسی اور مذہبی کتاب میں یہ معیار موجود نہیں ہے۔ لیکن بدقسمتی سے اِس وقت ہر سطح پر مسلمانوں میں ہی ایک ایسا بڑا طبقہ ہے، لیڈروں میں بھی اور علماء میں بھی، جو انصاف اور عدل کے تقاضے پورے نہیں کرتا۔ اسی طرح گھروں میں عوام الناس میں عامۃ المسلمین میں عام معاملات میں انصاف اور عدل کے وہ معیار عموماً دیکھنے میں نہیں آتے جو اللہ تعالیٰ نے قائم فرمائے ہیں جس کی ایک مومن سے توقع کی جاتی ہے۔ گھریلو ناچاقیوں کے معاملات ہیں تو اس کے لئے مردوں کی طرف سے، عورتوں کی طرف سے بھی، بسا اوقات غلط واقعات کے ساتھ عدالتوں میں مقدمات پیش کئے جاتے ہیں۔ غلط گواہیاں پیش کی جاتی ہیں۔ ناجائز حقوق لینے کے لئے یا کسی کا حق مارنے کے لئے جھوٹ اور غلط بیانی سے کام لیا جاتا ہے۔ غرض کہ بہت بڑی تعداد ایسی ہے جو اپنا حق لینے یا یہ سمجھتے ہوئے کہ میرا حق ہے اور دوسرے کا حق مارنے کیلئے سچائی سے کام نہیں لیتی۔ جھوٹ بولتے ہیں اور عدالت کو بھی دھوکے میں رکھتے ہیں۔ بعض جگہ انصاف کرنے والے غلط فیصلے اپنے ذاتی مفادات کے لئے کر لیتے ہیں گویا کہ نظام ہی بگڑ گیا ہے۔ تو بہرحال اس بے انصافی سے معاشرے میں برائیاں پھیلتی چلی جاتی ہیں۔

پھر قومی سطح پر حکمران انصاف کے تقاضے پورے نہیں کرتے، نہ اپنی رعایا کیلئے ہی انصاف کے تقاضے پورے کئے جا رہے ہوتے ہیں، نہ ہی ملکوں کے آپس کے تعلقات میں انصاف کے تقاضے پورے کئے جاتے ہیں۔

علماء ہیں تو انہوں نے مذہب کو اپنے ذاتی مفادات حاصل کرنے کا ذریعہ بنا لیا ہے اور دعویٰ مسلمانوں کا یہ ہے کہ ہم خیرِ اُمّت ہیں اور اسلام ہی دنیا کے مسائل کا بہترین حل پیش کرتا ہے۔ یقیناً مسلمان خیرِ اُمّت ہیں اگر وہ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلیں اور قرآن کریم کی تعلیمات پر عمل کریں۔ یقیناً اسلام ہی دنیا کے تمام مسائل کا حل پیش کرتا ہے بشرطیکہ اس کی تعلیم کے مطابق حق اور انصاف قائم کیا جائے۔

یہ آیات جو میں نے تلاوت کی ہیں یہ تین مختلف سورتوں کی ہیں۔ النساء کی، المائدۃ کی اور الاعراف کی۔
پہلی آیت جو النساء کی ہے اس کا ترجمہ یہ ہے کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کی خاطر گواہ بنتے ہوئے

انصاف کو مضبوطی سے قائم کرنے والے بن جاؤ خواہ خود اپنے خلاف گواہی دینی پڑے یا والدین اور قریبی رشتہ داروں کے خلاف۔ خواہ کوئی امیر ہو یا غریب دونوں کا اللہ ہی بہترین نگہبان ہے۔ پس اپنی خواہشات کی پیروی نہ کرو مبادا عدل سے گریز کرو۔ اگر تم نے گول مول بات کی یا پہلوتہی کر گئے تو یقیناً اللہ جو تم کرتے ہو اس سے بہت باخبر ہے۔

پس یہ وہ حکم ہے عدل کے معیار قائم کرنے کا۔ ذاتی گھریلو معاملات میں بھی اور معاشرتی معاملات میں بھی کہ جیسے بھی حالات ہو جائیں انصاف اور عدل پر ہمیشہ قائم رہنا ہے۔ مومنوں کو یہ حکم ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خاطر اور اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق مومن کی گواہی ہونی چاہئے اور یہ اسی وقت ہو سکتا ہے جب اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان ہو ایمان کا معیار انتہائی اعلیٰ درجہ کا ہو اور مضبوط ہو۔ اس بات پر انسان قائم ہو کہ جو بھی حالات مجھ پر گزر جائیں میں نے انصاف پر مضبوطی سے قائم رہنا ہے اور یہ مضبوطی اسی وقت پیدا ہوتی ہے یا اس کی مضبوطی کا تبھی پتا لگے گا جب انسان اپنے خلاف بھی گواہی دینے کے لئے تیار ہو۔ اپنے بیوی بچوں کے خلاف بھی گواہی دینے کے لئے تیار ہو۔ اپنے والدین کے خلاف بھی اگر ضرورت پڑے تو گواہی دینے کے لئے تیار ہو۔ قریبی رشتہ داروں کے خلاف بھی گواہی دینی پڑے تو تیار ہو۔ فرمایا کہ خواہشات کی پیروی عدل سے دُور کرتی ہے۔ اگر اپنی خواہشات کی پیروی کرنے لگ گئے تو عدل اور انصاف سے دُور ہو جاؤ گے۔

آجکل معاشرے کے بہت سے مسائل اس لئے ہیں کہ عدل اور انصاف کے معیار اس پائے کے نہیں ہیں جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے۔ اپنی باتوں کو توڑ مروڑ کر پیش کرنا عام بات ہے۔ افسوس اس بات کا ہوتا ہے کہ بعض اوقات ہم میں سے بھی بعض لوگ دنیاداری اور ماحول کے زیر اثر باوجود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنے کے ایسی باتیں کر جاتے ہیں اور ایسی گواہی دیتے ہیں جو حقائق سے دور ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ چاہے ذاتی یا اپنے والدین کا نقصان بھی ہو جائے تو پھر بھی کبھی ایسی بات نہ کرو جو گول مول ہو یا کسی بھی طرح یہ تاثر پیدا ہو کہ حقائق کو چھپانے کے لئے پہلوتہی کی گئی ہے۔ سچی گواہی دینے سے بچنے کی کوشش کی گئی ہے۔ یہ باتیں ہم روزمرّہ کے معاملات میں دیکھتے ہیں۔ مثلاً میاں بیوی کے معاملات ہیں۔ قضا میں بہت سارے ایسے معاملات آتے ہیں جہاں حقائق سے کام نہیں لیا جاتا۔ لین دین کے معاملات ہیں ان میں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ وہاں حقائق چھپائے جاتے ہیں۔ بعض دین کا علم رکھنے والے اور بظاہر خدمت میں پیش پیش بھی ایسی حرکتیں کر جاتے ہیں کہ انسان پریشان ہو جاتا ہے کہ ایسے لوگ بھی اس قسم کی باتیں کر سکتے ہیں جو بظاہر بڑے عالم ہیں اور دین کا علم رکھنے والے ہیں اور ان کا نیک اثر بھی قائم ہے۔ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ اپنے خلاف، اپنے والدین کے خلاف، اپنے قریبی خونی رشتوں کے خلاف بھی حق کو نہ چھپاؤ۔ حق کو بہر حال ظاہر کرو۔ یہ لوگ صرف دوستیاں نبھانے کے لئے یا اپنے ذاتی مفادات کے لئے حق چھپاتے ہیں۔ گول مول بات کرتے ہیں یا سچی گواہی دینے سے پہلوتہی کرتے ہیں۔ اور اگر حقیقت ظاہر ہو جائے تو اپنی بات کی تائید کے لئے انہوں نے تیاری بھی خوب کی ہوتی ہے کہ کس طرح اس سے بچنا ہے اور کیا دلیلیں دینی ہیں۔

لیکن ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو کچھ بھی تم کرتے ہو اس سے اللہ تعالیٰ خوب باخبر ہے، اس کو اچھی طرح اس کا علم ہے۔ اللہ تعالیٰ کو دھوکہ نہیں دیا جا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس دنیا کے فائدے تو تم حاصل کر سکتے ہو لیکن اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے یہاں بچ بھی گئے تو اگلے جہان میں پکڑے جاؤ گے۔ ہمارے تمام عملوں کی خبر رکھنے والا خدا وہ سارا اعمال نامہ سامنے رکھ دے گا جس میں وہ ساری باتیں ہوں گی۔

جس امام کو ہم نے مانا ہے اس نے تو اس قرآنی حکم پر چلتے ہوئے ایسی مثالیں قائم کی ہیں جو غیروں کو بھی حیران و پریشان کر دیتی ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے سے بہت پہلے جوانی کے زمانے کا ایک واقعہ روایات میں آتا ہے کہ ایک دفعہ اپنے والد کے مزارعین کے خلاف ایک مقدمے میں آپ پیش ہوئے اور حق و انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے حق بات کی جس کا فائدہ مزارعین کو ہوا اور ان کے والد کا نقصان ہوا۔ آپ کے وکیل نے آپ کو پہلے کہا بھی کہ جس طرح مَیں کہتا ہوں اگر اس طرح گواہی نہ دی تو نقصان ہو گا۔ آپ نے فرمایا کہ جو بھی ہو جو حق بات ہے مَیں تو وہی بتاؤں گا۔ تو بہر حال جج نے مزارعین کے حق میں ڈگری دے دی اور دیکھنے والے بتاتے ہیں کہ مقدمہ کے ہارنے کے بعد، جب آپ کے خلاف فیصلہ ہو گیا اور آپ عدالت سے واپس ہوئے تو اس طرح خوش خوش واپس آ رہے تھے کہ لوگ جن کو اس فیصلہ کا پتا نہیں تھا وہ سمجھے کہ شاید آپ مقدمہ جیت کر واپس آ رہے ہیں۔

(ماخوذ از تاریخ احمدیت، جلد اوّل، صفحہ 72 تا 73، آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن، جلد 5، صفحہ 298)

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جس غلامِ صادق کو ہم نے مانا ہے اس کا نمونہ تو یہ ہے اور اس نمونے کو سامنے رکھتے ہوئے ہمیں ہر معاملے میں اپنی گواہیوں کے جائزے لینے چاہئیں۔

اسی طرح ایک اور مثال ہے کہ ان ملکوں میں، مغربی ممالک میں بہت سے ہیں جو اپنی آمد کم بتا کر ٹیکس بچا لیتے ہیں یا حکومت سے بعض مراعات حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن اب معاشی حالات جو دنیا کے خراب ہوئے ہیں تو ان ترقی یافتہ ممالک میں بھی حکومتیں بڑی گہرائی سے جائزے لینے لگ گئی ہیں اور جہاں بھی انہیں شک پڑتا ہے فوراً تحقیق کرتے ہیں۔ اس لئے احمدیوں کو اپنی اور جماعت کی بدنامی سے بچنے کے لئے اور سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے دنیاوی نقصان کو برداشت کرنا چاہئے اور حقائق نہیں چھپانے چاہئیں۔ ہمیشہ سچی بات کہنی چاہئے۔ اگر نیت نیک ہو گی، اللہ تعالیٰ کی خاطر گواہ بنتے ہوئے انصاف کو مضبوطی سے پکڑیں گے، اپنی گواہیوں کے معیار کو قول سدید پہ قائم کریں گے تو اللہ تعالیٰ جو ربّ ہے، جو رازق ہے وہ خود ہی سامان بھی مہیا فرما دے گا۔ خود ہی رزق میں برکت ڈال دے گا۔ پس ہمیں ہر وقت اپنے جائزے لیتے رہنے چاہئیں۔ اگر ہم انصاف کے ایسے معیار قائم کرنے کی کوشش نہیں کریں گے تو نہ گھروں کا امن و سکون قائم رہ سکتا ہے، نہ جہاں ہم رہتے ہیں اس علاقے کا اور معاشرے کا امن اور سکون قائم رہ سکتا ہے۔ اس پر عمل نہ کرنے سے افراد جماعت کے آپس کے تعلقات میں بھی دُوریاں پیدا ہوں گی۔

حیرت ہوتی ہے بعض لوگ غلط بیانی اور بے انصافی میں اس حد تک چلے جاتے ہیں کہ بعض بچیوں کے والدین نے مجھے شکایت کی کہ ہماری لڑکی کا ایک جگہ اگر رشتہ ختم ہوا تو اس کے سابقہ سسرال والے ہر جگہ جہاں بھی رشتے کی بات چلتی ہے وہاں پہنچ کر جھوٹ اور غلط بیانی سے کام لیتے ہیں اور لڑکی کو بدنام کرتے ہیں۔ اسی طرح بعض لڑکے بھی میرے پاس آئے جن کو لڑکی کے والدین اس طرح بدنام کر رہے ہیں۔ ان کے خلاف گواہیاں دے کر ان کے رشتے تڑوائے جا رہے ہیں یا ان میں رخنہ ڈالنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ تو یہ انتہائی خطرناک چیز ہے۔ معاشرے کا امن برباد کرنے والی بات ہے اور اپنے عہد کو توڑنے والی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حکموں سے دُور ہٹنے والی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو ہم پر احسان کیا ہے کہ ہمیں زمانے کے امام کو ماننے کی توفیق دی۔ اللہ تعالیٰ نے بھائی بھائی بنانے کا انتظام فرمایا اور ہم اپنے بعض ذاتی مفادات کے لئے یا اپنی اناؤں کی تسکین کے لئے یا دلوں میں بغض و کینہ رکھتے ہوئے ایک دوسرے سے بدلے لینے کی کوشش کرتے ہیں اور بدلے لینے کے لئے اس حد تک چلے جاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے خوف کو بھی دلوں سے نکال دیتے ہیں۔ اگر کسی کے خیال میں اس پر زیادتی ہوئی بھی ہے تو اب معاملہ حل ہونے کے بعد، ختم ہونے کے بعد زیادتی کرنے والے سے علیحدہ ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ جو ہر معاملے کی خبر رکھنے والا ہے اس پر معاملہ چھوڑیں۔ اس بات میں ایک مومن کی سعادت مندی یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ پر معاملہ چھوڑ دے۔

پھر اپنے معاشرے میں انصاف اور عدل اور سچائی قائم کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو یہ بھی حکم دیا ہے کہ اپنے ذاتی معاشرتی اور قومی معاملات سے نکل کر بھی اعلیٰ معیار کا عدل اور انصاف قائم کرنا تمہاری ذمہ داری ہے اور غیر قوموں سے بھی عدل اور انصاف کا سلوک کرتے ہوئے اس کے اعلیٰ معیار قائم کرو۔ اگر دشمنوں کے ساتھ بھی تم نے عدل اور انصاف کے معیار قائم نہ کئے تو خیال کیا جائے گا کہ تم تقویٰ پر چلنے والے نہیں ہو۔ چنانچہ سورۃ مائدہ کی آیت 9 ہے جو میں نے تلاوت کی ہے۔ اس کا ترجمہ یہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کی خاطر مضبوطی سے نگرانی کرتے ہوئے انصاف کی تائید میں گواہ بن جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ انصاف کرو یہ تقویٰ کے سب سے زیادہ قریب ہے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ یقیناً اللہ اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے جو تم کرتے ہو۔

بعض جگہ مذہبی اختلاف ہوتے ہیں اور اس وجہ سے دوسرے مذاہب والے زیادتی بھی کر جاتے ہیں تو ایسے حالات میں ایک مومن کا یہ کام نہیں ہے کہ قوموں اور دوسرے مذاہب کے لوگوں کی زیادتی کا بدلہ اسی طرح لیں اور انصاف کے تقاضے پورے نہ کریں۔ اس بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے ایک دفعہ درس میں بیان فرمایا کہ مثلاً اُس زمانے میں آریہ لوگ مسلمانوں کو نوکریوں سے تنگ کرتے تھے، نکال دیتے تھے کہ اگر وہ ایسا کریں بھی تو مسلمان کا کام نہیں ہے کہ ان سے بدلے لے۔ تبھی ہم اس حکم کے مطابق عمل کر سکتے ہیں۔

(ماخوذ از حقائق الفرقان، جلد 2، صفحہ 85، تفسیر سورۃ المائدۃ آیت 9)

مومن کا یہ کام کبھی نہیں ہے کہ انصاف قائم نہ کرے۔ مومن کا یہ کام ہے کہ انصاف قائم کرے اور تقویٰ سے کام لے اور اپنا معاملہ خدا تعالیٰ پر چھوڑے جو ہر چیز سے باخبر ہے۔ ایک حقیقی مومن کا کام ہے کہ اللہ تعالیٰ

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب تمہارے پاس کسی قوم کا معزز آدمی آئے تو اس کی تعظیم کرو۔

(سنن ابن ماجہ)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس نے کسی کی کمزوری دیکھی اور پردہ پوشی سے کام لیا یہ ایسا ہی ہے جیسے کسی زندہ درگور لڑکی کو نکالا اور اسے زندگی بخشی۔ (سنن ابی داؤد)

طالب دعا: محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (صوبہ تلنگانہ)

کے احکامات کو مضبوطی سے پکڑے اور اس پر قائم ہو اور اس میں ذرہ برابر بھی لاپرواہی نہ ہو۔ ایک حقیقی مسلمان کا نمونہ بن کر دکھانا ایک مومن کے لئے ضروری ہے کہ اس کا ہر عمل اور فعل خدا تعالیٰ کی خاطر ہو۔ یہ حقیقی مسلمان کی نشانی ہے۔ ایک حقیقی مومن کی نشانی ہے۔ انصاف کی تائید میں گواہ بننے کا مطلب ہی یہ ہے کہ اسلامی تعلیم پر ایسے کاربند ہو، اس طرح عمل کرو کہ تمہارا عمل یا عملی نمونہ لوگوں کے لئے، دوسرے مذاہب کے لئے، معاشرے کے لئے ایک مثال بن جائے۔ دوسری قوموں کے لئے مثال بن جائے۔ آجکل مسلمانوں کی بے انصافیوں کے بارے میں مغرب میں بہت کچھ کہا جاتا ہے کہ جو لوگ اپنے ہم مذہبوں کے ساتھ انصاف نہیں کرتے وہ غیروں سے کیا انصاف کریں گے۔ یہ بہت بڑا المیہ ہے اور مسلمان ہی اپنی حرکتوں کی وجہ سے اسلام کو بدنام کر رہے ہیں۔ حکمران عوام کے حق مار رہے ہیں۔ عوام حکام سے لڑ رہے ہیں، حکومتوں سے لڑ رہے ہیں۔ آبادیوں کی آبادیاں ظلموں کا شکار ہو رہی ہیں اور شکار ہو کر تباہ ہو رہی ہیں۔ نام نہاد اسلام پسند گروہ اپنے لوگوں کو بھی مار رہے ہیں اور غیر ملکوں میں بھی آ کر یہاں بھی ظالمانہ حرکتیں کرتے ہیں اور اپنے ظلم کو یہ کہہ کر وہ justify کرتے ہیں کہ یہ مغربی لوگ ہمارے لوگوں کو مار رہے ہیں اس لئے ہم بھی اپنا حق استعمال کر رہے ہیں۔ حالانکہ مسلمانوں کو بھی مسلمان ہی مار رہے ہیں۔ ہاں غیروں سے مدد ضرور لے رہے ہیں۔

اب گزشتہ دنوں ایک نیا منصوبہ ان شدت پسندوں کے گروپ کا سامنے آیا ہے جو یہاں مختلف شہروں میں، ملکوں میں وقتاً فوقتاً حملے کرتے رہتے ہیں کہ اب یورپ میں ہم بچوں پر حملے کریں گے اور ماں باپ کے سامنے ان کے بچوں کو ماریں گے کیونکہ ان مغربی ممالک کے بمبار طیاروں نے بمباری کر کے ہمارے بچوں کو مارا، ہماری آبادیاں تباہ کیں۔ حالانکہ یہ بمباری بھی تو مسلمان حکمرانوں کے کہنے پر ہوئی ہے۔ بہرحال یہ قوموں کی دشمنی پھر آگے مزید دشمنیوں کے بچے پیدا کرتی چلی جاتی ہے اور یہ سلسلہ کبھی ختم نہیں ہوتا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کسی قوم کی دشمنی بھی تمہیں اس حد تک جانے پر مجبور نہ کرے کہ تم انصاف کے تقاضے پورے نہ کرو۔ انصاف کے تقاضے تم نے بہرحال پورے کرنے ہیں اور اسی وجہ سے ظلم بڑھ رہا ہے کہ انصاف کے تقاضے پورے نہیں ہوتے اور جو غیر مسلم ہمارے خلاف ہیں وہ بھی اس لئے کہ مسلمانوں کے عملی نمونے اسلامی تعلیم کے خلاف ہیں۔ چاہئے تو یہ تھا کہ مسلمان اپنے نمونے دکھاتے ہوئے اسلام کی خوبصورت تعلیم دنیا کو بتاتے ہوئے اسلام کی تبلیغ کرتے لیکن یہاں تو حساب ہی الٹا ہے اور مسلمان ممالک میں ظلموں کے علاوہ تو کچھ دیکھنے میں نہیں آتا۔ اسلام کی تائید میں گواہی تو اسلامی تعلیم کی خوبصورتی بیان کر کے ہی دی جا سکتی ہے۔ قرآن کریم کا کتنا خوبصورت حکم ہے کہ کسی قوم کی دشمنی تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ یہ حکم کسی اور مذہبی کتاب میں نہیں دیا گیا۔ انصاف قائم کرنے کے لئے کوئی امتیاز نہیں ہے۔ انصاف حاصل کرنے کا حق مسلمان اور غیر مسلم دونوں کو برابر ہے۔ بلکہ دشمنوں کے ساتھ سلوک میں انصاف کے تقاضے پورے کرنے ہیں۔ اس طرف زیادہ توجہ دینی ہے۔ یہ کیسی خوبصورت تعلیم ہے۔ لیکن افسوس کہ اس تعلیم کے باوجود مسلمانوں کے عمل نے غیر مسلم دنیا میں اسلام کو بدنام کر دیا۔ عام مسلمان، حکمران، علماء سب یہ حرکتیں کر رہے ہیں اور ان کی یہ حرکتیں ہم پر یہ ذمہ داری ڈالتی ہیں کہ اپنے عملی نمونوں سے دنیا کو بتائیں کہ اسلام کس قدر انصاف اور عدل کی تعلیم دیتا ہے جس کی وجہ سے دنیا میں امن اور سلامتی کا قیام ہو سکتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کس باریکی سے صحابہ سے اس پر عمل کروایا اس کی چند مثالیں دیتا ہوں۔

ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر رسانی کے لئے کچھ صحابہ کو مکہ بھجوایا۔ مسلمانوں کے اس وقت جو حالات تھے وہ انتہائی خطرناک تھے۔ ہر وقت دشمنوں کے حملوں اور ان کی طرف سے نقصان پہنچانے کی کوششوں کا خطرہ رہتا تھا۔ ایسے حالات میں جب یہ صحابہ خبر لانے کے لئے گئے تو حرم کی حد میں انہیں کچھ آدمی ملے۔ دشمنوں کے آدمی تھے۔ ان مسلمانوں نے سوچا کہ انہوں نے ہمیں دیکھ لیا ہے اس لئے اگر ہم نے اب ان کو زندہ چھوڑا تو یہ مکہ والوں کو خبر کر دیں گے اور وہ ہم پر حملہ کر دیں گے اور ہمیں مار دیں گے۔ اس سوچ کے ساتھ صحابہ نے حملہ کر کے ان کافروں میں سے ایک یا دو کو مار دیا۔ جب یہ صحابہ واپس مدینہ پہنچے تو پیچھے مکہ والوں کے آدمی بھی آ گئے کہ اس طرح آپ کے لوگ ہمارے دو آدمی مار کر آ گئے ہیں اور انہوں نے حرم کے اندر مارے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی بات سن کر یہ نہیں فرمایا کہ تم لوگ بھی ظلم کرتے رہے ہو۔ اب تمہارے ساتھ یہ سلوک ہوا ہے تو اتنا شور کیوں مچا رہے ہو۔ بلکہ آپ نے جو فوری کارروائی کی اور ان کو جو جواب دیا وہ یہ تھا کہ تمہارے ساتھ غلط ہوا ہے اور بے انصافی ہوئی ہے۔ ممکن ہے حرم میں ہونے کی وجہ سے کافروں نے پوری طرح دفاع کی کوشش نہ کی ہو۔ اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عربوں کے دستور کے مطابق دونوں مقتولین کا خون بہا ادا کیا جائے گا اور یہ آپ نے ادا کیا اور ساتھ ہی صحابہ کی بھی بڑی سرزنش کی کہ تم نے یہ کیا غلط کام کیا۔

(شرح زرقانی علی مواہب اللدنیہ جلد 2 صفحہ 238 تا 241 سریہ امیر المومنین عبد اللہ بن جحش مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت 1996ء)

اسی طرح ایک واقعہ ملتا ہے کہ ایک جنگ میں غلطی سے ایک عورت صحابہ کے ہاتھوں قتل ہو گئی۔ آپ کو اس کا علم ہوا تو آپ صحابہ پر بڑے خفا ہوئے۔ اور روایت میں آتا ہے کہ آپ کے چہرہ پر اس وقت اتنے غصّے کے آثار تھے کہ اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھے گئے۔ صحابہ نے کہا بھی کہ عورت غلطی سے ماری گئی ہے۔ لیکن اس کے غلطی سے مارے جانے کے باوجود آپ کو بڑی سخت تکلیف پہنچی کہ انصاف قائم نہیں ہوا۔

(صحیح البخاری، کتاب الجہاد والسیر، باب قتل الصبیان فی الحرب، 3014)

(الایماء الیٰ زوائد الامالی والاجزاء، جلد دوم، صفحہ 543، حدیث 1860 از شاملہ)

پھر عدل کو قائم کرتے ہوئے ایک یہودی اور ایک مسلمان کے معاملے کا کس طرح آپ نے فیصلہ فرمایا۔ روایت میں آتا ہے کہ ایک یہودی کا ایک صحابی کے ذمہ چار درہم کا قرض تھا جس کی میعاد ختم ہو گئی تھی۔ اس یہودی نے آ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ اس شخص کے ذمہ میرا چار درہم قرض ہے اور یہ مجھے ادا نہیں کرتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان صحابی کو بلایا جن کا نام عبد اللہ تھا اور انہیں کہا کہ اس یہودی کا حق دے دو۔ حضرت عبد اللہ نے عرض کی کہ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے مجھے قرض ادا کرنے کی طاقت نہیں ہے۔ یہ ٹھیک ہے مَیں نے دینا ہے لیکن اِس وقت طاقت نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ انہیں فرمایا کہ اس شخص کا قرض واپس کرو۔ عبد اللہ نے پھر وہی عرض کیا اور عرض کی کہ میں نے اسے کہہ دیا ہے کہ آپ ہمیں خیبر بھجوائیں گے اور مال غنیمت میں سے کچھ حصہ دیں گے اور واپس آ کر میں اس کا قرض چکا دوں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا کہ اس کا حق ادا کرو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی بات تین دفعہ فرما دیتے تھے تو وہ قطعی فیصلہ سمجھا جاتا تھا۔ چنانچہ حضرت عبد اللہ اسی وقت بازار گئے۔ انہوں نے ایک چادر بطور تہ بند کے باندھی ہوئی تھی اور سر کا کپڑا ابھی تھا۔ سر کا کپڑا اتار کر انہوں نے تہ بند کی جگہ باندھ لیا اور چادر چار درہم میں بیچ کر قرض ادا کر دیا۔ (مسند احمد بن حنبل، جلد 5، صفحہ 336، حدیث 15570، مسند ابن اَبی حدرد الاسلمیؓ، مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998ء)۔ تو یہ معیار تھے جو آپ نے قائم فرمائے۔ یہودی کو یہ نہیں فرمایا کہ اس نے جب مہلت مانگی ہے تو وہ مہلت دے۔ بلکہ اپنے صحابی کو یہ کہا کہ فوری اس کا قرض ادا کرو اور اس کے لئے انہیں اپنے تن کے کپڑے بھی اتار کے بیچنے پڑے۔

تو یہ معیار ہیں عدل و انصاف کے اور یہی معیار ہیں جو ہم ہر سطح پر قائم رکھیں گے تو اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کے حقیقی ماننے والوں میں شمار ہوں گے اور وہ مقصد جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا ہے اسے پورا کرنے والے ہوں گے۔ آپ اسلام کی تعلیم پھیلانے اور اس کی خوبیاں دنیا کو دکھانے کے لئے بھیجے گئے تا کہ زیادہ سے زیادہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہوں۔ اور یہ کام اسی وقت ہو سکتا ہے جب ہم جہاں حق کے ساتھ دنیا کو ہدایت دیں وہاں حق کے ساتھ اپنی اس تعلیم کے ساتھ انصاف کو بھی قائم کریں۔ پس سورۃ اعراف کی جو آیت میں نے تلاوت کی ہے اس میں اسی بات کا اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔ اس کا ترجمہ یہ ہے کہ جنہیں ہم نے پیدا کیا ان میں سے ایسے لوگ بھی تھے جو حق کے ساتھ لوگوں کو ہدایت دیتے تھے اور اسی کے ذریعہ سے انصاف کرتے تھے۔

ہدایت دینے والے وہی ہمیشہ رہے ہیں جو حق و انصاف کی بات کرتے ہوئے پھر ہدایت دے رہے ہیں اور آج بھی ایسے لوگ کامیاب ہوں گے جو حق کے ساتھ ہدایت دینے والے ہیں اور انصاف قائم کرنے والے ہیں۔ جب انسان خود ہدایت پر قائم نہ ہو تو دوسروں کو کیا ہدایت دے گا۔ جب تک خود انسان انصاف پر قائم نہ ہو تو دوسروں کو کیا انصاف دے سکے گا۔

پس ہم نے اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد بیعت کو پورا کرنا ہے اور آپ کے مشن کی تکمیل کرنی ہے اور اسلام کے پیغام کو دنیا تک پہنچانا ہے اور تبلیغ کا حق ادا کرنا ہے تو پھر اسی اصول کے مطابق تمام اعلیٰ اخلاق کو اپنانا ہوگا جو اسلام کی تعلیم ہے، جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائے ہیں، جن کے بارے میں ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ یہ کرو۔ اگر ہماری گواہیاں حق اور انصاف کے مطابق نہیں ہیں، اگر ہمارے گھریلو اور معاشرتی تعلقات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کے مطابق نہیں ہیں، اگر ہمارے دل دشمنوں کے لئے بھی بغض اور کینوں سے پاک نہیں ہیں تو پھر ہماری تبلیغ حقیقی ہدایت پہنچانے

حدیث نبوی ﷺ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو قرآن پڑھتا اور سمجھتا ہے وہ غنی ہے اس کو کسی غربت کا ڈر نہیں۔

(سنن سعید بن منصور)

طالب دعا: فیملی و افراد خاندان مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم، حیدرآباد

کلامُ الامام

’’گناہ سے پاک کرنا خدا تعالیٰ ہی کا کام ہے، اپنی طاقت سے کوئی نہیں ہو سکتا، ہاں یہ سچ ہے کہ اس کیلئے سعی کرنا ضروری ہے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 92)

طالب دُعا: قریشی محمد عبد اللہ تیماپوری مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین۔ صدر و امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

والی تبلیغ نہیں ہوگی۔ ہماری حالتوں اور ہمارے انصاف کے معیاروں کو دیکھ کر غیر ہمیں کہیں گے کہ پہلے خود تو ہدایت پر عمل کرو۔ پہلے خود تو انصاف کو اپنے معاشرے میں لاگو کرو پھر ہمیں کہنا۔ پس بہت بڑی ذمہ داری ہے جو ہر احمدی کی ہے کہ اپنے عمل سے تبلیغ کے راستے کھولیں اور جو تبلیغ کے راستے ہمارے عمل سے کھلیں گے، جو لوگ اسلام سے ہمارے عمل کو دیکھتے ہوئے متعارف ہوں گے وہ اسلام کی خوبیوں کے معترف ہوئے بغیر نہیں رہ سکیں گے۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حکم پر چلتے ہوئے اپنی زندگیوں کو ڈھالنے والے ہوں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کے حق کو پورا کرنے والے ہوں اور آپ کی بیعت کا حق ادا کرنے والے ہوں ہم دوسرں کے لئے ہدایت اور انصاف کا نمونہ بننے والے ہوں۔

نمازوں کے بعد میں ایک جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا جو مکرم حسن محمد خان عارف صاحب کا ہے جو مکرم فضل محمد خان صاحب شملوی کے صاحبزادے تھے۔ حسن محمد خان عارف صاحب سابق نائب وکیل التبشیر ربوہ تھے اور احمدیہ گزٹ کینیڈا کے مدیر بھی تھے۔ 3 ر نومبر کو ستانوے سال کی عمر میں ان کا انتقال ہوگیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ حسن محمد خان عارف صاحب 26 ر جنوری 1920ء کو جالندھر میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد فضل محمد خان صاحب شملوی نے 1915ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے دست مبارک پر بیعت کی سعادت پائی تھی۔ حسن محمد خان صاحب کے والد پینتیس سال تک سرکاری محکموں میں کام کرتے رہے اور ڈپٹی اسسٹنٹ فنانشل ایڈوائزر کے طور پر ریٹائر ہوئے۔ تبلیغ کا بڑا شوق تھا۔ اس زمانے میں بھی دو انگریز ان کے ذریعہ سے مسلمان ہوئے اور اس کے علاوہ بھی درجنوں افراد کو ان کے ذریعہ سے احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ انہوں نے بی اے کیا پھر بڑا لمبا عرصہ نوکری کرتے رہے۔ پہلے سرکاری نوکری کر رہے تھے۔ پھر حضرت مصلح موعود کے کہنے پہ بی اے کیا۔ پھر بعد میں ربوہ میں آ کے ایم اے بھی کیا۔

1943ء میں حضرت مصلح موعود جب دہلی تشریف لے گئے تو اس وقت حسن محمد خان عارف صاحب نے اپنی زندگی وقف کرنے کا فیصلہ کیا جبکہ اس وقت آپ گورنمنٹ آف انڈیا کے ایک محکمہ میں ملازمت کر رہے تھے۔ حسن محمد خان عارف صاحب نے جب یہ بات اپنے والد صاحب کو بتائی تو وہ بڑے خوش بھی ہوئے اور ساتھ انہوں نے یہ بھی نصیحت کی کہ وقف کرنے جا رہے ہو تو یہ نہ سمجھنا کہ تمہیں بڑا آرام ملے گا۔ اگر حقیقی رنگ میں وقف کرنا ہے تو یاد رکھو کہ یہ کانٹوں کی سیج ہے اور یہاں شہزادگی والی زندگی تمہیں نہیں ملے گی اور عام آدمی کی طرح تمہیں رہنا ہوگا اور جو تمہاری موجودہ آمدنی ہے اس کی نسبت بہت کم تمہیں مشاہرہ ملے گا اور اس پہ تم نے گزارہ کرنا ہے۔ بہرحال انہوں نے کہا کہ مَیں وقف کروں گا اور والد صاحب کے ساتھ حضرت مصلح موعود کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ پہلے اپنا بی اے مکمل کرو پھر وقف پہ آنا۔ چنانچہ 1945ء میں انہوں نے بی اے کیا۔ پھر حضرت مصلح موعود کو اطلاع دی اور آپ نے فرمایا کہ رپورٹ کرو۔ اس کے مطابق آپ گورنمنٹ کی سروس سے استعفیٰ دے کر مرکز میں پہنچ گئے اور وہاں آپ کو نائب وکیل التجارت مقرر کیا گیا۔ اور پھر ہندوستان کی تقسیم کے وقت حسن محمد خان عارف صاحب نے درویش کے طور پر مستقل قادیان رہنے کی درخواست کی۔ حضرت مصلح موعود نے اس کو قبول فرمایا لیکن بہرحال مرکز کی ضرورت کے تحت کچھ عرصہ بعد ان کو پاکستان میں بلوا لیا گیا۔ وہاں نائب وکیل التجارت کے طور پر ذمہ داری دی گئی۔ پھر فرقان فورس کے دفتر انچارج بھی رہے۔ 1951ء میں دفتر وکالت تبشیر میں تقرر ہوا پھر 1953ء کے فسادات پنجاب کے دوران دفاتر تحریک جدید پر پولیس نے چھاپا مارا۔ اس دوران حسن محمد خان عارف صاحب کو بھی گرفتار کیا گیا کیونکہ آپ کے پاس دنیا سے رپورٹیں آتی تھیں اور مبلغین کو ہر ماہ خطوط لکھتے تھے۔ بہرحال مارشل لاء لگنے کے بعد ان کی رہائی ہوئی۔ یوں آپ کو اللہ تعالیٰ نے اسیر راہ مولیٰ رہنے کی بھی توفیق دی۔ آپ دفتر کمیٹی آبادی کے انچارج رہے۔ پھر دوبارہ وکالت تبشیر میں چلے گئے۔ نائب وکیل التبشیر رہے۔ تیس سال تک آپ کو نائب وکیل التبشیر کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ اس کے ساتھ ساتھ دوسرے مختلف دفاتر میں بھی عارضی طور پر کام کرتے رہے۔ وکیل الدیوان رہے۔ وکیل التعلیم رہے۔ وکیل الزراعت رہے۔ وکیل المال رہے۔ افسر امانت رہے۔ 1981ء میں انہوں نے ریٹائرمنٹ لی۔ اس کے بعد یہ کینیڈا ہجرت کر گئے اور کینیڈا جا کر احمدیہ گزٹ کے ایڈیٹر کے طور پر خدمت شروع کر دی اور 2006ء تک، چھبیس سال تک آپ کو یہ خدمت کی توفیق ملی۔ شروع کے موصیان میں سے تھے۔ وصیت نمبر آپ کا 5745 تھا۔ اور تحریک جدید کے صف اوّل کے مجاہدین میں شامل تھے اور اُس وقت ان کا نمبر 151 تھا۔

1978ء میں انہوں نے اردو زبان میں ایک کتاب 'مقدس کفن' تصنیف کی۔ انگریزی میں اس تصنیف کا آغاز کیا تھا۔ ان کی انگلش بھی اچھی تھی۔ لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے ارشاد فرمایا کہ اردو زبان میں یہ کتاب تحریر کریں کیونکہ اردو زبان میں حضرت مسیح ناصری کے کفن کے متعلق یہ پہلی کتاب ہوگی۔ اس کے علاوہ بچوں کی کتابیں بھی بعض آپ نے تصنیف کیں جن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں اور سیدنا بلال وغیرہ شامل ہیں۔

ان کی شادی 1944ء میں محترمہ سیدہ اختر فیضی صاحبہ سے ہوئی۔ یہ فضل الرحمن صاحب فیضی کی بیٹی تھیں۔ ان سے ان کے چار بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں جو امریکہ اور کینیڈا میں ہی ہیں۔ ان کی بہو لکھتی ہیں جو فرید احمد عارف کی بیوی ہیں کہ میں نے دیکھا ہے کہ بڑے تہجد گزار اور باقاعدہ گریہ وزاری کے ساتھ نماز ادا کرنے والے تھے۔ خلافت کے ساتھ بے پناہ عشق اور اطاعت کا تعلق تھا۔ اور کہتی ہیں ان کی وفات کے بعد ہمیں علم ہوا کہ پاکستان میں کئی بیوائیں اور یتیم بچے ایسے تھے جن کی مستقل مالی امداد آپ کیا کرتے تھے۔

امیر صاحب کینیڈا لکھتے ہیں کہ جس علاقے میں یہ رہتے ہیں وہاں بہت سے سکھ آباد ہیں اور سکھوں سے دوستی کی وجہ سے سکّھوں نے وہاں جو اپنی ایک سکھ کلچر ایسوسی ایشن بنائی ہوئی ہے اس کا صدر ان کو بنا دیا اور بڑا مجبور کر کے بنایا کہ آپ ہمارے صدر بنیں۔ گاڑی نہیں چلا سکتے تھے لیکن اس کے باوجود یہ جمعہ پڑھنے کے لئے بریمپٹن سے آتے تھے اور راستے میں دو تین بسیں بدلتے تھے۔ نائب امیر صاحب لکھتے ہیں کہ کینیڈا تشریف لانے کے بعد یہاں کے احمدیہ گزٹ کا معیار اس قدر بلند کیا جو اُن کے لئے قابل فخر تھا۔ خلافت پر کامل یقین اور تمام خلفاء سے انتہائی محبت اور عقیدت رکھتے تھے۔

مَیں بھی ان کو بچپن سے جانتا ہوں لیکن خلافت کے بعد ان میں بالکل ایک ایسی تبدیلی تھی جو دیکھ کر حیرت ہوتی تھی۔ شروع شروع میں جب کمپیوٹر وغیرہ نہیں تھے تو احمدیہ گزٹ کا اردو حصہ اپنے ہاتھ سے لکھتے تھے اور انگریزی حصہ ٹائپ کیا کرتے تھے۔ پھر خطبات کا انگریزی ترجمہ کرتے اور بار بار پڑھتے۔ جب تک اطمینان نہ ہو جاتا اس وقت تک گزٹ میں شامل نہ کرتے۔ حافظہ بھی بڑا اچھا تھا۔ اسلامی تاریخ کا گہرا مطالعہ تھا۔ کوئی نہ کوئی کتاب اور رسالہ ہر وقت زیر مطالعہ رہتا تھا۔ اخبار بڑے شوق سے پڑھنے والے۔ اکثر صحابہ کے ایمان افروز واقعات سنایا کرتے تھے۔ لکھنے والے کہتے ہیں کہ ان کے زمانے میں احمدیہ گزٹ کا شاید ہی ایسا پرچہ ہو جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مرقاۃ الیقین سے کوئی نہ کوئی ایمان افروز واقعہ اردو اور انگریزی دونوں میں شائع نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ ان کے درجات بلند کرے اور ان کے بچوں کو بھی اور ان کی نسلوں کو بھی خلافت اور احمدیت سے پختہ تعلق قائم رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

Valiyuddin
+ 91 99000 77866
FAWWAZ OUD & PERFUMES
No. 44, Castle Street, Ashoknagar,
Opp. Hotel Empire, Bengaluru - 560 025.
+91 80 41241414
valiyuddin@fawwazperfumes.com
www.fawwazperfumes.com
FAWWAZ

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

سہارا آٹو ٹریڈرز
SAHARA AUTO TRADERS
Rexines & Auto Tops
Motor Line Road, Mahboob Nagar
Pro. V.Anwar Ahmad
Mob. : 9989420218

ارشاد حضرت امیر المومنین

"مشکل حالات سے نکلنے کا صرف یہی ذریعہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکیں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10 ر مارچ 2017)

طالب دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبید اللہ قریشی اینڈ فیملی وافراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

ارشاد حضرت امیر المومنین

"زیادہ سے زیادہ واقفین نو کو جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کرنے کیلئے آنا چاہئے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10 ر مارچ 2017)

طالب دُعا: ایم خلیل احمد (امیر ضلع شموگہ) صوبہ کرناٹک

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لیے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم، عربک ڈیسک یوکے)

جلسہ سالانہ ترکی میں عربوں کی شمولیت (1)

ملکِ شام کئی سالوں سے جنگ وجدال، تباہی وبربادی اور قتل وخون کی کثرت کی وجہ سے دنیا کے رخسار پرغم وحزن کا آنسو بن کے رہ گیا ہے۔

اس ملک کے باسیوں نے امن اور سکون کی تلاش میں اپنا ملک چھوڑ کر جہاں دنیا کے مختلف ممالک کا رخ کیا وہاں ایک بڑی تعداد پڑوسی اسلامی ملک ترکی میں پناہ لینے پر مجبور ہوگئی۔ ان شامی پناہ گزینوں میں احمدی بھی تھے، جو ترکی میں آکر جماعتی سرگرمیوں میں بھر پور حصہ لینے لگ گئے۔ جس کی ایک مثال یہ ہے کہ 16و17 ستمبر 2017ء کو جماعت احمدیہ ترکی کے نویں جلسہ سالانہ کا انعقاد ہوا جس میں کم وبیش 200 عرب احمدی احباب نے شرکت کی، تقاریر سنیں اور بھر پور استفادہ کیا۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر خاکسار کو بھی اس جلسہ میں شرکت کی سعادت نصیب ہوئی۔ مصالح العرب کی دو اقساط میں اس جلسہ میں عرب احمدیوں کی شرکت کے حوالے سے بعض ایمان افروز امور کا تذکرہ کیا جائے گا۔

نُوحِیۡ إِلَيۡهِمۡ مِنَ السَّمَآءِ

جلسہ کے پہلے روز کی کارروائی کے اختتام پر نمازوں کی ادائیگی اور کھانا وغیرہ کھانے کے بعد عرب احباب کے ساتھ ایک مجلس کا اہتمام کیا گیا تھا۔ اس میں کچھ سوال وجواب کے علاوہ بعض احباب نے اپنے قبول احمدیت کے واقعات سنائے۔ مجلس کے اختتام پر اس میں موجود وغیر از جماعت احباب نے بیعت کرنے کی خواہش کا اظہار کیا اور پھر وہیں پر بیعت فارم پُر کردیا۔

مکرم نجم الدین صاحب

ان میں سے ایک دوست مکرم نجم الدین صاحب ہیں۔ ان کی والدہ ترکی النسل ہیں اور 35 سال اپنے خاوند کے ساتھ سیریا میں رہنے کے بعد اب حالات کی خرابی کے باعث مصر چلی گئی ہیں۔ زیادہ پڑھی لکھی نہیں ہیں لیکن بفضلہٖ تعالیٰ صاحبِ رؤیا وکشف ہیں۔ مکرم نجم الدین صاحب کا تعلق ترکی میں ہمارے سیرین دوست مکرم سامح مدنی صاحب کے ساتھ ہوا اور آپس میں دوستانہ تعلقات قائم ہوگئے۔

نجم الدین صاحب نے ایک روز سامح صاحب کو اپنی کہانی کچھ یوں سنائی۔ آپ فرماتے ہیں: موجودہ جنگی حالات کے پیش نظر میری والدہ اور دیگر بہن بھائی ہجرت کر گئے اور صرف میں اپنی بیوی اور بیٹا وبیٹی کے ساتھ سیریا میں رہ گیا۔ ایک روز میری والدہ نے میرے بارہ میں خواب میں دیکھا کہ ہمارا گھر بمباری کی زد میں آ گیا ہے اور سب کچھ تباہ ہوگیا ہے لیکن تھوڑی دیر کے بعد کوئی انہیں ان کا پوتا یعنی میرا بیٹا لاکر دیتے ہوئے کہتا ہے کہ یہ بچ گیا ہے۔

یہ خواب دیکھتے ہی والدہ صاحبہ نے میرے بڑے بھائی کے ذریعہ مجھے پیغام بھیجا کہ اس گھر سے نکلنے کی کوشش کرو کہیں اس پر بمباری نہ ہوجائے۔ رابطوں میں مشکل کی وجہ سے میرا بڑا بھائی دوروز تک یہ پیغام مجھے نہ پہنچا سکا، اورانہی دو روز میں ہمارے گھر پر بمباری ہوگئی جس میں میری بیوی اور بیٹی کی وفات ہوگئی۔ مجھے کسی نے ضروری کام کے سلسلہ میں بلایا تھا اور میں اس کی طرف جانے کی وجہ سے بچ گیا۔ جب واپس آیا تو اپنی چھوٹی سی دنیا کو ویران اور اسکے باسیوں کو بے جان پا کر آنسوؤں کی قطار بندھ گئی۔ میری بیوی اور بیٹی کی لاشیں میرے سامنے تھیں لیکن بیٹے کی کوئی خبر نہ تھی۔ بظاہر ایسے لگ رہا تھا کہ وہ ملبے کے نیچے کہیں دب گیا ہے۔ مَیں نے وضو کیا اور اس مقام سے قدرے دور جاکر دورکعت نماز پڑھتے ہوئے دعا کی کہ خدایا اگر میرا بیٹا بھی فوت ہوگیا ہے تو مجھے اس کی لاش مل جائے تاکم ازکم اسے دفنا تو سکوں۔ واپس آیا تو دیکھا کہ لوگوں نے ملبے کے ڈھیر سے میرے بیٹے کو نکال لیا ہے اور خوشی کی بات یہ تھی کہ وہ زندہ تھا۔ طبی امداد دینے کے بعد جب اسے ہوش آیا تو اس نے بتایا کہ جب بمباری ہوئی تو اسے یوں محسوس ہوا جیسے وہ ہوا میں اڑتے ہوئے اپنی دادی کے کمرے میں چلا گیا ہے۔ وہاں اسکا سر اس کرسی کے نیچے آگیا جس پر بیٹھ کر اسکی دادی تہجد پڑھا کرتی تھی۔ یوں میری والدہ صاحبہ کی خواب بعینہٖ پوری ہوگئی۔

جب نجم الدین صاحب نے اپنی والدہ صاحبہ کے حوالہ سے بعض ایسے واقعات بتائے تو احمدی دوست مکرم سامح مدنی صاحب نے انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے بارہ میں بتا کر کہا کہ آپ کی والدہ صاحبہ نیک خاتون ہیں انہیں کہو کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے بارہ میں استخارہ کریں۔ گو انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کے بارہ میں کچھ علم نہ تھا پھر بھی اپنے بیٹے کے کہنے پر انہوں نے استخارہ شروع کردیا اور ایک دو روز کے بعد ہی خواب میں ایک شخص کو ایک کمرے میں موجود لوگوں میں کھانا تقسیم کرتے دیکھا۔ اس شخص کے سر پر عمامہ تھا۔ اس نے والدہ نجم الدین کو بھی کچھ روٹیاں اور دہی تقسیم کرنے کیلئے دیا۔ والدہ نجم الدین نے سب کچھ تقسیم کردیا یہاں تک کہ ان کے اپنے لئے بھی کچھ نہ بچا۔ چنانچہ انہوں نے اپنے ہاتھوں پر لگے دہی کو ہی چاٹ لیا۔ وہ کہتی ہیں کہ اسکا ذائقہ ایسا غیر معمولی تھا کہ انہوں نے زندگی بھر ایسا دہی کبھی نہیں کھایا۔

جب انہوں نے اپنے بیٹے نجم الدین کو اس خواب کے بارہ میں بتایا تو اس نے فون پر ہی انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر بھجوادی جس پر اس کی والدہ کا فوری طور پر پیغام آیا کہ یہی وہ شخص تھا جسے میں نے خواب میں دیکھا تھا۔ اس نے یہی لباس پہنا ہوا تھا جو تصویر میں نظر آرہا ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ خواب میں نظر آنے والے شخص کی داڑھی نسبتاً چھوٹی تھی۔

اسکے بعد جب ان کا یہ بیٹا (نجم الدین) جلسہ سالانہ ترکی میں شمولیت کے لئے آیا تو اپنی والدہ کو بتا کر آیا۔ اسی رات اس کی والدہ نے دوبارہ خواب میں دیکھا کہ ایک شخص مسجد کے قریب ایک ٹھیلے پر کھجوریں رکھ کر کھڑا ہے۔ ایسے لگ رہا ہے کہ وہ یہ کھجوریں نماز کے بعد مسجد سے نکلنے والے لوگوں میں تقسیم کرنا چاہتا ہے۔ یہ کھجوریں نہایت خوش رنگ اور صحتمند تھیں۔ ان کا سائز چھوٹے بینگن کے سائز کے برابر تھا اور اس نے ٹھیلے پر ان کو ایک خاص حسن وترتیب کے ساتھ رکھا ہوا تھا۔ میں اس کے قریب جا کر کہتی ہوں کہ مجھے اس میں سے ایک کلو کھجور دے دو۔ وہ کہتا ہے کہ یہ بیچنے کے لئے نہیں، لیکن میں تمہیں بغیر کسی قیمت کے ایک کھجور دے دیتا ہوں۔ میں وہ کھجور لے کر کھاتی ہوں تو ایسے لگتا ہے کہ ایسی لذیذ چیز میں نے زندگی بھر نہیں کھائی۔ یہ خواب سن کر نجم الدین نے خلفائے مسیح موعود علیہ السلام کی تصاویر اپنی والدہ صاحبہ کو بھجوادیں۔ ان کی والدہ صاحبہ نے جواب میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تصویر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا خواب میں مجھے کھجور کا تحفہ دینے والا یہی شخص تھا۔

عربوں کی مجلس میں نجم الدین صاحب یہ واقعہ سنا چکے تو خاکسار نے ان سے کہا کہ اب اس سے زیادہ اور آپ کو کس بات کا انتظار ہے؟ آپ نے استخارہ کیا اور اللہ تعالیٰ نے خیر کی بشارتیں عطا فرمادیں۔ اب خدا تعالیٰ کی طرف سے تو اتمام حجت ہو چکا ہے آگے آپ کی مرضی ہے۔ چنانچہ انہوں نے فوراً بیعت کرنے کا ارادہ ظاہر کردیا۔ الحمدللہ۔

نجم الدین صاحب نے اپنی والدہ صاحبہ کو اپنی بیعت کے بارہ میں بتایا تو خوشی سے روتے ہوئے انہوں نے کہا کہ خدا کا شکر ہے کہ تمہیں ایسے لوگوں میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔ پھر انہوں نے خود بھی جماعت سے رابطہ کی درخواست کی جسکی بناء پر اب بفضلہٖ تعالیٰ ان کا بھی جماعت احمدیہ مصر کے ساتھ رابطہ ہو چکا ہے اور دعا ہے کہ انہیں بھی اللہ تعالیٰ اس سفینۂ نجات میں سوار ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مکرم نجم الدین صاحب کی بیعت کے ایمان افروز واقعہ کا ایک احمدی دوست کے نوجوان غیر احمدی بیٹے کے دل پر بھی بہت اچھا اثر ہوا اور اس نے بھی وہیں بیعت فارم پُر کرنے کا فیصلہ کرلیا۔ یوں رات بارہ بجے کے قریب یہ تقریب دو بیعتوں اور انکے ثبات قدم کیلئے دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔ الحمدللہ۔

گانے بجانے سے قصیدے پڑھنے تک

جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے کہ عربوں کے ساتھ ہونے والی اس مجلس میں احباب جماعت نے اپنے قبول احمدیت کے واقعات سنائے جو سب ہی ایمان افروز تھے لیکن ایک واقعہ ان سب میں غیر معمولی تھا۔

مکرم عبدالکریم فہد صاحب

یہ واقعہ عبدالکریم فہد کا تھا۔ یہ شخص سیریا کے اس علاقے کا رہائشی تھا جو عراق کے ساتھ ملتا ہے۔ یہ اس علاقے میں شادی بیاہ کے موقع پر مقامی گویّے کے طور پر مشہور تھا۔

مکرم عبدالکریم فہد صاحب نے اپنے قبول احمدیت کا واقعہ کچھ یوں بیان کیا کہ میں لہو ولعب میں مصروف تھا۔ کبھی نماز اور امور دین کی طرف توجہ نہ کی۔ تاہم طبیعت میں خاکساری تھی اس وجہ سے لوگ میرا احترام کرتے تھے۔ نہ جانے اللہ تعالیٰ کو میری کون سی بات پسند آئی کہ اس نے مجھ پر ایک بہت بڑا انعام فرمادیا۔ وہ انعام یہ تھا کہ ایک رات خواب میں مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل ہوا لیکن میں نے دیکھا کہ بعض شریر آپ پر پتھر برسا رہے تھے۔ مَیں نے فوراً اپنی چادر آپؐ کے سامنے کردی تا پتھر آپؐ تک نہ پہنچ سکیں۔ اس وقت میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھا تو آپؐ خوش تھے اور تبسّم فرما رہے تھے۔

ہمارے علاقے میں معروف تھا کہ خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک کی زیارت نہیں ہوسکتی کیونکہ آپ نور ہیں اور خواب میں چہرہ کے خدوخال نظر نہیں آتے۔ ایسی حالت میں اگر کوئی یہ کہتا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک کو بھی دیکھا ہے تو لوگ اسے کہتے کہ ہوسکتا ہے کہ یہ رؤیا شیطانی ہو۔ اس بناء پر میں نے اس خواب کے بارہ میں لوگوں کو نہ بتایا۔ تاہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ تصویر میرے دل ودماغ میں نقش ہوکر رہ گئی۔

کئی سال گزرنے کے بعد میں اپنے cousins علی احمد حنکات اور خالد احمد حنکات سے ملا۔ میں نے دیکھا کہ ان میں سے علی احمد حنکات جب بھی کوئی آیت یا حدیث کی تشریح کرتے تو وہ میرے دل کو لگتی اور میں فوراً کہتا کہ یہ درست رائے ہے۔ اسی نہج پر اس نے وفات مسیح علیہ السلام، خروج دجال اور ظہور امام مہدی علیہ السلام کے مضامین بیان کئے تو میں انکار نہ کرسکا بلکہ فوراً تصدیق کردی۔ اس کے بعد اس نے مجھے ایم ٹی اے کی فریکوئینسی دی۔ میں نے پہلی بار ایم ٹی اے لگایا تو اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کچھ فرما رہے تھے۔ آپ کو دیکھتے ہی مجھے یاد آ گیا کہ کئی سال پہلے میں نے اسی صورت کو

باقی صفحہ نمبر 12 پر ملاحظہ فرمائیں

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
اَلصَّلٰوةُ عِمَادُ الدِّیۡن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا ازاراکین جماعت احمدیہ ممبئی

جلسہ سالانہ برطانیہ کے اختتام پر احباب جماعت کو قیمتی نصائح اور مہمانوں کے ایمان افروز تاثرات

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 4راگست 2017 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ برطانیہ کے بخیریت انعقاد پر کن خیالات کا اظہار فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: جلسہ سالانہ کے تینوں دنوں میں ہم نے اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور برکات کے نظارے دیکھے۔ بعض حالات اور موسم کی وجہ سے کچھ فکر بھی تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے حالات کے بداثرات سے محفوظ رکھا اور ہر شامل ہونے والے نے محسوس کیا کہ اللہ تعالیٰ کی نصرت اور فضل ہر حال نازل ہو رہے تھے۔

سوال: جلسہ کے بخیریت انجام پانے پر حضور انور نے احباب جماعت کو شکر کے متعلق کیا نصیحت فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ہم اللہ تعالیٰ کا جس قدر بھی شکر ادا کریں کم ہے اور حقیقی شکر تب ہی ادا ہوسکتا ہے جب ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کے لئے ہر وقت کوشاں رہیں۔ یہ شکر گزاری کارکنوں کی طرف سے بھی ہونی چاہئے۔ اسی طرح شامل ہونے والوں کو بھی شکر گزار ہونا چاہئے تا کہ وہ بھی زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والے بنیں اور ان کی زندگیوں میں پاک تبدیلیاں پیدا ہوتی چلی جائیں۔ نیز جو خدمت پر مامور کارکن تھے ان کا بھی ان لوگوں کو شکر گزار ہونا چاہئے جو شامل ہوئے۔

سوال: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شکر گزاری کے متعلق امت مسلمہ کو کیا نصیحت فرمائی ہے؟

جواب: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ’’جو لوگوں کا یا خدا تعالیٰ کے بندوں کا شکر گزار نہیں وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا۔‘‘ حضور انور نے فرمایا کہ پس اس لحاظ سے سب شامل ہونے والوں کو کام کرنے والوں کا بھی شکر گزار ہونا چاہئے۔

سوال: حضور انور نے جلسہ کا کیا مقصد بیان فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: جلسہ سالانہ کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ ایسا بھائی چارہ اور شکر گزاری کے جذبات ایک دوسرے کیلئے پیدا ہوں جو مثالی ہوں۔ یہی محبت پیار اور بھائی چارے کے جذبات ہیں جن کا اظہار ہم اپنوں اور غیروں سے کر رہے ہوں۔

سوال: جلسہ میں آنے والے مہمانوں کو کیا چیز خاص طور پر متاثر کرتی ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: علاوہ علمی اور دینی پروگراموں کے ہر احمدی کا عملی نمونہ آنے والے غیروں کو بے حد متاثر کر رہا ہوتا ہے جس کا وہ اظہار کرتے ہیں کہ اسلام کی حقیقی تعلیم کا نمونہ ہمیں جلسہ میں نظر آیا جس سے ہم بڑے متاثر ہوئے۔ چھوٹے بچوں سے لے کر بوڑھوں تک ہر ایک اپنے اپنے دائرے میں غیر معمولی اخلاص کے ساتھ خدمت کر رہا تھا۔

سوال: بینن کی سابق وزیر خارجہ اور مشیر صدر مملکت مریم بونی جیالو صاحبہ نے جلسہ کے متعلق کن خیالات کا اظہار کیا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: کہتی ہیں کہ مجھے اس جلسہ کے ذریعہ سے جماعت احمدیہ کو گہرائی سے سمجھنے کا موقع ملا۔ میں نے انتظامی طور پر ہر طرح سے جائزہ لیا لیکن اتنے بڑے جلسہ میں کوئی نقص نظر نہیں آیا۔ جماعت احمدیہ ایک سیکھنے کی اکیڈمی ہے۔ وہ اسلام جو احمدیت پیش کرتی ہے وہی دنیا کو امن دے سکتا ہے اور دنیا کے مسائل کا حل اسی میں ہے۔

سوال: گوئٹے مالا کی نیشنل پارلیمنٹ کی ممبر الینا کیلس نے جلسہ کے حوالے سے کن تاثرات کا اظہار کیا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: الینا کیلس صاحبہ کہتی ہیں: اس جلسہ میں اسلام کی حقیقی پُرامن تعلیم کی عملی تصویر دیکھنے کا موقع ملا اور جماعت احمدیہ کا جو ماٹو ہے کہ ’محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں‘ یہی ایک راستہ ہے جس سے عالمی امن، باہمی محبت اور انصاف دنیا میں قائم ہوسکتا ہے۔ میں نے مردوں کی مارکی کی نسبت عورتوں کی جلسہ گاہ اور مارکی میں زیادہ آرام، سہولت اور آزادی محسوس کی۔

سوال: کوسٹاریکا کی نیشنل یونیورسٹی کے پروفیسر سریجیو مایا صاحب نے کن تاثرات کا اظہار کیا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: پروفیسر صاحب کہتے ہیں کہ میں نے اس جلسہ میں مسلمانوں کی ایک ایسی جماعت دیکھی جو باہمی محبت و اُلفت میں بے مثال ہے۔ مَیں واپس جا کر اپنے حلقہ احباب اور طلباء کو بتاؤں گا کہ جماعت احمدیہ اسلام کی حقیقی تعلیمات کو عملی طور پر پیش کرتی ہے۔

سوال: کوسٹاریکا کی ممبر پارلیمنٹ کے مشیر ڈگلس مونٹی روسو صاحب نے کن تاثرات کا اظہار کیا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: انہوں نے کہا کہ امام جماعت احمدیہ کی اس نصیحت نے مجھے بہت متاثر کیا کہ اپنے دشمنوں کو معاف کرنے اور ان کیلئے دعا کرنے سے دل کینہ اور بغض سے پاک ہو جاتا ہے اور یہی چیز ہے جو دنیا میں امن کے قیام کا ذریعہ ہوسکتی ہے۔

سوال: برکینا فاسو میں انسانی حقوق کمیشن کے صدر زُکو مَورے صاحب نے کیا تاثرات بیان کیے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا وہ کہتے ہیں کہ میں نے بہت سے مذہبی رہنماؤں کی تقاریر سنی ہیں جب وہ بات کرتے ہیں کہ گویا وہی حق پر ہیں وہ لوگوں کے جذبات سے کھیلتے ہیں۔ لیکن امام جماعت احمدیہ کی تقاریر کا مرکزی خیال یہی تھا کہ دنیا میں امن کا قیام ہو۔

سوال: کیٹرینہ سالک صاحبہ نے کن جذبات کا اظہار کیا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: کیٹرینا سالک صاحبہ کہتی ہیں کہ مَیں پہلے چرچ میں نن تھی۔ جلسہ کے ماحول نے اور نمائشوں اور جماعت کے بارے میں دیگر معلومات نے میرے ذہن کو بہت جلا بخشی ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ شاید جلد ہی اب تلاش حق کا سفر اپنی منزل کو پالے گا۔

سوال: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مہمانوں کے تاثرات کے حوالے سے افراد جماعت کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: یہ جو غیروں پہ ہماری جماعت کا اثر ہوتا ہے اس کو عام حالات میں بھی ہر ایک کو قائم رکھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ یہ ہر احمدی کی بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ صرف چند دنوں کیلئے دکھاوا نہ ہو بلکہ ہمیشہ کیلئے یہ اثر قائم کرنے والا ہو۔

سوال: ہالینڈ کے ایک مہمان مسٹر آرنوڈوان ڈورن صاحب نے کن خیالات کا اظہار کیا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: مسٹر آرنوڈوان ڈورن نے لکھا کہ نوجوانوں کی بھرپور شرکت اور بے لوث خدمت نے مجھے خاص طور پر متاثر کیا۔ میں نے بیشمار مسلم اور غیر مسلم تقاریب میں شرکت کی ہے لیکن نوجوانوں کی اس طرح بھرپور شرکت میرا پہلا تجربہ ہے۔

سوال: سیرالیون کے عبدالکابہ کارگبو صاحب نے کن خیالات کا اظہار کیا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: عبدالکابہ کارگبو صاحب کہتے ہیں کہ اگر مَیں یہاں نہ آتا اور کوئی مجھے بتاتا کہ اس طرح سینتیس ہزار سے زیادہ لوگ ایک جگہ پر تین دن کے لئے جمع ہوئے اور کسی قسم کی کوئی بدمزگی نہیں ہوئی تو شاید مَیں یقین نہ کرتا۔ لیکن یہ سب کچھ خود اپنی آنکھوں سے دیکھ کر بہت حیران ہوا ہوں۔ مَیں نے کسی کو شکایت کرتے نہیں دیکھا۔

سوال: الحاج محمد وسلیم صاحب وائس پریزیڈنٹ گنی کناکری نے کن تاثرات کا اظہار کیا؟

جواب: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ کہتے ہیں کہ مجھے حج کرنے کا بھی موقع ملا ہے اور بہت سے اسلامی ممالک کے مذہبی پروگراموں میں شامل ہو چکا ہوں لیکن اتنے عمدہ اور قابل تعریف انتظامات مَیں نے کہیں نہیں دیکھے اور یہی اسلام کی حقیقی روح ہے جو ہمیں یہاں دیکھنے کو ملی۔

سوال: سیرالیون کے ممبر آف پارلیمنٹ علی کلاکو صاحب نے کن تاثرات کا اظہار کیا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: علی کلاکو صاحب کہتے ہیں کہ احمدیت ہی اسلام کی حقیقی تصویر ہے۔ آجکل اسلام کا نام ہر طرف دہشت گردی کے ساتھ منسوب کیا جاتا ہے لیکن احمدی اس تأثر کو غلط ثابت کر رہے ہیں۔ جلسہ کا نظارہ روح پرور تھا اور میرے خیال میں جماعت احمدیہ کی سچائی ثابت کرنے کے لئے یہ نظارہ ہی کافی ہے۔

سوال: ترکمانستان کے مکرم عبدالرشید صاحب نے کن تاثرات کا اظہار کیا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: یہ کہتے ہیں کہ جلسہ میں شامل ہو کر مجھے یہ بات سمجھ آ گئی ہے کہ میں نے اپنی تمام زندگی اللہ تعالیٰ کی تلاش میں گزاری لیکن اللہ تعالیٰ کو صرف یہاں آ کر ہی پایا۔ مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے عالمی بیعت کی عظیم الشان تقریب میں شامل ہو کر بیعت کرنے کی توفیق ملی۔

سوال: پریس کے ذریعہ جماعت کا پیغام پہنچنے کے حوالے سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کیا اعداد و شمار پیش فرمائے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: میڈیا کے ذریعہ سے جلسہ سالانہ کے حوالے سے 358 خبریں نشر ہوئی ہیں۔ خبروں کے ذریعہ اکتیس ملین سے زائد اور پرنٹ میڈیا کے ذریعہ دو ملین لوگوں تک پیغام پہنچا۔ سوشل میڈیا کے ذریعہ اٹھاون ملین افراد تک پیغام پہنچا۔ ایم ٹی اے کی جو Live Streaming تھی اسکے ذریعہ آخری دن جو میری تقریر تھی وہی لائیو سٹریمنگ پہ تقریباً اڑھائی لاکھ لوگوں نے سنی۔ اس طرح ایک محتاط اندازے کے مطابق تمام ذرائع سے ایک سو اٹھائیس ملین سے زائد لوگوں تک پیغام پہنچا ہے۔

سوال: حضور انور نے وائنڈ اپ کا کام کرنے والوں کی کن الفاظ میں حوصلہ افزائی فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: اس سال کینیڈا سے ساڑھے تین سو کے قریب خدام آئے تھے جنہوں نے وقار عمل کر کے Wind up میں حصہ لیا اور اس دفعہ یہ جہاز چارٹر کرا کے آئے تھے۔ انہوں نے بڑا اچھا کام کیا۔ چار پانچ دن سے کام کر رہے تھے۔ جلسہ کے اختتام سے لے کے کل تک کرتے رہے ہیں۔ اور اللہ کے فضل سے کافی کام سمیٹا گیا ہے۔ جو تھوڑا بہت رہ گیا ہے وہ آج سے پھر یو کے کے خدام کر رہے ہیں بلکہ کل سے ہی وہ شروع ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے۔

سوال: خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے کن بزرگان کے اوصاف حمیدہ بیان فرمائے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: نمازوں کے بعد مَیں کچھ جنازے غائب پڑھاؤں گا۔ ایک جنازہ مکرمہ صاحبزادی ذکیہ بیگم صاحبہ کا ہے جو کرنل مرزا داؤد احمد صاحب کی اہلیہ اور حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اور نواب عبداللہ خانصاحب کی بیٹی تھیں۔ یہ 23رجولائی کی رات کو طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ میں 94 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ دوسرا جنازہ مکرم طارق مسعود صاحب مربی سلسلہ کا ہے۔ یہ مکرم مسعود احمد طاہر صاحب کے بیٹے اور نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ میں مربی تھے۔ 24رجولائی کو ستائیس سال کی عمر میں ربوہ میں بجلی کا کرنٹ لگنے سے وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ تیسرا جنازہ مکرم شکیل احمد منیر صاحب کا ہے جو آسٹریلیا کے سابق مشنری انچارج تھے اور اس وقت کراچی میں تھے۔ 31رجولائی کو پچاسی سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

......☆......☆......☆......

جلسہ سالانہ برطانیہ 2017 کے موقع پر سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مصروفیات

امام جماعت احمدیہ دورِ حاضر کے عظیم الشان مذہبی رہنما ہیں

جماعت احمدیہ کے خلیفہ بہت نرم دل، عاجز اور مقدس انسان ہیں

- میرا احمدی احباب کے ساتھ رابطہ ہوا ہے تو میں نے پہلی دفعہ اسلامی دعائیں پڑھی ہیں، اسلام کی بنیاد محبت اور امن پر ہے، مجھے خوشی ہے کہ ہمارا تعلق احمدیوں سے بن گیا ہے، ہم نے احمدیوں میں صرف محبت اور پیار ہی دیکھا ہے، جس طرح یہاں ہمارا خیال رکھا گیا ہے ہم بتا نہیں سکتے، اب ہم امریکہ جا کر لوگوں کو خلافتِ احمدیہ کے بارہ میں بتائیں گے، ہمیں تو لگتا ہے ہم میں سے بعض احمدی مسلمان ہو جائیں گے، حضور بالکل سیدھی اور صاف بات کرتے ہیں اور بڑے نرم دل اور مہربان ہیں، ہماری خواہش ہے کہ حضور انور امریکہ آئیں اور وہاں آکر ہماری رہنمائی کریں اور بدھسٹ لوگوں سے ملیں، امام جماعت احمدیہ دورِ حاضر کے عظیم الشان مذہبی رہنما ہیں۔ (بدھسٹ تنظیم CSS کے فاؤنڈر اور پریذیڈنٹ)
- میں جماعت احمدیہ کی مہمان نوازی سے بہت متاثر ہوں، انسانی حقوق کیلئے جماعت احمدیہ کی طرف سے کی جانے والی کاوشیں، بالخصوص ان جگہوں پر جہاں قدرتی آفات آئی ہیں قابلِ تعریف ہیں، اسی طرح جماعت احمدیہ کی تعلیمی میدان میں خدمات قابل تعریف ہیں۔ (وفد کی ایک ممبر Naoko Nakajima صاحبہ)
- جس طرح رضا کاروں نے ہماری خدمت اور ہماری ہر ضرورت کا خیال رکھا وہ بہت ہی اعلیٰ اور اثر انگیز تھا۔ سب سے بڑھ کر امام جماعت احمدیہ کے ساتھ ملاقات تھی، میں آج تک جتنی بھی کمیونٹیز کے لیڈرز سے ملا ہوں اُن میں سے جماعت احمدیہ کے امام سب سے زیادہ شفیق اور نرم دل ہیں۔ (وفد کے ایک ممبر Minh Tam Nelson صاحب)
- میں امام جماعت احمدیہ کا بھی خاص طور پر شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے اپنے نہایت قیمتی وقت میں سے ہمارے لئے وقت نکالا، اس میں کوئی شک نہیں کہ جماعت احمدیہ کے خلیفہ بہت نرم دل، عاجز اور مقدس انسان ہیں۔ (وفد کے ایک ممبر Wen Wah Chew صاحب)

جلسہ میں شامل ہونے والے امریکہ کے بدھسٹ کمیونٹی کے معزز مہمانوں کے ایمان افروز تاثرات

صرف جمیکا کیلئے نہیں بلکہ ہمارا پلان تو پوری دنیا کیلئے ہے کہ اسلام کا حقیقی پیغام اور اسلام کی پُرامن تعلیم ساری دنیا میں پھیلائیں اور یہی ہمارا مشن ہے

مہمانان سے ملاقات کے دوران حضور انور کا عظیم الشان اظہار خیال

دُنیا کے مختلف ممالک سے جلسہ میں شامل ہونے والے وفود کی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقاتیں

رپورٹ: عبدالماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

دوسری قسط

لاس اینجلس (امریکہ) سے بدھسٹ کمیونٹی سے تعلق رکھنے والے وفد کی حضور انور سے ملاقات

اسکے بعد لاس اینجلس (امریکہ) سے بدھسٹ کمیونٹی سے تعلق رکھنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کی سعادت پائی۔

لاس اینجلس امریکہ سے بُدھ مت کی شاخ Compassionate Service Soceity (CSS) کا 21 ممبران پر مشتمل وفد جلسہ میں شرکت کے لئے آیا تھا۔

☆ اس تنظیم کے فاؤنڈر اور پریذیڈنٹ Nhan Khac Le نے سب سے پہلے اپنے ممبران کا تعارف کروایا۔ اس وفد میں ڈاکٹر، ٹیچرز، انجینئرز، جرنلسٹس اور مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد موجود تھے۔

☆ وفد کے لیڈر اور پریذیڈنٹ Nhan Khac Le نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ جب سے میرا احمدی احباب کے ساتھ رابطہ ہوا ہے تو میں نے پہلی دفعہ اسلامی دعائیں پڑھی ہیں۔ اسلام کی بنیاد محبت اور امن پر ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ ہمارا تعلق احمدیوں سے بن گیا ہے۔ ہم نے احمدیوں میں صرف محبت اور پیار ہی دیکھا ہے۔ جس طرح یہاں ہمارا خیال رکھا گیا ہے ہم بتا نہیں سکتے۔

موصوف نے کہا: بہت منظم جلسہ ہے۔ اطاعت کا اعلیٰ معیار ہے۔ سب لوگ، رضا کارطوعی کام کر رہے ہیں اور خدمت کے جذبہ سے سرشار ہیں۔ یہ سب حضور انور کی وجہ سے ہے۔ اب ہم امریکہ جاکر لوگوں کو خلافتِ احمدیہ کے بارہ میں بتائیں گے۔ ہمیں تو لگتا ہے ہم میں سے بعض احمدی مسلمان ہو جائیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس دنیا میں یہ ضروری ہے کہ ہم انسانیت کی قدر کریں اور اسی وجہ سے ہم نے اپنے انسانیت کی خدمت کرنے والے ادارہ کا نام 'ہیومینٹی فرسٹ' رکھا ہوا ہے۔ موصوف نے کہا کہ: حضور بالکل سیدھی اور صاف بات کرتے ہیں اور بڑے نرم دل اور مہربان ہیں۔ ہماری خواہش ہے کہ حضور انور امریکہ آئیں اور وہاں آکر ہماری رہنمائی کریں اور بدھسٹ لوگوں سے ملیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم حضرت بُدھ علیہ السلام کو خدا کا ایک نبی سمجھتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وفد کے لیڈر اور پریذیڈنٹ سے بدھ ازم کے مختلف فرقوں اور ان میں فرق اور ان کی مختلف کمیونٹیز کے حوالہ سے دریافت فرمایا۔

ملاقات کے آخر پر اس وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ایک تحفہ پیش کیا اور بتایا کہ یہ سوونیئر پندرہ سو سال پرانی لکڑی سے بنا ہوا ہے اور بڑا خاص ہے۔

☆ اس تنظیم کے Founder اور پریذیڈنٹ Nhan khac Le صاحب نے بتایا: جلسہ کے موقع پر رضا کاروں نے جس طرح 38 ہزار افراد کی خدمت کی وہ قابل تعریف ہے۔ میں یہاں سے ایک مثبت اور ایمان افروز توانائی لے کر لوٹ رہا ہوں۔ امام جماعت احمدیہ دورِ حاضر کے عظیم الشان مذہبی رہنما ہیں۔

☆ اس وفد کی ایک ممبر Naoko Nakajima صاحبہ نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا: میں جماعت احمدیہ کی مہمان نوازی سے بہت متاثر ہوں۔ انسانی حقوق کیلئے جماعت احمدیہ کی طرف سے کی جانے والی کاوشیں، بالخصوص ان جگہوں پر جہاں قدرتی آفات آئی ہیں قابلِ تعریف ہیں۔ اسی طرح جماعت احمدیہ کی تعلیمی میدان میں خدمات قابل تعریف ہیں۔

☆ وفد کی ایک خاتون Kim Hanh Thi Le صاحبہ جو کہ ایک Event reporter ہیں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: اس طرح کے جلسہ میں میرا یہ پہلا تجربہ تھا۔ Caligraphy اور عربی زبان کی تاریخ پر پریزنٹیشن مجھے بہت اچھی اور معلوماتی لگی۔

☆ اس وفد کی ایک ممبر Judy Nguyen صاحبہ نے کہا: میرے لئے یہ جلسہ ایک حیرت انگیز تجربہ تھا۔ جوان اور بڑے لوگوں کا لگن کے ساتھ بے لوث ہو کر رضا کارانہ خدمت کرنا ایک ناقابل یقین امر ہے۔

☆ وفد کے ممبر Minh Tam Nelson جو کہ اِیونٹ رپورٹر کے طور پر وفد میں شامل تھے انہوں نے کہا: جلسہ سالانہ میں شمولیت میرے لئے بہت خوش قسمتی کی بات ہے۔ جس طرح رضا کاروں نے ہماری خدمت اور ہماری ہر ضرورت کا خیال رکھا وہ بہت ہی اعلیٰ اور اثر انگیز تھا۔ سب سے بڑھ کر امام جماعت احمدیہ کے ساتھ ملاقات تھی۔ میں آج تک جتنی بھی کمیونٹیز کے لیڈرز سے ملا ہوں اُن میں سے جماعت احمدیہ کے امام سب سے زیادہ شفیق اور نرم دل ہیں۔

☆ وفد کی ممبر Mai-Ly Thi Pham نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: جلسہ کے

انتظامات بہت ہی حیران کُن تھے اور اس میں شمولیت میرے لئے ایک اعزاز کی بات ہے۔ میں نے یہاں پر عمومی طور پر مسلمانوں اور بالخصوص احمدی مسلمانوں کے بارہ میں بہت کچھ سیکھا ہے۔ جماعت احمدیہ کی بے لوث ہو کر خدمت کرنے کی تعلیم ہماری بدھ مت کی تعلیم جیسی ہے۔ جماعت احمدیہ اور بُدھ مت کے درمیان مشابہتیں دیکھ کر لگتا ہے کہ دنیا سمٹ سی گئی ہے اور فیملی بڑھتی جارہی ہے۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔

☆ وفد کے ایک ممبر Wen Wah Chew نے کہا: مہاتما بدھ اور جماعت احمدیہ کی تعلیمات کی بنیاد ایک جیسی چیزوں پر ہی ہے یعنی انسانی حقوق، پیار، محبت وفا اور ہمدردی۔ میں امام جماعت احمدیہ کا بھی خاص طور پر شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے اپنے نہایت قیمتی وقت میں سے ہمارے لئے وقت نکالا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جماعت احمدیہ کے خلیفہ بہت نرم دل، عاجز اور مقدس انسان ہیں۔

اسی طرح وفد کے تمام ممبران نے جماعت کے لئے نیک جذبات کا اظہار کیا اور اس وفد کے ہر ممبر نے جلسہ کے انتظامات کو سراہا اور حضور انور کا شکریہ ادا کیا۔

ملاقات کے آخر پر وفد کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔ یہ ملاقات 8:30 بجے تک جاری رہی۔

کینیڈا کے وفد کی حضور انور سے ملاقات

بعد ازاں کینیڈا سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرفِ ملاقات پایا۔

☆ کینیڈا سے ایک ممبر پارلیمنٹ Mr Ganett Genuis جلسہ میں شامل ہوئے۔ موصوف نے بتایا کہ اُن کا تعلق اپوزیشن پارٹی سے ہے اور وہ ہیومن رائٹس کے حوالہ سے خصوصی طور پر کام کر رہے ہیں۔ موصوف نے بتایا کہ وہ الجیریا جانا چاہتے تھے لیکن انہیں ویزہ نہیں مل سکا۔

موصوف نے اپنی پارٹی کے لیڈر کا سلام حضور تک پہنچایا اور عرض کیا کہ وہ اسلامک اکنامک سسٹم کے بارہ میں جاننا چاہتے تھے کہ حکومتیں کس طرح اسلامک اکنامک سسٹم کو اپنے سسٹم میں لائیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی کتاب۔ اسلام کا اقتصادی نظام (New World Order of Islam) پڑھیں۔ آپ کو یہ کتاب پڑھنے سے آئیڈیا ملے گا کہ اسلام کا اقتصادی نظام کیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا سب سے پہلے تو سود ختم کرنے کی ضرورت ہے۔ اس وقت دنیا سے سُود ختم کرنا بہت مشکل ہے۔ یہ ہر جگہ ہے۔

☆ بریڈ فورڈ (اونٹاریو) کے کونسلر 'راج سندھو' صاحب بھی کینیڈین وفد میں شامل تھے۔ بریڈ فورڈ کے علاقہ میں جماعت کینیڈا نے اپنے جلسہ گاہ کیلئے 250 ایکڑ قطعہ زمین حاصل کیا ہوا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 2008ء میں اپنے دورہ کینیڈا کے دوران اس قطعہ زمین کا وِزٹ فرمایا تھا۔

راج سندھو صاحب نے بتایا کہ ہم اس لئے یو کے کے جلسہ میں شامل ہوئے ہیں تا کہ جائزہ لے سکیں کہ جماعت احمدیہ کا جلسہ کس طرح کا ہوتا ہے۔ کیونکہ کینیڈا کی جماعت بریڈ فورڈ میں اپنا جلسہ کرنا چاہتی ہے۔ مجھے جلسہ کے انتظامات اور Volunteers کے حوالہ سے بہت حیرت ہوئی کہ اتنے کم عرصہ میں اتنا بڑا جلسہ کیسے منعقد کیا گیا۔ مَیں کینیڈا میں بھی جماعت کے جلسہ سالانہ میں شامل ہوتا رہا ہوں لیکن وہ جلسہ تو بہت چھوٹا ہے۔ میری دعا ہے کہ جماعت احمدیہ کو کامیابیاں ملتی رہیں۔ حضور انور سے ملاقات کا بھی موقع ملا جس سے میں نے بہت فائدہ اُٹھایا ہے۔ مجھے امید ہے کہ ایک دن ہمیں اس طرح کے جلسے اپنے علاقہ بریڈ فورڈ میں منعقد کرنے کا موقع ملے گا اور ان سے آپ کی جماعت فائدہ اُٹھائے گی اور اس علاقے کے شہری بھی فائدہ اُٹھائیں گے۔

☆ پیس وِلیج (وان) کی کونسلر Marilyn Iafrate صاحبہ نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ کی کمیونٹی کی عورتیں کمال کی عورتیں ہیں۔ بہت پڑھی لکھی، shining اور منظم ہیں۔ موصوفہ نے کہا مجھے جلسہ سالانہ میں شامل ہو کر بہت خوشی ہوئی۔ جلسہ سالانہ کے دونوں دن میرے لئے بہت معلوماتی تھے۔ میں نے جلسہ سے بہت کچھ سیکھا ہے۔ مہمانوں کی تقاریر بہت اچھی تھیں۔ اور خاص طور پر امام جماعت احمدیہ کی تقاریر سُن کر ایک سکون ملتا ہے کہ سارے مسلمان ایسے نہیں ہیں جیسا کہ ہم ہر روز اخبارات میں دیکھتے ہیں۔ ان میں سے بہت سے ایسے بھی ہیں جو امن، محبت اور سلامتی کی تعلیم دیتے ہیں اور اس پر عمل کرتے ہیں۔ میں خلیفۃ المسیح کی بہت قدردان ہوں کہ انہوں نے ہمارے سامنے اسلام کی امن کی تعلیم کو واضح کیا۔

☆ ممبر آف پارلیمنٹ Ganett Genuis نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: احمدیہ مسلم جماعت انسانیت کے حقوق کے لئے بہت کام کر رہی ہے۔ مَیں ان ممالک کو جیسے پاکستان اور الجزائر جہاں احمدیوں پر ظلم ڈھائے جا رہے ہیں، کو خاص طور پر توجہ دلاتا ہوں۔ مجھے جلسہ سالانہ سے بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملا کہ ہم کس طرح انسانی حقوق بہتر طور پر ادا کر سکتے ہیں۔ یہاں مختلف پروگراموں میں شامل ہو کر اور لوگوں سے مل کر اب میں بحیثیت ممبر آف پارلیمنٹ زیادہ بہتر طور پر ان مسائل کے خلاف کھڑا ہو سکتا ہوں۔

کینیڈا کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات 8 بجکر 40 منٹ تک جاری رہی۔ بعد ازاں وفد کے تمام ممبران نے باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

جمیکا کے وفد کی حضور انور سے ملاقات

اسکے بعد ملک جمیکا (Jamaica) سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ جمیکا سے آنے والے وفد میں صحافی اور جمیکا کے ایک مشہور شاعر اور ایک پروگرام کے میزبان Mutabaruka شامل تھے۔

☆ وفد میں شامل جرنلسٹ نے سوال کیا کہ اسلام پولیٹکل مذہب ہے یا نہیں؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسلام ایک مکمل مذہب ہے جس میں ہر چیز کے متعلق رہنمائی ملتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک سٹیٹ کے سربراہ بھی بنے تھے لیکن آجکل کے زمانہ میں اس طرح نہیں ہے۔ آج کے دور میں مذہب الگ ہے اور ملکی سیاست الگ ہے۔

☆ وفد کے ایک ممبر نے کہا کہ مجھے یہ بات بہت عجیب لگی کہ مرد، عورتیں الگ الگ جگہوں پر ہیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم عورتوں کو آزادی دیتے ہیں۔ وہ حقیقی طور پر آزاد ہو کر اپنے فنکشن آرگنائز کرتی ہیں۔ ریکارڈنگ اور ویڈیو بنانے کے لئے ان کی اپنی کیمرہ وومین ہیں۔ ان کی اپنی سیکیورٹی کی ٹیمیں ہیں۔ ہم اس طرح ان کو آزادی دیتے ہیں کہ وہ اپنی ہر چیز کی خود ذمہ دار ہوں اور ہماری عورتوں کو یہی طریقہ پسند ہے اور وہ اس میں بہت خوشی اور سکون محسوس کرتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا آپ نے سنا ہوگا کہ میں نے لجنہ کی تقریر میں کہا تھا کہ اسلام کہتا ہے کہ مردوں اور عورتوں کے کاموں میں تقسیم کار ہے، ایک division of labour ہے۔ دونوں کے علیحدہ علیحدہ فرائض اور ذمہ داریاں ہیں۔ عورتوں کے فرائض میں یہ شامل ہے کہ وہ اپنے بچوں کی تربیت کریں جبکہ مرد کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ گھر کے جملہ اخراجات پورے کرے۔ عورتیں بالکل الگ نہیں ہیں۔ ایک ہی نظام کے تابع ہیں۔ مَیں نے خود خواتین میں جا کر تقریر کی تھی۔

☆ ایک مہمان نے سوال کیا کہ جمیکا کے لئے آپ کا کیا پلان ہے؟ اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: صرف جمیکا کے لئے نہیں بلکہ ہمارا پلان تو پوری دنیا کے لئے ہے کہ اسلام کا حقیقی پیغام اور اسلام کی پُرامن تعلیم ساری دنیا میں پھیلائیں اور یہی ہمارا مشن ہے۔

جمیکا کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات آٹھ بجکر پچاس منٹ تک جاری رہی۔ ملاقات کے آخر پر ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔

بیلیز کے وفد کی حضور انور سے ملاقات

بعد ازاں ملک بیلیز (Belize) سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔ بیلیز سے چار افراد پر مشتمل وفد آیا تھا جس میں بیلیز کے دارالحکومت Belmopan کے میئر Khalid Belisle صاحب، ٹیلی ویژن سٹیشن FM کے صحافی اور ایک پروگرام کے میزبان Deborah Seoul صاحب شامل تھے۔

☆ جرنلسٹ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں عرض کیا کہ ان کو جلسہ بہت پسند آیا ہے۔ جلسہ کے تمام انتظامات بہت عمدہ تھے۔ ہر جگہ میں نے امن و سکون ہی دیکھا۔ ہر تقریر میں امن کا پیغام ہی سنا۔

☆ میئر صاحب نے بھی جلسہ کے انتظامات کی تعریف کی اور کہا کہ مجھے قرآن کریم کے علاوہ کوئی کتاب بتائیں جو مَیں پڑھوں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ 'اسلامی اصول کی فلاسفی' پڑھیں۔

☆ میئر 'خالد بِلائل' (Khalid Belisle) نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا: جلسہ سالانہ میں شمولیت بہت ہی عمدہ تجربہ تھا۔ مجھے ایسا لگ رہا تھا کہ جماعت کا ہر ایک شخص میری ہی خدمت میں لگا ہوا ہے۔ اس تجربہ سے میرے دل میں اسلام کو سیکھنے کے لئے بہت دلچسپی پیدا ہوئی۔ یہاں سے میں 'اخوت اور بھائی چارہ' کا سبق اپنے ملک واپس لے کر

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالبِ دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

جا رہا ہوں۔ یہ ایک ایسی چیز ہے جو مجھے بار بار ہر مختلف مقام پر نظر آئی ہے۔ کاش میں اس کو ایک بوتل میں بند کر کے اپنے ساتھ بیلیز لے جا سکتا تا کہ اپنے ہم وطنوں کے ساتھ بانٹتا۔

موصوف نے کہا: جلسہ کے انتظامات بہت ہی اعلیٰ پیمانہ کے تھے۔ جس طرح مجھے یہاں خوش آمدید کہا گیا، میں اسے ہمیشہ یاد رکھوں گا۔ مَیں آپ لوگوں کا ہمیشہ ممنون رہوں گا کہ آپ نے مجھے یہاں آنے کی دعوت دی۔

کہنے لگے کہ ایک دن میں مہمانوں کی مارکی میں اکیلا تھا تو چند خدام میرے پاس آ گئے۔ مجھے معلوم تھا کہ یہ لوگ صرف اس لئے میرے پاس آئے ہیں کہ میں باہر سے آیا ہوں اور شاید میں اکیلا محسوس کر رہا ہوں گا۔ اس بات نے میرے دل پر بہت گہرا اثر کیا کہ یہاں کے نوجوانوں کو اس بات کا بھی احساس ہے کہ ہم نے اپنے مہمانوں کے ساتھ کیسے پیش آنا ہے۔

☆صحافی خاتون ’مس ڈیبوراسیول‘ (Miss Debora Seoul) صاحبہ نے جلسہ کے حوالہ سے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: جلسہ کی ہر ایک تقریر میں امن کا پیغام تھا۔ امام جماعت احمدیہ نے اپنی پہلے دن کی تقریر میں فرمایا کہ ’کسی کو اپنا دشمن نہ سمجھو اور وہ جو آپ کو اپنا دشمن سمجھتے ہیں ان کے لئے دعا کرو‘ یہ میرے لئے ایک بہت بڑا سبق تھا۔

اس کے علاوہ عورتوں میں بین الاقوامی سطح پر sisterhood دیکھ کر مجھے بہت اچھا لگا۔ اسی طرح ایک دوسرے کو اچھے اخلاق اور محبت سے ملتے ہوئے دیکھ کر بہت خوشی ہوئی جس نے میرے اندر بھی دوسروں سے محبت سے پیش آنے کا جذبہ پیدا کیا۔ تین دن جلسہ کا تجربہ میرے لئے حیرت انگیز تھا جو مَیں آخر دم تک یاد رکھوں گی۔

بیلیز کے مبلغ لکھتے ہیں کہ: موصوفہ جب یہاں آئیں تو ان پر تنقید شروع ہوگئی کہ تم نے مسلمانوں کے جلسہ میں کیوں شمولیت اختیار کی ہے؟ اس پر موصوفہ صحافی خاتون نے جواباً اپنے فیس بک پر لکھا کہ ’میں نے جلسہ پر تین دن گزارے لیکن ایک دفعہ بھی مجھے اسلام میں داخل ہونے کے بارہ میں نہیں پوچھا گیا بلکہ مجھ سے یہ پوچھا گیا کہ میں آرام سے ہوں یا کیا مَیں یہاں پر خوش ہوں؟ اور کیا مجھے کسی اور چیز کی ضرورت ہے جس سے میں مزید آرام محسوس کر سکوں۔ اور میں جہاں بھی گئی مجھ سے کھانے پینے اور آرام کے بارے میں ہی پوچھا گیا۔ کسی ایک فرد نے مجھ سے یہ نہیں کہا کہ اب میں مسلمان ہو جاؤں۔

مجھے ماضی میں مختلف جلسوں اور کونشنز میں جانے کا موقع ملا ہے جس کا مقصد لوگوں کو اپنے مذہب میں شامل کرنا ہوتا ہے لیکن یہاں یہ بات بالکل نہیں تھی۔ میں ایسے لوگوں سے بھی ملی جو 30 سال سے اس کمیونٹی کے دوست ہیں لیکن ابھی جماعت میں شامل نہیں ہوئے۔ مسلمانوں کے اس گروہ کی عزّت اس لئے کی جاتی ہے کہ وہ انسانیت کی خدمت کرتے ہیں اور امن کا پیغام دنیا میں پھیلاتے ہیں۔

☆ بیلیز سے مس اولویا ڈاسن (Olivia Dason) جو کہ وہاں جماعت کی صدر لجنہ بھی ہیں وہ بھی وفد میں شامل تھیں۔ انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: مجھے یہاں بہت عمدہ طریقہ سے خوش آمدید کہا گیا۔ یہاں کا کھانا اُس کھانے سے مختلف تھا جو ہم کھاتے ہیں لیکن پھر بھی کھانا اچھا تھا۔ یہاں پر خدمت کرنے والے بہت اچھے اور تجربہ کار تھے۔ مجھے گھر جیسا ماحول ہی لگا۔ جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کا تجربہ بہت اعلیٰ تھا۔ اس تجربہ نے میری زندگی ہمیشہ کے لئے تبدیل کر دی ہے خاص طور پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جب بیعت لی اُس وقت میری آنکھیں تر ہو گئیں۔

موصوفہ نے کہا: جب ہمارے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات ہوئی تو مجھے کچھ کہنے کی جرأت تو نہیں ہوئی لیکن حضور سے ملاقات کرنا اپنی ذات میں میرے لئے بہت بڑے اعزاز کی بات تھی۔ اگر میں احمدی ہونے سے پہلے اس جلسہ میں شامل ہوتی تو جلسہ کی وجہ سے ہی احمدی ہو جاتی۔ جلسہ سالانہ کے یہ دن میں کبھی بھول نہیں پاؤں گی۔

بیلیز کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات 8 بجکر 55 منٹ تک جاری رہی۔ بعد ازاں وفد کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کا شرف پایا۔

آئس لینڈ کے وفد کی حضور انور سے ملاقات

بعد ازاں آئس لینڈ (Iceland) سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ آئس لینڈ سے آنے والا وفد چھ افراد پر مشتمل تھا جس میں دو نومبائعین کے علاوہ دیگر درج ذیل چار مہمان بھی شامل تھے۔

(1) Mrs Tamila Gamez Garcell جو کہ وہاں Reykjavik کی ملٹی کلچرل کونسل کی ممبر ہیں (2) Ms Eyrun Eyporsdotteir جو کہ چیف انسپکٹر ہیں (3) Mrs Rosamunda Jona Baldursdottir جو کہ Akureyri کی یونیورسٹی میں پولیس سائنس پراجیکٹ کی مینیجر ہیں (4) Ms Skulina Kristinsdottir صاحبہ جو کہ آئس لینڈ یونیورسٹی میں ماسٹرز کی طالبہ ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا یہاں آپ نے دیکھا ہوگا کہ ایک عارضی شہر بسایا ہوا ہے اور عارضی انتظامات ہیں۔ تمام کام والنٹیئرز کر رہے ہیں اور یہاں کے نظم وضبط اور سیکیورٹی کے لحاظ سے بھی آپ نے دیکھا ہوگا کہ کارکنان خود ہی یہ سارے فرائض ادا کر رہے ہیں اور اتنے بڑے مجمع میں بغیر کسی پولیس کے امن وسکون ہے اور پولیس کی ضرورت ہی محسوس نہیں ہوئی۔

اس پر مہمانوں نے عرض کیا کہ ہم بھی حیران ہیں کہ اتنی بڑی تعداد ہے اور بارش بھی ہوئی، موسم بھی خراب رہا لیکن اس کے باوجود کوئی بدمزگی، خرابی پیدا نہیں ہوئی۔ سارے کام آرگنائزڈ طریقے سے جاری ہیں۔ ہم نے ان تین دنوں میں کوئی لڑائی جھگڑا نہیں دیکھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دونوں نومبائعین سے جلسہ کے بارہ میں استفسار فرمایا جس پر دونوں نے بہت خوشی کا اظہار کیا اور کہا کہ ہم نے جلسہ سے بہت کچھ سیکھا ہے۔

☆مہمان خواتین نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: جلسہ کا یہ تجربہ نہایت حیرت انگیز تھا۔ ہم کوئی خاص توقعات کے ساتھ اس جلسہ میں شامل نہیں ہوئیں، لیکن جب ہم واپس گھر لوٹیں تو ہمیں محسوس ہوا کہ ہم ایک نئے انسان کی طرح لوٹی ہیں۔ نیا انسان اس لحاظ سے کہ ہمارے ذہن کھل گئے اور پہلے سے بڑھ کر انسانیت کی قدر کرنے لگیں۔ ہم ایسے لوگوں کی قدر کرتی ہیں جو اپنی زندگیاں دوسروں کی خوشحالی اور بہتری کے لئے قربان کرتے ہیں۔ نیز جلسہ سالانہ میں ہم نے انسانیت، انکسار اور لوگوں سے پیار کے علاوہ کچھ نہیں محسوس کیا۔ ہم کہہ سکتی ہیں کہ احمدیوں نے ہمیں اسلام کی حقیقت سے آگاہ کیا۔

ابتدا میں ہمیں یہ توقع تھی کہ لوگ ہمیں غیروں کی طرح دیکھیں گے، لیکن اس کے برعکس ہوا اور ایک لحظہ کیلئے بھی یہ محسوس نہیں ہوا کہ ہم یہاں welcome نہیں ہیں۔ ہر آن ہم سے یوں سلوک کیا گیا گویا کہ ہم حضور کے ذاتی مہمان ہیں۔ تمام انتظام حیرت انگیز تھا اور سب کچھ اپنی جگہ پہ تھا۔ ہمیں ہمیشہ اپنے سوالات کے جواب ملے باوجود اس کے کہ ہمیں علم تھا کہ بعض سوالات دوسروں کو uncomfortable کر سکتے ہیں۔ لیکن ہمارے میزبان کے جوابات منطق کے مطابق آسانی سے سمجھے جانے والے تھے۔ ہم نے خاص طور پر بازار جا کر مختلف کلچر کے لباس اور کھانے دیکھ کر اور چکھ کر لطف اٹھایا۔ لٹریچر بھی دلچسپ تھا۔ کئی بار ہمیں رُک کے سوچنا پڑا کہ اس قسم کا انتظام، جو کہ ہر سال بڑھ رہا ہے، کس طرح ممکن ہو سکتا ہے۔ یہ نہایت ہی حیران کُن ہے۔

ہمیں کچھ سیر کرنے کا موقع ملا جس کے دوران ہم نے جماعت کی مساجد اور دوسرے خوبصورت مقامات دیکھے۔ بہت سے لوگوں سے ملنے کا موقع ملا اور دلچسپ گفتگو کرنے کا موقع ملا جس کے ذریعہ دوسروں کی مثبت رائے کا بھی علم ہوا۔

اس جلسہ کا سب سے اہم پہلو اور ہمارے میزبان کی انتہائی خوشی کا موجب، جماعت احمدیہ عالمگیر کے امام کی موجودگی تھی۔ نیز اتوار کے روز امام جماعت احمدیہ سے ملاقات کا بھی شرف حاصل ہوا جسکے دوران وقت کی کمی کے باعث انہوں نے ہمارا مختصر تعارف پوچھا اور جلسہ کے متعلق ہمارے تأثرات بھی جاننا چاہے۔ نیز ملاقات کے آخر میں ہمارے delegation کی مجموعی تصویر لی گئی لیکن ہماری یعنی خواتین کی خواہش تھی کہ صرف خواتین کی ایک تصویر ہو اور امام جماعت احمدیہ نے اس درخواست کو قبول کیا۔ ہم سب کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہیں۔

آئس لینڈ کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات 9 بجکر 5 منٹ تک جاری رہی۔ بعد ازاں وفد کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

بیلجیم کے وفد کی حضور انور سے ملاقات

اسکے بعد بیلجیم سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کی سعادت پائی۔ بیلجیم کے وفد میں 21 نومبائعین شامل تھے جن میں سے دو کا تعلق مراکش سے، ایک کا نائیجر سے، ایک کا گھانا سے، 5 کا سینیگال سے، 7 کا گنی کناکری اور 5 کا تعلق ٹوگو سے تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے باری باری وفد کے تمام ممبران سے ان کا تعارف حاصل کیا۔ وفد کے چار ممبران نے بتایا کہ انہوں نے آج ہی بیعت کی سعادت حاصل کی ہے۔

☆ایک نومبائعہ مسز ’سیلا کا تیاتو‘ صاحبہ اپنے چار بچوں کے ہمراہ جلسہ میں شامل ہوئی تھیں۔ انہوں نے بیان کیا: مَیں نے ان تین دنوں میں اسلام کے متعلق جو سیکھا وہ اُس سے کہیں بڑھ کر ہے جو میں نے اپنی ساری زندگی میں سیکھا تھا۔ حضور انور نے لجنہ سے جو تربیت اولاد کے موضوع پر خطاب فرمایا مجھ پر اس کا بہت اثر ہوا۔ گو کہ خراب موسم کی وجہ سے بہت سی مشکلات پیش آئیں، لیکن اس کے باوجود ایسے محسوس ہو رہا تھا جیسے میں حج کرنے کے لئے آئی ہوں۔ جس طرح حج کا اجر بہت زیادہ ہے اور حج بھی بہت سی مشکلات کے بعد کرنا پڑتا ہے۔ اسی طرح ان تین دنوں میں موسم کی وجہ سے بعض مشکلات پیش آئی ہیں

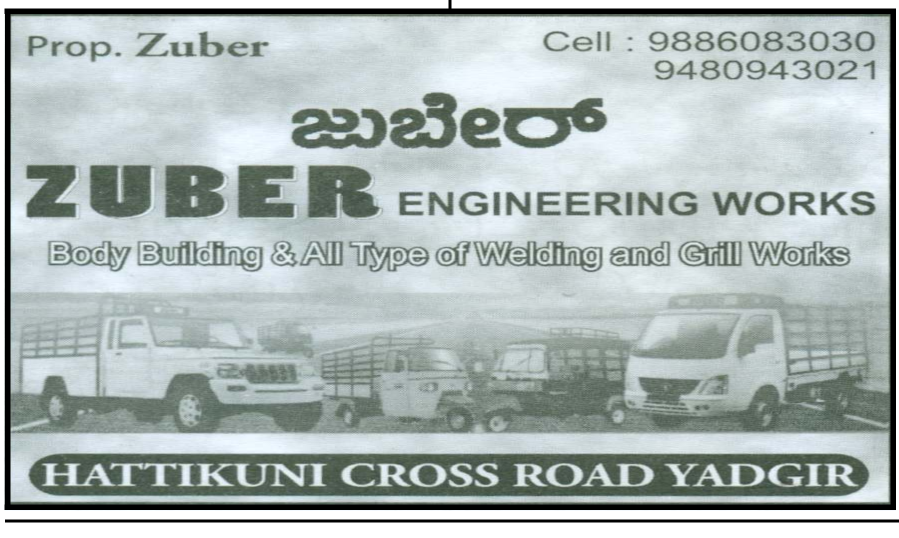

اور مَیں جانتی ہوں کہ ان تین دنوں کا اجر بہت زیادہ ہے۔اسی لئے مجھے محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے میں حج کے لئے آئی ہوں۔

☆بیلجیم سے ایک نومبایعہ فاطمۃ الیوسف صاحبہ بھی اپنے بچوں کے ہمراہ جلسہ میں شامل ہوئیں۔ انہیں بیعت کرنے کی بھی سعادت حاصل ہوئی۔انہوں نے بتایا: جلسہ کے دنوں میں خاص طور پر یہ محسوس ہو رہا تھا کہ ہماری روحانیت میں ترقی ہو رہی ہے۔حضور انور ایدہ اللہ کے خطابات سُن کر بہت کچھ سیکھنے کو ملا۔ میں انشاءاللہ جلسہ سے واپس جا کر باقاعدہ جماعتی پروگرامز میں شامل ہوا کروں گی۔ یہاں افرادِ جماعت کو رضا کارانہ طور پر بے لوث خدمت کرتے دیکھ کر میرا دل کرتا ہے کہ مَیں بھی واپس جا کر اسی طرح جماعت کی خدمت کروں اور جماعت کے لئے مفید وجود بن سکوں۔

☆وفد میں شامل ایک خاتون ماتی نگوم صاحبہ کہتی ہیں کہ مَیں جلسہ میں بے شک پہلے بھی شرکت کر چکی ہوں لیکن اس کے باوجود مجھے اس مرتبہ بھی جلسہ سالانہ سے بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملا ہے۔ امسال دوسری مرتبہ مجھے خلیفۃ المسیح سے ملنے کا بھی موقع ملا۔ حضور انور نے ہمیں جو بھی نصائح فرمائی ہیں مجھے ان میں سچائی اور حقیقت نظر آئی ہے جس سے ہم نے بہت کچھ سیکھا ہے۔اور جو عزت اور اخلاق کے اعلیٰ معیار ہمیں یہاں دیکھنے کو ملے ہیں ان سب کو دیکھ کر ہمیں بہت خوشی ہوئی ہے۔

☆ مسز بیلو صاحبہ بھی چار بچوں کے ہمراہ جلسہ میں شامل ہوئیں۔ انہیں بیعت کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔لیکن ان کے خاوند بیلجیم میں بیمار ہیں اور ابھی تک انہوں نے بیعت نہیں کی۔مسز بیلو نے امسال جلسہ سالانہ میں دوبارہ شامل ہونے کی خواہش ظاہر کی تھی لیکن بعد میں خاوند کی بیماری کے سبب جلسہ میں شرکت نہ کرنے کا ارادہ کیا۔ جب ان کے خاوند کو اس بات کا علم ہوا تو ان کے خاوند نے ان کو جلسہ میں شرکت کرنے کی تاکید کی اور کہا کہ تم بچوں کو لے کر ضرور جلسہ میں شامل ہو۔ جلسہ میں شامل ہو کر ہمارے ایمان کو مزید تقویت حاصل ہوئی ہے جس کو میں الفاظ میں بیان نہیں کرسکتی۔ میں خاوند کے لئے دعا کی درخواست کرنا چاہتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو بھی احمدیت کی آغوش میں آنے کی توفیق دے۔

☆متی کسمان صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ خدا تعالیٰ نے اس جلسہ میں شامل ہونے والوں کیلئے جو برکات رکھی ہیں میں نے ان سے بھرپور مستفیض ہونے کی کوشش کی ہے جس کا احساس مجھے ابھی سے ہو رہا ہے کہ میں ان برکات کو اپنے اندر محسوس کر رہی ہوں۔ مجھے اس جلسہ میں شامل ہو کر لوگوں کے ساتھ صبر کے ساتھ پیش آنے اور ان کے ساتھ اچھے اخلاق کا مظاہرہ کرنے کا سبق ملا ہے۔کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جو برکات اس جلسہ کو عطا کی ہیں وہ اَن گنت ہیں اور یہ سب جلسہ سالانہ ہی کی برکات ہیں۔

بیلجیم کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات 9 بجکر 15 منٹ تک جاری رہی۔ ملاقات کے آخر پر وفد کے تمام ممبران نے باری باری اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وفد میں شامل بچوں کو ازراہِ شفقت چاکلیٹ اور قلم عطا فرمائے۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ گاہ میں تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے مکرم عطاء المجیب راشد صاحب مبلغ انچارج یوکے نے بعض نکاحوں کا اعلان کیا۔ آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ تشریف لے آئے۔ آج پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی حدیقۃ المہدی (جلسہ گاہ) سے مسجد فضل (لندن) کے لئے روانگی تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز رات سوا دس بجے حدیقۃ المہدی سے روانہ ہوئے اور قریباً ایک گھنٹہ کے سفر کے بعد رات سوا گیارہ بجے مسجد فضل لندن تشریف آوری ہوئی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ)

......☆......☆......☆......

بقیہ مصالح العرب از صفحہ 7

رؤیا میں دیکھا تھا اور مجھے تفہیم ہوئی تھی کہ یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔اس واضح نشان کے بعد میں نے فوراً بیعت کرلی۔ یہ 2009ء کی بات ہے۔

بیعت کے بعد میں نے ناچ گانے سے توبہ کرلی اور نماز اور دعا کی طرف زیادہ توجہ دینی شروع کردی۔ لوگ میرے بارہ میں کہتے تھے کہ یہ شخص سب کچھ چھوڑ سکتا ہے مگر گانا بجانا نہیں چھوڑ سکتا۔لیکن امام الزمان کی بیعت میں آنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے جب اس کام سے بآسانی علیحدہ ہونے کی توفیق عطا فرمائی تو لوگ مجھ سے اس کا سبب پوچھنے لگے۔ چنانچہ جب بھی کوئی مجھ سے اس کا سبب پوچھتا تو میں اسے بتاتا کہ میں احمدی ہوگیا ہوں اور یوں تبلیغ کا دروازہ کھل جاتا۔

مجھے صحیح طور پر قرآن پڑھنا بھی نہیں آتا تھا۔ قبول احمدیت کے بعد میں نے قرآن کریم کو پڑھنا سیکھا۔ اب گانے بجانے کی بجائے قرآن کریم کی تلاوت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قصائد پڑھنے لگا۔جب میری بیوی نے دیکھا کہ یہ گانے بجانے کی بجائے قرآن پڑھنے اور سننے لگا ہے تو وہ بھی متأثر ہوئی اور بالآخر اس نے بھی بیعت کرلی۔

جلسہ سالانہ ترکی کے موقع پر ایک قصیدہ خود انہوں نے پڑھا اور ایک قصیدے کی بچوں کو پریکٹس کرواکے کورس کی شکل میں پیش کیا جسے احباب نے اتنا پسند کیا کہ محترم صدر صاحب جماعت احمدیہ ترکی نے ان تمام بچوں کو انعام سے نوازا۔

(اس جلسہ کے حوالے سے بعض اور واقعات اگلی قسط میں بیان کئے جائیں گے)(باقی آئندہ)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 13 راکتوبر 2017)

......☆......☆......☆......

کلامُ الامام

”قرآن شریف کے سمجھنے اور اس کے
موافق ہدایت پانے کیلئے تقویٰ ضروری اصل ہے۔“

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 121)

طالبِ دُعا: الٰہ دین فیملیز، انکے بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

کلامُ الامام

”اسلام حقیقی معرفت عطا کرتا ہے
جس سے انسان کی گناہ آلود زندگی پر موت آجاتی ہے۔“

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 344)

طالبِ دُعا: مقصود احمد ڈار ولد مکرم محمد شہبان ڈار، ساکن شورت، تحصیل وضلع کولگام (جموں اینڈ کشمیر)

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL

a desired destination
for royal weddings & celebrations.
2-14-122/2-B, Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
’الیس اللہ بکافٍ عبدہ‘ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

بقیہ خطاب حضور انور از صفحہ نمبر 2

اس کے خاوند کی مرضی اس کے کام کرنے میں شامل ہے تو عورت کی کمائی پر مرد کا کوئی حق نہیں ہے۔ مرد نے بہرحال اپنے گھر کا خرچ چلانا ہے اور وہ اس کا ذمہ دار ہے۔ عورت کی ضروریات پوری کرنے کا بھی ذمہ دار ہے اور بچوں کی ضروریات پوری کرنے کا بھی ذمہ دار ہے، چاہے عورت کام کر رہی ہو یا نہ کر رہی ہو۔ مرد عورت کو یہ نہیں کہہ سکتا کہ کیونکہ تم بھی کام کر رہی ہو اور کمائی کر رہی ہو اس لئے گھر کا آدھا خرچ تم بھی پورا کرو۔ عورت اگر اپنی مرضی سے گھر پر خرچ کرتی ہے تو یہ اس کا مَردوں پر احسان ہے ورنہ وہ کسی طرح بھی پابند نہیں ہے کہ گھر کا خرچ چلائے، گھر کے اخراجات پورے کرے۔ بیوی بچوں کے کپڑے، کھانے پینے، رہائش اور دوسری ضروریات مہیا کرنا مرد یا خاوند کا کام ہے۔ ہاں اسلام عورت کو یہ کہتا ہے کہ جب مرد کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے بیوی بچوں کی تمام ضروریات کا خیال رکھے تو پھر عورت کو اپنی پہلی ترجیح گھر کی دیکھ بھال اور بچوں کی تربیت کی طرف رکھنی چاہئے۔ جب کوئی شخص مرد ہو یا عورت کوئی پیشہ وارانہ تعلیم حاصل کرتا ہے جیسے ڈاکٹر ہے، انجنیئر ہے، ٹیچر ہے وغیرہ وغیرہ تو ان کی خواہش بھی ہوتی ہے اور دلچسپی بھی کہ وہ اس پیشے میں کام بھی کریں تا کہ اس میں تجربہ حاصل ہو، اپنی مہارت کو مزید نکھارنے کا موقع ملے۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ تعلیم حاصل کرنے کے بعد عورت کی خواہش اپنے پیشے میں مہارت حاصل کرنے اور دکھانے کی نہیں ہوتی اور مرد کی ہوتی ہے۔ لیکن اس خواہش کے باوجود مَیں بہت سی احمدی عورتوں کو جانتا ہوں جو ڈاکٹر ہیں اور اپنی فیلڈ میں انہوں نے سپیشلائز بھی کیا ہوا ہے لیکن شادی ہونے کے بعد اپنے کام اس لئے چھوڑ دیئے کہ انہوں نے بچوں کی دیکھ بھال اور تربیت کی اس پیشہ وارانہ دلچسپی سے زیادہ اہمیت سمجھی۔ اور جب بچے بڑے ہو گئے تو پھر انہوں نے دوبارہ اپنی فیلڈ میں کام کرنا شروع کر دیا۔ اور ایسی ماؤں کے بچے دینی لحاظ سے اور دنیاوی لحاظ سے بھی عموماً بہترین بچے ہوتے ہیں اور دوسرے نفسیاتی مسائل سے بھی آزاد رہتے ہیں۔ پس یہ مائیں ہیں جنہوں نے اس اسلامی حکم کو سمجھا کہ تمہارا اصل کام اپنی اور قوم کی نئی نسل کی بہترین تربیت کر کے انہیں قوم کے لئے بہترین سرمایہ بنانا ہے۔ انہیں معاشرے کا بہترین حصہ بنانا ہے۔

عورت کی فطرت میں اللہ تعالیٰ نے یہ خاصیت رکھی ہے کہ وہ صبر اور برداشت سے بچے کی پرورش کر سکتی ہے۔ اس کی تفصیل مَیں گزشتہ سال کے جلسہ میں بیان کر چکا ہوں اور یہ بھی اللہ تعالیٰ نے انسانی فطرت میں رکھا ہے کہ بچے باپوں کی نسبت عموماً ماؤں سے زیادہ attach ہوتے ہیں۔ چنانچہ چند سال پہلے ایک ریسرچ ہوئی کہ تیرہ چودہ سال تک کی عمر کے بچے ماؤں سے باپوں کی نسبت زیادہ متأثر ہوتے ہیں۔ ماؤں کی باتوں کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں، زیادہ صحیح سمجھتے ہیں۔ باپوں کو اس کے مقابلہ میں کم اہمیت دیتے ہیں۔ بعد میں خاص طور پہ لڑکے جب جوان ہونے شروع ہوتے ہیں تو باپوں کی طرف بھی رجحان بڑھتا ہے اس لئے کہ باہر جانا اور دوسرے کھیل کود کے کام میں بھی لڑکوں کا رجحان زیادہ ہوتا ہے۔ اسی طرح بعض باپ، جب آپس میں ناچاقیاں ہوتی ہیں تو اپنی بیوی کی ضد میں آ کر بچوں کی غلط خواہشات پوری کرنے لگ جاتے ہیں اور یہ بات اس وقت ہوتی ہے جیسا کہ مَیں نے کہا جب خاوند بیوی میں اختلافات شروع ہو جاتے ہیں۔ باپوں کو یہ پتا ہی نہیں لگ رہا ہوتا کہ اس طرح کے غلط لاڈ پیار سے وہ اپنی ہی نسل برباد کر رہے ہیں۔ یہ تو میرا بھی تجربہ ہے اور بہت سے معاملات میرے سامنے بھی آئے۔ جب گھروں میں میاں بیوی میں اختلافات شروع ہو جاتے ہیں، یا جب میاں بیوی میں علیحدگیاں ہوتی ہیں تو صرف بچوں کو اپنی طرف کھینچنے کے لئے باپ وقت ضائع کرنی والی گیمز بچوں کو خرید کر دے دیتے ہیں اور جب مائیں بچوں کو سمجھائیں تو پھر بچے باپوں کو بتاتے ہیں اور یوں اگر وہ رشتہ ابھی قائم ہے اور صرف اختلافات ہی ہیں تو گھروں میں لڑائیاں اور فساد بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ اور اگر رشتے قائم نہیں اور علیحدگیاں ہو چکی ہیں تو پھر بچے دوہری زندگی گزار رہے ہوتے ہیں۔ ان کو سمجھ نہیں آتی کہ کیا صحیح ہے اور کیا غلط ہے۔ بہرحال یہ بھی میرا تجربہ ہے کہ ایک عمر کو پہنچ کر جب بچوں میں چاہے وہ لڑکے ہیں یا لڑکیاں کچھ عقل آتی ہے تو پھر بچے ماں کی حمایت کرتے ہیں اور باپوں کی زیادتیوں کی شکایت بھی کرتے ہیں۔

پس اسلام نے انسانی فطرت کے اس پہلو کو سامنے رکھتے ہوئے عورت اور مرد کو کہہ دیا کہ اگر اپنی نسلوں کی صحیح تربیت کرنا چاہتے ہو اور انہیں معاشرے کا بہترین حصہ بنانا چاہتے ہو تو مرد اپنی ذمہ داریاں سنبھالے اور عورت اپنی ذمہ داریاں سنبھالے۔ دونوں ایک دوسرے کے حقوق بھی ادا کرنے کی کوشش کریں اور بچوں کے حقوق بھی ادا کرنے کی کوشش کریں تو اس سے تم قوم کا ایک بہترین سرمایہ بنا رہے ہو گے۔ اگر عورتیں گھروں میں اپنے فرائض ادا کرنے کی بجائے پیسہ کمانے کے شوق میں نوکریاں کرتی رہیں گی اور بچے جب سکول سے گھر آئیں گے تو نظر انداز ہو رہے ہوں گے۔ انہیں پتا نہیں ہو گا کہ کہاں وہ اپنے سکون کی تلاش کریں۔ مائیں جب تک تھکی ہوئی گھر آئیں گی تو ظاہر ہے کہ جلدی جلدی کھانا تیار کرنے کی فکر میں ہوں گی یا اور دوسرے کام کرنے کی فکر میں ہوں گی بچوں کو صحیح طرح وقت نہیں دے سکیں گی اور یہی چیز بہت سے بچوں میں بے چینی کا باعث بن رہی ہوتی ہے۔ جوں جوں تعلیم عام ہو رہی ہے اسی طرح اس طرف رجحان بڑھ رہا ہے۔ تعلیم یافتہ لڑکیاں سمجھتی ہیں کہ شادی کے بعد ہمارا فرض ہے کہ ہم ضرور کام کریں۔ بیشک کام کریں لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا بچوں کی تربیت پہلا فرض ہے۔ بہرحال بچوں میں یہ باتیں بے چینی کا باعث بن رہی ہوتی ہیں چاہے وہ اس کا اظہار کریں یا نہ کریں لیکن عمر کے ساتھ ساتھ اس بے چینی کے پھر نفسیاتی اثرات بھی ظاہر ہوتے ہیں۔

پس اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں عورتوں کو یہ کہہ کر اس طرف توجہ دلائی ہے کہ تم میں سے بہترین عورتیں وہ ہیں جو صالحات ہیں اور قانتات ہیں اور حافظات لِلْغَیب ہیں۔ نیکیوں میں بڑھنے والی ہیں۔ دنیاوی خواہشات ان کا مطمح نظر نہیں ہے بلکہ ان کا مقصد یہ ہے کہ خود بھی اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلتے ہوئے نیکیاں بجا لانے والی ہوں اور بچوں کی بھی صحیح تربیت کر کے انہیں صالح بنانے والی ہوں۔ پھر غیب میں بھی ان چیزوں کی حفاظت کرنے والی ہوں جن کی حفاظت کی اللہ تعالیٰ نے تاکید فرمائی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے عورت کو جن باتوں کے کرنے کی تاکید فرمائی ہے ان میں سے ایک بچوں کی تربیت ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت اپنے خاوند کے گھر کی نگران بنائی گئی ہے۔ وہ اس کی غیر حاضری میں اس کے گھر اور اولاد کی حفاظت کی ذمہ دار ہے۔ (صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب المرأۃ راعیۃ فی بیت زوجھا حدیث 5200)

اور اولاد کی حفاظت کس طرح ہو سکتی ہے۔ یہ سوال ہے؟ یہ بچوں کی بہترین تربیت کر کے ہی ہو سکتی ہے۔ اگلی نسل کی بہترین تربیت کر کے ہی ہو سکتی ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا تھا کہ اسلام اگر مرد کو تمام ضروریات کے پورا کرنے کا ذمہ دار ٹھہراتا ہے تو پھر عورت کو بھی کہتا ہے کہ تم بھی اپنی ذمہ داری ادا کرو۔ اگر بچوں کی تربیت کی ذمہ داری عورت ادا کرتی ہے تو کہاں سے یہ نتیجہ نکلا اور کس طرح یہ نتیجہ نکلا کہ اس کو گھر میں رکھ کر اسکے حقوق غصب کئے گئے ہیں یا کئے جا رہے ہیں۔

جب مرد کو عورت کے حق ادا کرنے کا ذمہ دار بنایا گیا ہے اور یہ کہا گیا ہے کہ وہ باہر کے کاموں کی وجہ سے بچوں کا صحیح حق ادا نہیں کر سکتا تو پھر عورت بچوں کا حق ادا کرے۔ اور اللہ تعالیٰ نے عورت کی فطرت میں یہ رکھا ہے کہ وہ بچوں کی نگہداشت بہترین رنگ میں کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ اگر عورت بھی کہے کہ میں نے اپنا حق استعمال کرنا ہے اور سارا دن گھر سے باہر رہنا ہے تو بچوں کا حق کون ادا کرے گا۔ پس اسلام کہتا ہے کہ تم آپس میں باہمی رضامندی سے تقسیم کار کرو۔ ہر ایک اپنے اپنے کام کو تقسیم کرے اور ضد میں آ کر بچوں کو ان کے حق سے محروم نہ کرو۔ اپنے حق لینے کے لئے بچوں کو ان کے حق سے محروم نہ کر دو۔ پس یہ قابل اعتراض نہیں بلکہ خوبصورت تعلیم ہے۔

پس احمدی ماؤں کو کسی قسم کے شکوہ کی ضرورت نہیں بلکہ انہیں خوش ہونا چاہئے کہ احمدی ماؤں کی پاک گودیں پاک خزانے رکھنے کی جگہ ہیں اور ان میں پلنے والے بچے پاک مال ہیں اور نیک تربیت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ مال ہیں۔ پس کون ہے جو یہ پاک مال بنانا اور لینا پسند نہیں کرے گا۔ پس اٹھیں اور پاک مال سے اپنے پاک خزانے بھرتی چلی جائیں۔ بجائے اس کے کہ ضدوں میں آ کر، مقابلوں میں آ کر، بچوں کے حق ادا کرنے چھوڑ دیں اور ان کو انکے حق سے محروم کر دیں۔ دنیا کو نہ دیکھیں کہ یہ چند روزہ دنیا ہے۔ دنیا کی چند روزہ زندگی کے پیچھے دوڑنے کی بجائے آخرت کی اس زندگی کے حصول کی کوشش کریں جس سے اس دنیا کی زندگی بھی جنت بنتی ہے اور آخرت کی زندگی بھی دائمی جنت بناتی ہے۔

دیکھیں آنحضرت ﷺ نے نیک بیویوں اور نیک ماؤں کو کیا مقام دیا ہے۔ آپ نے فرمایا جمع کرنے والا مال سونا چاندی نہیں ہے۔ یہ نہ سمجھو کہ تم نے سونا چاندی جمع کر لیا تو بڑا مال کما لیا۔ فرمایا بلکہ سب سے افضل مال ذکر الٰہی کرنے والی زبان ہے اور شکر کرنے والا دل ہے اور مومنہ بیوی ہے جو اس کے دین پر اس کی مددگار رہتی ہے۔ (سنن الترمذی، ابواب تفسیر القرآن، باب ومن سورۃ التوبۃ حدیث 3094)

گویا خاوند کو دین پر چلانے کیلئے بھی مومنہ بیوی ہی کام آتی ہے اور جو دین کی خدمت کرنے والے ہیں ان کی مددگار بھی مومنہ بیوی ہی ہوتی ہے۔ پس جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا مردوں اور عورتوں دونوں کو اس بات کی طرف توجہ دلاتا ہے کہ اگر وہ خزانے جمع کرنے ہیں جو اس دنیا میں بھی کام آئیں اور اگلے جہان میں بھی کام آئیں تو اپنی زبانوں کو ذکر الٰہی سے تر رکھو۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر اپنے دل میں شکر گزاری کے جذبات پیدا کرو۔ اس بات پر ہر وقت کڑھتے نہ رہو کہ فلاں کے پاس مال زیادہ ہے، اس کے پاس پیسہ زیادہ ہے اور ہمارے پاس کم ہے۔ فلاں کا گھر بڑا ہے اور ہمارا چھوٹا ہے۔ فلاں کے پاس فلاں قسم کی اور نئے ماڈل کی کار ہے ہمارے پاس نہیں ہے اور عورتیں یہ نہ دیکھیں کہ فلاں کے پاس سونے کا اتنا زیور ہے اور ہمارے پاس نہیں ہے۔ ہمارے خاوند ہمیں بنا کے نہیں دیتے۔ اگر خاوندوں کو گنجائش ہے تو ضرور بیویوں کی خواہش پوری کر دینی چاہئے لیکن اگر قرضے لے کر اور قرضوں میں ڈوب کر خواہش پوری کرنی ہے تو یہ دیندار عورت کی نشانی نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ کا رسول فرماتا ہے کہ اگر تم نیک اور دیندار ہو تو تمہاری قدر سونے چاندی سے زیادہ ہے۔ تمہاری گود میں پلنے والے بچے وہ انمول خزانہ ہیں جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے، جماعت کا بہترین سرمایہ اور ملک و قوم کا بہترین اثاثہ ہیں۔ وہ ملک و قوم کی ترقی میں صفِ اوّل میں شمار ہونے والے ہیں۔ یہ ارشاد مردوں کے لئے بھی بڑی اہمیت رکھتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک دوسرے ارشاد کی اہمیت کو مزید کھول کر واضح کرتا ہے کہ جب تم شادیاں کرنے لگو تو خاندان یا مال یا خوبصورتی کے بجائے سب سے پہلی ترجیح دین کو دو اور دیندار عورت کی تلاش کرو (صحیح البخاری کتاب النکاح باب الاکفاء فی الدین حدیث 5090) تا کہ تمہیں ایسا خزانہ اور مال اور حسن مل جائے جو نہ صرف عارضی حسن ہو بلکہ اِس دنیا کو بھی خوبصورت بنا دے اور اگلے جہان کو بھی خوبصورت بنا دے اور تمہاری نسلوں کے حسن کو بھی قائم کر دے۔

پس اگر مرد بھی اپنی اصلاح کریں اور اپنے رشتوں کے معیاروں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق دیکھنے لگ جائیں تو عورتوں میں بھی دنیا کی دوڑ میں آگے بڑھنے کی بجائے دین کی دوڑ میں آگے بڑھنے کی کوشش شروع ہو جائے۔ مَردوں میں خود غرضیاں کم ہوں اور اس سے عورتوں کے حقوق کی ادائیگی کی طرف زیادہ توجہ پیدا ہو جائے۔

آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد کس خوبصورتی سے مردوں کو عورت کا حق ادا کرنے کی طرف بھی توجہ دلاتا ہے۔ آپ علیہ السلام نے ایک موقع پر فرمایا کہ مومنوں میں سے ایمان کے لحاظ سے کامل ترین مومن

وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہیں۔ اور تم میں سے خُلق کے لحاظ سے بہترین وہ ہے جو اپنی عورتوں سے بہترین اور مثالی سلوک کرتا ہے۔ (سنن الترمذی، ابواب الرضاع، باب ماجاء فی حق المرأۃ علی زوجھا حدیث 1162)

پس آپ ﷺ نے عورتوں سے بہترین سلوک کو دین اور ایمان کا حصہ بنا دیا۔ پس ایسی خوبصورت تعلیم کے بعد اگر کسی عورت کو یہ خیال آتا ہے کہ ہمیں حقوق نہیں ملتے اور دنیا داروں کے قوانین میں عورتوں کے لئے زیادہ حقوق رکھے گئے ہیں تو اس سے بڑی جہالت اور کوئی نہیں ہوسکتی۔ ہر احمدی چاہے وہ مرد ہے یا عورت یہ عہد کرتا ہے کہ مَیں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا اور رکھوں گی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے ہیں کہ اگر دین کو مقدم رکھنا ہے تو اس کی شرط یہ ہے کہ تم اپنے اخلاق کو بہترین بناؤ کہ اس سے ایمان میں ترقی ہوتی ہے اور اخلاق میں ترقی کا تبھی پتا چلے گا جب تمہارا اپنی بیویوں سے اور عورتوں سے حسن سلوک ثابت ہوگا۔ پس اس ارشاد کے بعد اگر کوئی اپنی بیوی سے زیادتی کرتا ہے اور اس سے اخلاق سے پیش نہیں آتا تو اسے اپنے ایمان کی فکر کرنی چاہئے۔

جو مرد ذرا ذرا سی بات پر عورتوں سے زیادتی کرتے ہیں انہیں نصیحت کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورتوں کی بھلائی اور خیر خواہی کا خیال رکھنا چاہئے کیونکہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر تم پسلی کی ہڈی کو سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو اسے توڑ دو گے۔ لیکن اگر اس کی بناوٹ سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرو گے تو اس سے فائدہ اٹھاؤ گے۔ (صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب الوصاۃ بالنساء حدیث 5186)

کیسی خوبصورت مثال آپ نے دی۔ انسانی جسم کے دو اہم حصے پھیپھڑے اور دل پسلی کے پنجرے کے اندر ہوتے ہیں اور ڈاکٹروں کے لحاظ سے یہ جسم کا بڑا اہم حصہ ہے اور دل اور پھیپھڑوں کو بہت سے نقصانات سے محفوظ رکھتا ہے۔ پس عورت کا مقام ایسا ہے کہ معاشرتی زندگی کا سانس اس سے چل رہا ہے اور پاک دلوں کی دھڑکنیں اسکی حفاظت میں ہیں۔

پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ مومن کو اپنی مومنہ بیوی سے نفرت اور بغض نہیں رکھنا چاہئے۔ اگر اس کی ایک بات اسے ناپسند ہے تو دوسری بات پسندیدہ ہوسکتی ہے۔ پس اچھی باتوں پر نظر رکھو۔ (صحیح مسلم، کتاب الرضاع، باب الوصیۃ بالنساء حدیث 1469) آپ نے فرمایا عورتوں کی خامیاں تلاش کرنے کی بجائے ان کی اچھی باتوں پر نظر رکھو تبھی تم حقیقی مومن ہو۔

پس جو مرد ذرا ذرا سی بات پر عورتوں پر ناراض ہوتے ہیں ان کی سوچوں کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد اصلاح کرتا ہے۔ اگر وہ اصلاح نہیں کرتے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی نفی کر رہے ہیں۔ اگر ان میں ایمان ہے تو پھر ان کو بہرحال بات ماننی پڑے گی۔

پھر شادی کے حق کی بات ہوتی ہے تو بعض ماں باپ خود اسلامی تعلیم پر عمل نہ کر کے غیر مسلموں کو اعتراض کا موقع دیتے ہیں۔ جبکہ آنحضرت ﷺ نے رشتہ کرنے میں بھی لڑکی کا حق قائم فرمایا۔ چنانچہ روایت میں آتا ہے کہ ایک کنواری لڑکی آنحضرت ﷺ کے پاس آئی اور بیان کیا کہ اس کے والد نے اسکی شادی کی ہے اور یہ شادی اسے ناپسند ہے چنانچہ آنحضرت ﷺ نے اسے حق دیا کہ چاہے تو وہ اس نکاح کو قائم رکھے چاہے تو اسے رد کردے اور توڑ دے۔ (سنن ابی داؤد کتاب النکاح باب فی البکر یزوجھا ابوھا ولا یستامرھا حدیث 2096)

اسی طرح ایک روایت میں آتا ہے کہ ایک عورت کا خاوند فوت ہوگیا۔ اس کا اس خاوند سے ایک بچہ بھی تھا۔ اس کے فوت شدہ خاوند کے بھائی نے عورت کے والد سے اس کا رشتہ مانگا۔ وہ لڑکی، وہ عورت جس کا ایک بچہ بھی اس کے بھائی سے تھا وہ رضا مند تھی۔ اس نے اپنی رضامندی کا اظہار کیا کہ مَیں اپنے دیور سے یہ رشتہ کرنا چاہتی ہوں۔ لیکن لڑکی کے باپ نے اس کا رشتہ اس کی رضامندی کے بغیر کسی اور جگہ کردیا۔ اس پر وہ لڑکی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور شکایت کی۔ آنحضرت ﷺ نے اس لڑکی کے والد کو بلا کر پوچھا تو اس کے باپ نے کہا کہ جہاں یہ لڑکی رضا مند ہے یعنی جس جگہ رشتہ کرنا چاہتی ہے اسکے بجائے جہاں میں نے رشتہ کیا ہے وہ بہتر ہے۔ حضور ﷺ نے باپ کے کئے ہوئے رشتہ کو توڑ کر عورت کے دیور کے ساتھ اسکا رشتہ کردیا اور لڑکی کی پسند کو مدّنظر رکھا۔ (مسند الامام الاعظم کتاب النکاح صفحہ 133 مطبوعہ المصباح اردو بازار لاہور)

پس اسلام رشتوں میں ولایت کا حق بیشک باپ کو دیتا ہے اور نکاح کے وقت باپ ہی ایجاب و قبول کرتا ہے لیکن رشتہ میں لڑکی کی مرضی بہرحال شامل ہونی چاہئے۔ سوائے اس کے کہ کوئی دینی وجہ ہو۔ اگر لڑکی کا دین سے تعلق ہے، اگر وہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والی ہے تو وہ دینی وجہ سے خود ہی رشتہ نہیں کرے گی۔ پس اسلام پر یہ الزام کہ وہ لڑکیوں کو اپنی مرضی سے رشتہ کرنے کا حق نہیں دیتا بالکل غلط ہے۔ یہ بالکل غلط اعتراض ہے۔ ہاں اگر کوئی باپ اپنی لڑکی سے پوچھے بغیر اور اس کی مرضی کے بغیر رشتہ کرتا ہے تو وہ غلط کام کرتا ہے نہ کہ اسلام کی تعلیم۔ میرے پاس جب ایسے معاملات آتے ہیں تو مَیں نے تو کئی دفعہ بعض والدین کو سمجھایا کہ ضد نہ کریں اور رشتہ کردیں۔ بعض مان بھی جاتے ہیں۔ لیکن بعض باپ انتہائی ضدی ہوتے ہیں اور وہ بات نہیں مانتے۔ لیکن اسلام کی تعلیم پر یہ اعتراض بہرحال نہیں پڑتا کہ اسلام لڑکیوں کو ان کی مرضی کے رشتوں کی اجازت نہیں دیتا۔

ویسے میں ضمناً یہ بھی بتا دوں کہ برطانیہ میں گزشتہ دنوں ایک ریسرچ ہوئی اور بڑی وسیع پیمانے پر ہوئی اور اسکے نتائج ریسرچ کرنے والوں کی حیرانگی کا موجب بھی بنے۔ ان کو یہ امید نہیں تھی کہ ایسے نتائج نکلیں گے۔ وہ نتائج کیا نکلے؟ اسکے مطابق جو arrange شادیاں تھیں جن میں بڑوں کے مشورے بھی شامل تھے زیادہ کامیاب ہوئیں۔ یا لوگوں نے، رشتہ والوں نے، لڑکے لڑکی نے یہی کہا کہ زیادہ کامیاب ہیں اور یہ جوڑے زیادہ خوش ہیں بہ نسبت ان شادیوں کے جو شادیاں دوستیوں کی وجہ سے اور آپس کے نام نہاد پیار کی وجہ سے ہوئیں۔

بہرحال اسلام لڑکی کی مرضی کو شامل کرتا ہے۔ لیکن ساتھ ہی یہ خوبصورت تعلیم بھی ہے کہ تمہیں پتا نہیں کہ کون سا رشتہ کامیاب ہوگا اس لئے رشتہ جوڑتے وقت صرف ظاہر نہ دیکھو بلکہ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرو کہ اگر یہ رشتہ میرے لئے اور آئندہ نسلوں کیلئے بہتر ہے تو اللہ تعالیٰ اس میں آسانیاں پیدا کردے۔ اس میں برکت ڈال دے ورنہ روک ڈال دے۔

یہاں مغربی معاشرے میں تو عورت مرد اپنی مرضی کی شادیاں کرتے ہیں۔ یہاں تو کوئی arrange marriage عموماً نہیں ہوتا پھر کیوں یہاں پینسٹھ ستر فیصد رشتے ایک وقت میں جا کر ختم ہوجاتے ہیں۔ شادیاں ٹوٹ جاتی ہیں۔ طلاقیں ہوتی ہیں۔ مقدمے چل رہے ہوتے ہیں۔ اس لئے کہ ان میں بھی ایک وقت میں جا کر بے اعتمادی پیدا ہوجاتی ہے۔ یہ بے اعتمادی اس لئے پیدا ہوتی ہے کہ یہاں آزادی کے نام پر ایک دوسرے سے دوستیاں لگائی ہوتی ہیں۔ یہ بے اعتمادی دوستیاں لگانے سے پیدا ہوتی ہے اور یہ بے اعتمادی سچ بھی ثابت ہوتی ہے کیونکہ بہت سارے معاملات میں یہ بات سامنے آتی ہے کہ دوستیاں اس حد تک بڑھ جاتی ہیں کہ اس کے ساتھ میاں بیوی کا اعتماد ختم ہوجاتا ہے۔ مرد اور عورت کے جو دوسرے رشتہ ہیں ان کا تقدس کوئی نہیں رہتا۔ پھر پچاس پچپن سال کی عمر میں مرد اپنی بیوی کو طلاق دے کر وہ دوسری عورت جس سے دوستی ہوتی ہے شادی کرلیتے ہیں۔ ایک دنیا دار ماحول میں شاید یہ ایسی اہم بات نہ ہو لیکن ایک دیندار ماحول میں یہ بہرحال ناپسندیدہ ہے اور اس سے اگلی نسل بھی متاثر ہوتی ہے۔ ان کے اپنے بچے متاثر ہو رہے ہوتے ہیں۔ جو اس طرح ہوجاتے ہیں جیسے باپوں کے بغیر ہیں یا ماؤں کے بغیر ہیں۔ اور اس میں مرد ہی قصوروار نہیں ہے بلکہ عورتیں بھی قصور وار ہیں۔ وہ اپنی گھریلو ذمہ داریوں کے بجائے آزادی کے نام پر باہر وقت گزارنا چاہتی ہیں۔ پاکستان سے آئی ہوئی بھی بجائے اپنی دینی روایات کو قائم کریں، اس تعلیم پر چلیں جو اسلام ان کو سکھاتا ہے، سہیلیوں اور دوستوں کی باتوں میں آکر گھر پر توجہ نہیں دیتیں اور سمجھتی ہیں کہ ہم اس ملک میں آگئے تو ہمیں آزادی مل گئی اور آزادی کے نام پر بعض اوچھے ہتھکنڈے استعمال کرنا شروع کردیتی ہیں۔ بچوں پر توجہ نہیں دیتیں اور اس وجہ سے پھر گھروں میں لڑائی جھگڑا پیدا ہوجاتا ہے اور فساد پیدا ہوجاتا ہے اور پھر گھر ٹوٹ جاتے ہیں۔ بات بات پہ میاں بیوی لڑ رہے ہوتے ہیں اور آخر میں آکر گھر بھی ٹوٹ جاتے ہیں اور اس سے بچے متاثر ہو رہے ہوتے ہیں۔

جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی ذکر کیا تھا کہ اگر بعض خاص حالات میں یا کسی خاص پیشہ وارانہ مہارت کی وجہ سے عورت کو کام کرنا بھی پڑے تو اسے اپنے کام کے بعد فوراً گھر آنا چاہئے تاکہ بچوں کو بھی وقت مل سکے۔ آنحضرت ﷺ نے عورت کو جو یہ مقام دیا کہ باپ سے زیادہ ماں کا درجہ رکھا وہ اس لئے ہے کہ ماں بچپن سے لے کر جوانی تک پالنے پوسنے اور تربیت کرنے والی ہے۔ چنانچہ ایک روایت میں آتا ہے۔ ایک سوال پوچھنے والے کے اس سوال پر کہ لوگوں میں سے میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا تیری ماں۔ اس نے کہا پھر کون ہے؟ آپ نے فرمایا تیری ماں۔ اس نے پوچھا پھر کون ہے؟ آپ نے فرمایا تیری ماں۔ اس نے چوتھی دفعہ پوچھا کہ پھر کون ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر تیرا باپ تیرے حسن سلوک کا زیادہ مستحق ہے۔ پھر درجہ بدرجہ قریبی رشتہ دار اور دوست۔ (صحیح البخاری، کتاب الادب، باب من أحق الناس بحسن الصحبۃ حدیث 5971)

پس اسلام عورت اور ماں کا مقام مرد سے تین حصہ زیادہ رکھتا ہے۔ چوتھے حصہ پہ جا کے مرد کو مقام ملا۔ ماں نے جو بچے کی خاطر تکلیفیں اٹھائی ہوتی ہیں اس کا حق بنتا ہے کہ اس کو باپ پر فوقیت ہو۔ پھر بھی اعتراض کرنے والے کہتے ہیں کہ اسلام میں عورت کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔

پھر اسلام کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مردوں کو یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے صرف تمہاری باتوں سے خوش ہو کر تمہیں ثواب نہیں دینا بلکہ تمہارے عمل ضروری ہیں۔ اگر تمہاری نمازیں تمہیں حسن خلق کی طرف مائل نہیں کرتیں تو تمہاری نمازیں بے فائدہ ہیں۔ یہ نہ سمجھو کہ

کلامُ الامام

"تمہارا اُسوہ وہ لوگ ہیں جن کیلئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
کہ کوئی تجارت اور بیع وشریٰ انہیں ذکر اللہ سے نہیں روکتا۔"
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 104)

طالب دعا: ناصر احمد ایم. بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم. اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

کلامُ الامام

"اس نسخہ کو ہمیشہ یاد رکھو اور اس سے فائدہ اُٹھاؤ کہ
جب کوئی دُکھ یا مصیبت پیش آوے تو فوراً نماز میں کھڑے ہو جاؤ"
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 96)

طالب دعا: مصدق احمد، امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

باہر جا کے مسجد میں نمازیں پڑھ آئے یا جماعت کے دینی کام کر لئے تو اللہ تعالیٰ تمہارے سے راضی ہو گیا۔ فرمایا یہ نہیں۔ حسن خلق بھی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے اور مختلف کاموں کے کرنے کا ذکر فرماتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی خاطر تم بیوی کے منہ میں پیار سے لقمہ بھی ڈالو تو اللہ تعالیٰ اسکا بھی ثواب دیتا ہے۔
(صحیح البخاری، کتاب الفرائض، باب میراث البنات حدیث 6733)

پس اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ میاں بیوی میں پیار اور محبت کا رشتہ قائم ہو اور اس پیار اور محبت کے رشتہ کو قائم رکھنے کی ترغیب دیتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ مثال بیان فرمائی۔ اس سے تمہیں ثواب بھی ہوگا اور تمہارا حسن خلق بھی ثابت ہوگا اور آپس کے رشتوں میں مضبوطی بھی پیدا ہوگی۔ جب صرف لقمہ ڈالنے کے عمل کو بھی اللہ تعالیٰ بغیر اجر کے نہیں چھوڑتا تو پھر باقی نیک سلوک اور محبت کا اظہار اور عورت کے جذبات کا خیال رکھنا اور اسے تکلیف سے بچانے کے عمل کو اللہ تعالیٰ کس قدر نوازے گا۔

پس یہ ہے اسلام کی خوبصورت تعلیم جو مرد کو عورت کے نہ صرف حق ادا کرنے بلکہ اس سے بڑھ کر سلوک کرنے کا کہتی ہے۔ پھر بھی اسلام پر اعتراض ہے کہ اسلام میں عورت کی عزت نہیں ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کی تین بیٹیاں ہوں وہ ان کی بہترین تعلیم و تربیت کرے تو اس نے جنت کما لی۔ (سنن ابی داؤد ابواب النوم باب فضل من عال یتیماً حدیث 5147) اس زمانے میں جب بعض قبائل میں بیٹیاں پیدا ہونے پر بعض لوگ افسوس کرتے تھے اور بعض اپنی بیٹیوں کو زندہ زمین میں گاڑ دیتے تھے تو آپ نے لڑکی کی عزت قائم کی، اسے فخر کی جگہ بنا دیا کہ تم بیٹیوں کی پیدائش پر افسوس کرتے ہو اور انہیں زمین میں گاڑ دیتے ہو لیکن اسلام تو بیٹیوں کی اعلیٰ تربیت اور انہیں اعلیٰ تعلیم دلوانے پر تمہیں جنت کی بشارت دیتا ہے کیونکہ وہ ایسی مائیں بننے والی ہیں جو اپنی اگلی نسلوں کو جنت میں لے جانے والی ہیں۔ پس اگر خدا پر ایمان ہے تو بیٹیوں کی پیدائش پر خوش ہو اور ان کا حق ادا کرو۔ دنیا والے اس دنیا کے انعام کی تو بات کر سکتے ہیں کہ ہم یہ انعام دیں گے۔ اس دنیا میں وہ انعام دیں گے۔ لیکن اگلے جہان کے انعامات کی بات وہ نہیں کر سکتے۔ یہ اسلام ہی ہے جو بیوی اور بیٹی کے حق ادا کرنے پر اگلے جہان کے انعامات کی بھی بشارت دیتا ہے۔

پھر کہتے ہیں کہ اسلام عورت کا حق ادا نہیں کرتا۔ عورت کے کام کرنے اور ملازمت کرنے کی بات مَیں نے پہلے بھی کی ہے۔ اس ضمن میں یہ بھی کہوں گا کہ اگر عورت کو کسی وجہ سے ملازمت کرنی بھی پڑے تو ایک احمدی عورت کو اپنے وقار کا اور اپنے تقدس کا خیال رکھنا چاہئے۔ اپنے حیادار لباس کا خیال رکھنا چاہئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس ارشاد کو ہمیشہ سامنے رکھیں کہ حیا ایمان کا حصہ ہے۔ (صحیح البخاری کتاب الایمان، باب امور الایمان حدیث 9) پس ایک احمدی عورت کا لباس حیادار ہونا چاہئے۔ اسے اپنے تقدس کا ہمیشہ خیال رکھنا چاہئے۔ آہستہ آہستہ میں نے دیکھا ہے یہاں بھی، باقی ملکوں میں بھی اور پاکستان میں بھی یہی ہو رہا ہے کہ برقع کی جگہ گھٹنے کے اوپر یا زیادہ سے زیادہ گھٹنے تک کوٹ پہنے جاتے ہیں۔ اگر اسکی طرف ابھی توجہ نہ دی تو یہ اور بھی اوپر ہو جائیں گے اور پردے بھی ختم ہو جائیں گے۔ میں نے یوکے (UK) کے جلسے میں بھی کہا تھا کہ برقعوں کا پردہ ایسا ہونا چاہئے جو آگے اور پیچھے دونوں طرف سے عورت کے اعضاء کو ظاہر نہ کرے اور نہ اس کے لباس کی زینت کو ظاہر کرے۔ دونوں طرف سے ڈھکا ہونا چاہئے اور اس کیلئے اگر کوئی پسندیدہ برقع بنانا بھی ہے تو عورتیں سوچیں۔ شعبہ نمائش و دستکاری جو ہے وہ بھی ڈیزائن کر سکتے ہیں۔ لیکن اصل چیز پردہ اور حیا ہے، اس کو قائم رکھنا ہے۔ یہ نہ ہو کہ فیشن شروع ہو جائیں۔ عجیب عجیب کاٹ کی قسم کے برقعے آنے شروع ہو گئے ہیں جیسا کہ میں نے کہا۔ حیرت ہوتی ہے کہ یہ برقعے ہیں یا فیشن کا کوئی شو (SHOW) ہے۔ اس سے ایک احمدی عورت کو بچنا چاہئے۔ بلکہ اب تو میں نے سنا ہے کہ پاکستان میں جو غیر از جماعت عورتیں ہیں ان کے پردے احمدی لڑکیوں اور عورتوں سے زیادہ بہتر ہو گئے ہیں۔ یہ ہمارے لئے قابل شرم ہے۔ بلکہ اب تو یہ بھی ہے کہ بعض اپنے لباس میں بھی حیا کا خیال نہیں رکھتیں۔ پردے تو ایک طرف رہے۔ پس کم از کم لباسوں میں حیا کا خیال رکھ لیں۔ اس طرف ہر احمدی عورت کو توجہ دینی چاہئے۔ جب آپ عہد کرتی ہیں کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گی تو پھر اس عہد کو پورا کرنے کے لئے معاشرے کی پرواہ نہ کرتے ہوئے کوشش بھی کرنی ہوگی۔ اس معاشرے میں جہاں عورت کے جذبات کو بات بات پر آزادی کے نام پر ابھارا جاتا ہے ہر اسلامی فعل پر عمل کرنا عورت کے لئے ایک مجاہدہ کا تقاضا کرتا ہے۔ پس اگر احمدی عورت نے جہاد میں حصہ لینا ہے تو دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا جہاد ہے۔ اس زمانے میں تلوار کے جہاد کی نہ مرد کو اجازت ہے اور نہ عورت کو اور نہ ہی اس کی ضرورت ہے۔ اور اگر جہاد ہے تو اپنے آپ کو اسلامی تعلیم کے مطابق ڈھالنے اور اپنے نفس کی درستی کرنے کا جہاد ہے۔ دنیا کی باتوں میں آ کر کسی احساس کمتری کا شکار نہ ہوں۔

اسلام نے عورت کے حق قائم کئے ہیں۔ وراثت کا اسے حق دیا ہے۔ آزادیٔ رائے کا اسے حق دیا ہے۔ چنانچہ صحابیات اپنی آزادیٔ رائے کا حق استعمال کرتے ہوئے مردوں کو مشورے بھی دیا کرتی تھیں۔ (صحیح البخاری، کتاب المظالم، باب الغرفۃ والعلیۃ المشرفۃ الخ حدیث 2468)، (سنن ابی داؤد، کتاب النکاح، باب فی ضرب النساء، حدیث 2146) تعلیم حاصل کرنے کا حق دیا ہے۔ جائداد بنانے اور رکھنے کا حق دیا ہے۔ شادی میں اپنی مرضی کے اظہار کا حق دیا ہے۔ مرد کے غلط رویّے کی وجہ سے خلع لینے کا، علیحدگی لینے کا بھی حق دیا ہے۔ آج جو ترقی یافتہ ملکوں کے قانون بن رہے ہیں اور وہ بھی پوری طرح نہیں ان کا حق اسلام نے پہلے قائم کر دیا ہے۔ پس کسی قسم کے احساس کمتری کا شکار نہ ہوں۔ اپنے ایمان کو ہر چیز پر فوقیت دیں۔ یہاں جرمن عورتیں اور دوسرے ترقی یافتہ ملکوں میں بھی وہاں کی مقامی عورتیں جب احمدیت قبول کرتی ہیں تو بڑے اعتماد سے حیادار لباس بھی پہنتی ہیں اور پردے بھی کرتی ہیں بلکہ میں نے دیکھا ہے بعض تو مثال بن رہی ہیں۔ بعضوں کو مَیں کہتا بھی ہوں کہ ان پیدائشی احمدیوں کی بھی تربیت کرو۔ چنانچہ پچھلے دنوں میں جب گیزن (Gießen) میں مسجد کا افتتاح ہوا تو وہاں بھی ایک جرمن عورت مجھے ملی۔ اسے میں نے کہا تھا کہ تمہارا پردہ ایسا مکمل اور صحیح ہے کہ اسے یہاں جو باقی پرانی احمدی عورتیں ہیں اور پاکستان سے آئی ہوئی احمدی لڑکیاں ہیں جن کے پردے اچھے ہونے چاہئیں ان کو اپنی مثال پیش کرو۔ انہیں پردہ کرنا سکھاؤ۔

پس اصل بات یہ ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے عہد کو ہمیشہ یاد رکھیں۔ لڑکیاں یہ نہ سمجھیں کہ ہم یہاں پڑھ لکھ کر اگر اس ماحول کے مطابق اپنے آپ کو نہ ڈھالیں گی تو نکّو کہلائیں گی۔ لوگ ہم پر ہنسیں گے، مذاق اڑائیں گے۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ آپ میں سے بہت سی ہیں جن کے باپ دادا نے دین قبول کیا، احمدیت قبول کی اور قربانیاں دیں۔ آپ نے اسے یاد رکھنا ہے۔ اگر بھول گئیں تو اپنا دین بھی ضائع کریں گی اور اپنے بچوں کا دین بھی ضائع کریں گی۔ آپ جو پاکستانی ہیں، ان میں سے اکثریت اس لئے اپنے ملک سے نکالی گئی ہیں۔ آپ کے باپ دادا یہاں آ کے آباد ہوئے یا خود آپ لوگ یہاں آئے کہ آپ نے نام نہاد مُلّاں کے دین کی پیروی نہیں کی۔ بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو سمجھتے ہوئے اور قبول کرتے ہوئے زمانے کے امام اور مسیح موعود کو مانا ہے نہ کہ مُلّاں کے دین کو۔ اور مُلّاں سے خوف نہیں کھایا۔ اس لئے آپ کو وہاں سے ملک چھوڑنا پڑا۔ ورنہ کیا خصوصیت ہے آپ میں اور کیا حق ہے ان احمدیوں کا جو یہاں آ کے اسائلم لیتے ہیں اور لے رہے ہیں۔ آپ کا جو جرمنی میں آ کر آباد ہونا ہے وہ کسی خصوصیت کی وجہ سے نہیں ہے۔ آپ کے کسی اعلیٰ معیار کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ دین کی وجہ سے ہے۔ جب دین کی وجہ سے ہے تو پھر اس کو ہمیشہ یاد بھی رکھنا چاہئے۔ اس قوم نے احمدیوں کو صرف اس لئے جگہ دی کہ ہمیں اپنے ملک میں مذہبی آزادی نہیں تھی۔ پس اس بات کو مرد بھی اور عورتیں بھی یاد رکھیں۔ اگر دین پر قائم نہیں رہتے تو پھر ہم ان لوگوں کو دھوکہ دینے والے بنتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق دے کہ اپنے قول سے بھی اور اپنے عمل سے بھی یہ ثابت کریں کہ جس دین کو آپ ماننے والے ہیں وہ سچا دین ہے اور آپ کے حقوق کی حفاظت کرتا ہے۔ دنیا کو اسلام کی خوبیاں بتائیں تا کہ دنیا جانے کہ دنیا کی نجات خدا تعالیٰ کے حکموں پر چلنے اور اس پر ایمان لانے میں ہے نہ کہ دنیاوی ہاؤ ہُو میں ڈوب کر دین کو بالکل بھول جانے میں ہے، اللہ تعالیٰ کو بھول جانے میں ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو دنیا کی رہنمائی کی سچی توفیق عطا فرمائے اور اپنے عملی نمونے دکھانے کی آپ کو توفیق عطا فرمائے۔ دعا کر لیں۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 17 نومبر 2017)

☆......☆......☆......

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ میرا عقیدہ ہے اور لٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖن پر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت میرا ایمان ہے مَیں عین ضرورت کے وقت خدا کی طرف سے بھیجا گیا ہوں

(کرامات الصادقین، روحانی خزائن، جلد 7 صفحہ 67)

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

طالبِ دعا:

SYED IDRIS AHMAED s/o SYED MANSOOR AHMAED & FAMILY

Jama'at Ahmadiyya Tiruppur (Tamil Nadu)

مسجد بیت الفتوح کمپلیکس کی تعمیرِ نَو کے لیے
یُو۔کے اور دنیا بھر کے مخیّر اَفرادِ جماعت کو مالی قربانی کی تحریک

’’تین سال کے عرصہ میں اپنی رقم کے جو بھی وعدے کریں ان کو پورا کرنے کی کوشش کریں لیکن کم ازکم تیسرا حصّہ پہلے سال میں ہی ضرور ادا کرلیں‘‘

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ مورخہ 3؍نومبر 2017 میں احباب جماعت کو ایک اہم مالی قربانی کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:

’’مَیں مختصراً ایک تحریک بھی کرنا چاہتا ہوں جو یُوکے (UK) کیلئے عمومی ہے اور دنیا کے جو مخیّر حضرات ہیں، جو صاحب حیثیت ہیں ان کیلئے ہے اور وہ مسجد بیت الفتوح کے اس جلے ہوئے حصہ کی تعمیر نو کیلئے ہے۔

کافی بڑا منصوبہ ہے...... حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے جب اس مسجد کے منصوبے کی تحریک کی تھی تو شروع میں پانچ ملین کی آپ کی تحریک تھی۔ بعد میں پھر پانچ ملین کی اور تحریک آپ کو کرنی پڑی۔ اس کا جو نیا منصوبہ بنایا گیا ہے اس میں بھی تقریباً اتنی ہی رقم خرچ ہوگی۔ گیارہ ملین کے قریب جس میں سے نصف کے قریب تو موجود ہے۔ نصف سے زائد کی تقریباً ضرورت پڑے گی اور اس کے لئے بہرحال احباب نے ہی قربانی کرنی ہے جس طرح ہمیشہ کرتے رہے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک موقع پر فرمایا کہ:

’’عالمگیر کے زمانہ میں مسجد شاہی کو آگ لگ گئی تو لوگ دوڑے دوڑے بادشاہ سلامت کے پاس پہنچے اور عرض کی کہ مسجد کو تو آگ لگ گئی۔ اس خبر کو سن کر وہ فوراً سجدہ میں گرا اور شکر کیا۔ حاشیہ نشینوں نے تعجب سے پوچھا کہ حضور سلامت! یہ کون سا وقت شکر گزاری کا ہے کہ خانۂ خدا کو آگ لگ گئی اور مسلمانوں کے دلوں کو سخت صدمہ پہنچا ہے۔ تو بادشاہ نے کہا کہ مَیں مُدت سے سوچتا تھا اور آہِ سرد بھرتا تھا کہ اتنی بڑی عظیم الشان مسجد جو بنی ہے اور اس عمارت کے ذریعہ سے ہزارہا مخلوقات کو فائدہ پہنچتا ہے کاش کوئی ایسی تجویز ہوتی کہ اس کارِ خیر میں کوئی میرا بھی حصہ ہوتا۔ لیکن چاروں طرف سے مَیں اس کو ایسا مکمل اور بے نقص دیکھتا تھا کہ مجھے کچھ سوجھ نہ سکتا تھا کہ اس میں میرا ثواب کسی طرح ہو جائے۔ سو آج خدا تعالیٰ نے میرے واسطے حصول ثواب کی ایک راہ نکال دی۔ وَاللّٰہُ سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ۔‘‘

(ملفوظات، جلد 1، صفحہ 387، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس جیسا کہ میں نے کہا جو پہلے اس قربانی میں حصہ نہیں لے سکے انہیں ضرور حصہ لینا چاہئے۔ اپنی رقم کے جو بھی وعدے کریں تین سال کے عرصہ میں ان کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔ لیکن کم از کم تیسرا حصہ پہلے سال میں ہی ضرور ادا کردیں۔‘‘ (ادارہ)

تصحیح

اخبار بدر مورخہ 20 جولائی 2017 شمارہ نمبر 29 کے صفحہ 15 پر ایک مضمون بعنوان ’’جلسہ سالانہ ربوہ 1968۔ کچھ باتیں کچھ یادیں‘‘ شائع ہوا تھا۔ اس مضمون کے کالم نمبر 2 کی آخری سطر میں لکھا ہے: ’’حضرت عبدالحق صاحب بدوملہی سے ملاقات ہوئی جو کچھ دن کیندراپاڑہ اُڈیشہ میں بھی رہے تھے۔‘‘ اس جگہ ’’حضرت عبدالحق صاحب بدوملہی کی بجائے ’’غلام احمد بدوملہی‘‘ پڑھا جائے۔ (ادارہ)

چندہ عام کے بعد تحریک جدید کا چندہ سب سے زیادہ اہم ہے
نادہندہ وہ ہے جس نے ہمیشہ اپنی حیثیت سے کم وعدہ کیا
جب انسان پوری قربانی نہیں کرتا تو خدا تعالیٰ کے فرشتے اس میں زور اور طاقت پیدا نہیں کرتے

تحریک جدید کے 84ویں سال کے آغاز کا بابرکت اعلان

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 3؍نومبر 2017 کو اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ میں تحریک جدید کے 84ویں سال کے بابرکت آغاز کا اعلان فرمایا ہے۔

خلفاء سلسلہ کی طرف سے جاری ہونے والی تمام تحریکات میں تحریک جدید کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ اسے بانیٔ تحریک جدید سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ’’جہاد کبیر‘‘ قرار دیا ہے نیز اسے دیگر تمام طوعی چندوں کے مقابلہ میں لازمی چندہ کی حیثیت دی ہے۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

’’میں نے اس چندہ کو لازمی کر دیا ہے۔ جماعت کے ہر مرد اور عورت پر فرض ہے کہ اس میں حصہ لے۔‘‘ (روزنامہ الفضل ربوہ، 13؍جولائی 1957)

چندہ تحریک جدید کی اہمیت کے تعلق سے خلفاء کرام کے بہت سے ارشادات موجود ہیں۔ تمام طوعی چندہ جات میں سب سے اہم چندہ تحریک جدید ہے۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

’’چندہ عام کے بعد تحریک جدید کا چندہ سب سے زیادہ اہم ہے۔ یہ بڑی برکتوں کا حامل ہے۔ اس نے ابتداء ہی سے جماعت کی مالی قربانیوں پر حیرت انگیز طور پر اچھا اثر ڈالا ہے۔ اس قربانی کا فلسفہ سیّدنا حضرت فضل عمرؓ نے بیان فرماتے ہوئے اس امر کی بھرپور تلقین فرمائی ہے کہ ہر جہت سے بچت عمل میں لاتے ہوئے زیادہ سے زیادہ استطاعت کے ساتھ خدا کی راہ میں خرچ کیا جائے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 5؍نومبر 1993)

سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

’’جنہوں نے اپنی آمدنی کے مطابق چندے نہیں لکھوائے ان کو بھی میں توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے چندے اپنی آمدنیوں کے مطابق کرلیں۔ نادہندہ وہ ہے جس نے ہمیشہ اپنی حیثیت سے کم وعدہ کیا۔ جب انسان پوری قربانی نہیں کرتا تو خدا تعالیٰ کے فرشتے اس میں زور اور طاقت پیدا نہیں کرتے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 4؍دسمبر 1953)

پس آج جب کہ دنیا بھر کی جماعتیں تحریک جدید کے مالی جہاد میں ایک دوسرے سے بڑھ کر قربانیاں پیش کر رہی ہیں، سیّدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سال نو کے وعدوں اور وصولی کیلئے جماعت احمدیہ بھارت کو نیا ٹارگیٹ دیا ہے، جسے پورا کرنے کیلئے ہر وعدہ میں کم از کم دس فیصد اضافہ کیا جانا ضروری ہے۔ مخلصین جماعت کی خدمت میں تحریک جدید کے جہاد کبیر میں اپنے سالانہ وعدہ میں کم ازکم 10 فیصد اضافہ کرنے کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہم سب کو پیارے آقا کی نیک توقعات پر پورا اُترنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(وکیل المال تحریک جدید قادیان)

سٹڈی ابراڈ

All Services free of Cost

Prosper Overseas
is the India's Leading Overseas Education Company.

About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years

Achievements
• NAFSA Member Association , USA.

• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.

Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.

Study Abroad

10 Offices Across India

بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں

CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

نماز جنازہ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 28ر ستمبر 2017 بروز جمعرات بوقت 12 بجے دوپہر مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

(1) مکرم مستری رشید احمد صاحب، کارکن جائیداد آفس، یوکے (ابن مکرم محمد علی صاحب آف دارالنصر غربی ربوہ)

22ر ستمبر 2017ء کو اچانک ہارٹ فیل ہونے کی وجہ سے 64 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّآاِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ 1991ء میں ربوہ سے یوکے آئے اور 1998ء میں جماعت برطانیہ کے شعبہ جائیداد میں خدمت کا آغاز کیا۔ 2002ء میں زندگی وقف کرنے کی توفیق پائی اور تادم آخر اپنے اس عہد پر قائم رہے۔ آپ چونکہ تجربہ کار بلڈر تھے اس لئے جماعت کی ہر قسم کی تعمیرات میں حصہ لیا۔ خصوصاً یوکے میں تعمیر ہونے والی تمام مساجد کی تعمیر کی نگرانی بہت احسن انداز میں کی۔ آپ نے یوکے میں لمبا عرصہ فیملی کے بغیر گزارا۔ اس دوران آپ کا ایک بیٹا بھی ربوہ سے اغوا ہوا جو ابھی تک بازیاب نہیں ہوسکا۔ اس صدمہ کو آپ نے بڑے صبر اور حوصلہ کے ساتھ برداشت کیا۔ آپ نمازوں کے پابند، اطاعت گزار، ہر وقت کام کے لئے مستعد رہنے والے، بہت بہادر، نیک اور مخلص انسان تھے۔ خلافت کے ساتھ گہرا محبت کا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(2) مکرم ظفر اقبال صاحب (ابن مکرم محمد صادق صاحب، مرٹن پارک، یوکے)

24ر ستمبر 2017ء کو جرمنی سے واپس آرہے تھے کہ ایئرپورٹ پر طبیعت خراب ہوئی اور ہسپتال لے جاتے ہوئے راستہ میں بقضائے الٰہی 54 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّآاِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم گزشتہ 30 سال سے جرمنی میں مقیم تھے اور کچھ عرصہ قبل یوکے شفٹ ہوئے تھے۔ نمازوں کے پابند، چندہ جات میں باقاعدہ، جماعتی خدمت کے شوقین، بہت نیک، ہمدرد اور شفیق انسان تھے۔ حضور انور کے خطبات باقاعدگی سے سنتے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم اشفاق احمد صاحب سندھو (ریجنل امیر جرمنی) کے کزن تھے۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرمہ امۃ القیوم صاحبہ

(اہلیہ مکرم بشیر احمد صاحب، ربوہ)

20ر ستمبر 2017ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّآاِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ آپ مکرم مرزا احمد شفیع صاحب کی سب سے چھوٹی بیٹی تھیں جنہیں قیام پاکستان کے وقت قادیان میں احمدی مستورات کی حفاظت کرتے ہوئے شہید کردیا گیا تھا۔ آپ حضرت مریم صدیقہ صاحبہ حرم حضرت مصلح موعودؓ کی ماموں زاد بہن تھیں۔ آپ نے بیماری کا لمبا عرصہ بڑے صبر و حوصلہ سے گزارا۔ آپ بہت سی خوبیوں کی مالک، مہمان نواز، خلافت کے ساتھ گہرا تعلق رکھنے والی، بہت نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

(2) مکرمہ اشرف بی بی صاحبہ (اہلیہ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب مرحوم، جڑانوالہ، فیصل آباد)

14ر اگست 2017ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّآاِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کا بچپن قادیان میں گزرا اور پارٹیشن کے بعد آپ کے والد مکرم چوہدری شیر محمد صاحب چک نمبر 74 جنوبی ضلع سرگودھا میں رہائش پذیر ہوئے۔ بہت بہادر اور نڈر خاتون تھیں۔ 1974ء میں ملکی حالات کا بڑی استقامت کے ساتھ مقابلہ کرتی رہیں۔ قرآن کریم بڑی خوش الحانی سے پڑھا کرتی تھیں۔ ربوہ سے آنے والے مربیان اور مرکزی مہمانوں کی خدمت بڑے شوق سے کیا کرتی تھیں۔ نمازوں کی پابند اور چندہ جات بروقت ادا کرتی تھیں۔ غریبوں اور یتیموں کا بہت خیال رکھتی تھیں۔ خلافت سے بہت محبت اور عقیدت کا تعلق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

(3) مکرمہ بشریٰ نذیر صاحبہ

(اہلیہ مکرم محمد نذیر الدین صاحب فاضل، حیدرآباد، انڈیا)

یکم ستمبر 2017ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّآاِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت مولانا ذوالفقار علی خان گوہر رضی اللہ عنہ (صحابی حضرت مسیح موعودؑ) کی پڑپوتی اور مکرم ڈاکٹر محمد اسماعیل خان صاحب کی بیٹی تھیں۔ مرحومہ نہایت مخلص باوفا اور دیندار خاتون تھیں۔ جب تک صحت رہی لجنہ کے اجلاسات اور دیگر جماعتی پروگراموں میں باقاعدگی کے ساتھ شامل ہوتی رہیں۔ حلقہ کے اکثر پروگرام آپکے گھر پر منعقد ہوتے تھے۔ جماعت کی خدمت کیلئے ہمیشہ پیش پیش رہتیں۔ ہمیشہ مہینہ کے شروع کے ایام میں ہی اپنا مکمل چندہ ادا کردیتی تھیں۔ خلافت کے ساتھ والہانہ اخلاص کا تعلق تھا اور اپنے بچوں کو بھی جماعت اور خلافت کے ساتھ وابستہ رہنے کی تلقین کیا کرتی تھیں۔ پسماندگان میں 2 بیٹے اور 5 بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

(4) مکرمہ صفدری بیگم صاحبہ

(اہلیہ مکرم ممتاز احمد صاحب، بھرتپورہ سیوان، انڈیا)

آپ بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّآاِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کو لمبا عرصہ صدر لجنہ بھرتپورہ سیوان کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ بہت اچھے اخلاق کی مالک، ہمدرد اور مہمان نواز خاتون تھیں۔ آپکا خاندان چونکہ احمدی نہیں تھا اس لئے ان کی وفات پر انہوں نے جنازہ کا سوشل بائیکاٹ کیا تو پٹنہ کے احمدی مبلغ کو بلوا کر مرحومہ کی نماز جنازہ ادا کی گئی جس میں قریبی گاؤں کے احمدیوں نے بھی شرکت کی۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَسِّعۡ مَکَانَکَ   الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Courtesy: Alladin Builders

e-mail: khalid@alladinbuilders.com

ارشاد حضرت امیر المومنین

’’ہم حقیقی احمدی اُسی وقت بن سکتے ہیں جب ہم عارضی اور دُنیاوی خواہشات اور لذّات کو اپنا مقصد نہ بنائیں۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 5رمئی 2017)

طالب دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین

’’حصول دُنیا میں اصل غرض دین ہو اور ایسے طور پر دُنیا کو حاصل کیا جاوے کہ وہ دین کی خادم ہو۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 5رمئی 2017)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

طالب دعا: اقبال احمد ضمیر

فلک نما، حیدرآباد (صوبہ تلنگانہ)

SUIT SPECIALIST

Proprietor

SYED ZAKI AHMAD

Bandra, Mumbai

Mobile : 09867806905

UNIKCARE HOSPITAL

Dr. M.A.Razak (MBBS,DNB(Med)FCCP FIAG)

Consulting Physician & Director

New Mallepally, Hyderabad (T.S)

e-mail : drmarazak@rediffmail.com

Mobile : 9866320619   Office :040-23237021

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)

Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,

E-mail: jk_jewellers@yahoo.com

Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 8495: میں عبدالعزیز کوروتھ ولد مکرم پی مّمو صاحب، قوم احمدی مسلمان پنشنر عمر 57 سال تاریخ بیعت 1983، ساکن Ayshana تھولیچری روڈ، ایسٹ تالاپ ضلع کنّور صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 18 نومبر 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از پنشن ماہوار -/20,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ٹی محمد منزل   العبد: عبدالعزیز کوروتھ   گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 8496: میں لیلہ پی. پی زوجہ وِی. وِی. سلیمان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 44 سال تاریخ بیعت 1995، ساکن رائٹ ریزیڈنسی، سول سٹیشن ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 29 جولائی 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: یوسف. یو. کے   الامۃ: لیلہ. پی. پی   گواہ: ایس. وِی. شبیل احمد

مسل نمبر 8497: میں رضیہ بی وِی. پی زوجہ مکرم عبدالشکور صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 51 سال پیدائشی احمدی، ساکن میتھلا والاپل ڈاکخانہ پنتھیر انکائی ضلع کوزیکوڈ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 29 جولائی 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 20 پاون 22 کیریٹ، پلاٹ: 18.5 سینٹ مع مکان (جس میں نصف حصہ ہے)، پلاٹ: 5 سینٹ (کرایہ پر ہے) میرا گزارہ آمد ماہوار -/16,000 روپے ہے اور میری آمد از جائداد سالانہ -/96,000 روپئے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایس. وی. شبیل احمد   الامۃ: رضیہ بی وِی. پی   گواہ: یوسف کنہو محمد

مسل نمبر 8498: میں قمر النساوِی. پی زوجہ مکرم احمد ساجد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 45 سال پیدائشی احمدی، ساکن دارالامان Kuzhippally Methal ڈاکخانہ Puthoormadam ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 29 جولائی 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 11 سینٹ پلاٹ مع مکان (مکان میرے اور خاوند کے درمیان مشترکہ)، 11 سینٹ پلاٹ میں سے 5.75 سینٹ پلاٹ خاوند کے ساتھ مشترک ہے اور باقی خاکسارہ کا ہے) میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ناصر احمد زاہد   الامۃ: قمر النساء وِی. پی   گواہ: ایس. وِی. شبیل احمد

مسل نمبر 8499: میں ایم. زبیدہ زوجہ مکرم کے. وِی عیسیٰ کویا صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 68 سال پیدائشی احمدی، ساکن چمبکا ہاؤزنگ کالونی، ہاؤس نمبر 5 ڈاکخانہ Kuthiravattom ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 24 ستمبر 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیورات: 200 گرام۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: دلکش ایم. ایل   الامۃ: ایم. زبیدہ   گواہ: احمد رازق الدین

مسل نمبر 8500: میں افسیہ. پی زوجہ مکرم ناظر احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 37 سال پیدائشی احمدی، ساکن تھرویدولائن، نزد فورتھ ریلوے گیٹ ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 24 ستمبر 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ پلاٹ: 5.55 سینٹ جس پر گھر زیر تعمیر ہے، زیور طلائی: 25 تولہ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: پی. ٹی. شہاب   الامۃ: افسیہ. پی   گواہ: پی. شاجی

مسل نمبر 8501: میں سودہ. بی. بی زوجہ مکرم محمد. پی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 45 سال تاریخ بیعت 1989، ساکن پاراکوٹ ہاؤس ڈاکخانہ Pantheerankave ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 29 جولائی 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 16 گرام 22 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ناصر احمد زاہد   الامۃ: سودہ. بی. بی   گواہ: وِی. وِی. سلیمان

مسل نمبر 8502: میں الطاف حسین ولد مکرم عبدالرزاق صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 32 سال پیدائشی احمدی، ساکن بیت القدوس، جی. ایچ روڈ ڈاکخانہ مڈالاکولم ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 24 اکتوبر 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/10,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ناصر احمد زاہد   العبد: الطاف حسین   گواہ: ہارون. پی

مسل نمبر 8503: میں جمال الدین. ٹی. کے ولد مکرم محمد کویا صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 51 سال تاریخ بیعت 1991، ساکن ٹی. کے. ہاؤس ڈاکخانہ Idiyangara Road ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 31 مارچ 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/8000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: طاہر احمد. ایم. پی   العبد: جمال الدین. ٹی. کے   گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 8504: میں نصیرہ جبار زوجہ مکرم عبدالجبار صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 58 سال پیدائشی احمدی، ساکن Kottoli ڈاکخانہ Kuthiravattom ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 29 جولائی 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ طلائی زیور: 10 پاون۔ میرا گزارہ آمد ماہوار -/3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایس. وی. شبیل احمد   الامۃ: نصیرہ جبار   گواہ: سی. جی. جمال الدین

MBBS IN BANGLADESH
SAARC
FREE SCHOLARSHIP SEATS
EVALUATION & GUIDANCE APPLICATION PROCESSING
ADMISSION IN PVT. MEDICAL COLLEGES
• BANGLADESH MEDICAL COLLEGE
• AD-DIN WOMEN'S MEDICAL COLLEGE
• GREEN LIFE MEDICAL COLLEGE
• JAHARUL ISLAM MEDICAL COLLEGE
• SOUTHERN MEDICAL COLLEGE
• ENAM MEDICAL COLLEGE
• DHAKA NATIONAL MEDIOCAL COLLEGE
• Z.H. SIKHDER WOMEN'S MEDICAL COLLEGE
• UTTARA WOMEN'S MEDICAL COLLEGE AND HOSPITAL
• ANWAR KHAN MODERN MEDICAL COLLEGE
AND OTHER COLLEGES OF BANGLADESH
SALIENT FEATURES
• Recognized By MCI/IMED/ BM&DC
• Lowest Packages Payable In Instalments
• Excellent Faculty & Hostel Facility
• Secure Environment
Lowest Total Package For 5 Years Starts From 30,000 USD (INR 19.00 Lacs Approx.)
For Transparent Admission Contact With Original Certificates & Passport
BILAL MIR
NEEDS EDUCATION KASHMIR
QURESHI BUILDING OPP. AKHARA BUILDING, NEXT BUILDING TO KBD BOOK SHOP, BUDSHAH CHOWK, NEAR BUDSHAH BRIDGE SGR - 190001
Cell: 09596580243|07298531510
Email: mbbsjk.bd@gmail.com
H/O : 69/C 5TH FLOOR, PANTHAPATH DHAKA
r#m#s: 9906928638

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

Prop. Mir Ahmed Ashfaq
Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912
A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ نمبر 20

کوئی پیغام ہے۔ میں نے اس کی یہ تعبیر کی کہ نئی گاڑی سے مراد زندگی کا نیا سفر ہے۔ سیاہ شکل والے جو ہم پر فائرنگ کرتے ہیں ان سے مراد اس نئے سفر سے دشمنی کرنے والے ہیں جن کا کوئی اثر نہیں ہوگا اور خوبصورت صندوق میں اسرار محفوظ کئے جاتے ہیں اور پانچ سال کے بچے سے مراد کچھ بشارات ہیں جو پانچ سال کے عرصے میں پوری ہوں گی۔ کہتے ہیں کہ عجیب بات یہ ہے کہ جماعت احمدیہ سے تعارف کے بعد میری زندگی کا نیا سفر شروع ہو گیا اور خلافت خامسہ کے عہد مبارک میں مجھے جماعت میں شمولیت کی توفیق ملی۔ کہتے ہیں میں اپنے گاؤں میں اکیلا احمدی تھا اور جونہی میں نے امام مہدی کے ظہور کا اعلان کیا اپنے پرائے سب میرے دشمن ہو گئے۔ مساجد سے میرے کفر کے فتوے جاری ہونے لگے پھر میں نے خدا تعالیٰ سے دعا کی کہ اس سفر کی تکمیل کیلئے مجھے ساتھی عطا فرما تو خدا تعالیٰ نے مجھے ایسے نیک اور اچھے لوگ مہیا فرما دیئے جنہیں میں جانتا بھی نہ تھا اور وہی میرے حقیقی عزیز و اقارب ٹھہرے۔

پھر ایک دوست ہیں محمد عبداللہ صاحب جو سیریا کے ہیں آجکل کینیڈا میں ہیں۔ کہتے ہیں میں ایک سیلز مین کی جاب کرتا تھا۔ میرے گاہکوں میں سے ایک شخص کے بیٹے سے میرا تعارف ہوا۔ یہ نوجوان احمدی تھا اس سے تعلق بڑھا تو اس نے مجھے جماعت احمدیہ کے بارے میں بتایا۔ اس نے مجھے اسلامی اصول کی فلاسفی کا عربی ترجمہ دیا۔ میں اس کتاب کو پڑھ کر بہت متاثر ہوا اور اس میں پائی جانے والی معقول باتیں بہت پسند آئیں۔ پھر تقریباً ایک سال تک میں جماعت کی مختلف کتب پڑھتا رہا نیز ایم۔ٹی۔اے العربیہ بھی دیکھنا شروع کر دیا۔ ایک سال کے مطالعہ اور ایم۔ٹی۔اے دیکھنے اور جماعت کے عقائد کا موازنہ کرنے کے بعد میرے دل میں جماعت احمدیہ میں شامل ہونے کی خواہش جنم لینے لگی۔ میں نے استخارہ کرنا شروع کیا۔ کچھ دنوں کے بعد آنے والی ایک رات میرے لئے لیلۃ القدر ثابت ہوئی جس میں میں نے ایک نہایت عظیم رؤیا دیکھا۔ میں نے اپنے ایک نیک و پارسا رشتہ دار کو خواب میں دیکھا۔ اس نے مجھے ایک ورق دیتے ہوئے کہا کہ یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہے۔ میں نے پورے شوق سے اسے بسرعت کھولا تو اس میں لکھا تھا ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'' میں بیدار ہوا تو بہت خوش تھا اور میری زبان پر یہ آیت کریمہ جاری تھی کہ اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِيْنَ۔ کہ ان میں سلامتی کے ساتھ بے خوف و خطر داخل ہو جاؤ۔ کہتے ہیں جماعت میں داخل ہونے کے لئے ایک واضح پیغام تھا۔ مجھے یقین تھا کہ یہ میرے استخارے کا جواب ہے اور اس وجہ سے پھر میں نے بیعت کر لی۔

پھر ایک خاتون ہیں سیریا کی۔ وہ کہتی ہیں کہ احمدیت کے بارے میں جاننے سے قبل میں اور میری بہن ایک جماعت کو سچا سمجھ کر اس میں شامل ہوئے لیکن بعد میں پتا چلا کہ اس جماعت نے تو شریعت کے نام پر اپنی ہی شریعت بنائی ہوئی ہے۔ اس کے بعد میں نے خدا تعالیٰ سے رو رو کر دعائیں کیں اور عرض کی کہ خدایا مجھے بتا کہ آج تیرا صحیح دین کہاں ہے اور آج کس جماعت کو تیری تائیدیں حاصل ہیں۔ ایسی حالت میں میں نے دیکھا کہ ایک شخص میرے ساتھ آ کر کھڑا ہو گیا ہے اور اس کیفیت میں مجھے یہی محسوس ہوا کہ وہ میرے ساتھ ہمدردی کرنے کے لئے آیا ہے۔ میں نے اسے دیکھ کر دل میں کہا کہ یہ شخص کون ہے لیکن مجھے اس کا کوئی جواب نہ ملا۔ اگلے روز پھر میں بہت روئی یہاں تک کہ میری ہچکی بندھ گئی اور میں نے دوبارہ اس شخص کو اپنے ساتھ دیکھا۔ تیسری بار پھر ویسا ہی ہوا تو میں نے باآواز بلند خدا تعالیٰ کے حضور یہ التجا کی کہ خدایا مجھے بتا دے کہ یہ ہمدرد شخص کون ہے اور بار بار مجھے کیوں دکھائی دیتا ہے۔ اس سوال کا جواب کہتی ہیں کہ مجھے کچھ عرصہ بعد ملا۔ میں نے ایک عجیب رؤیا دیکھا جس نے میری کایا پلٹ دی۔ میں نے دیکھا کہ میں ایک بڑے میدان میں ہوں۔ ایسے میں کچھ لوگوں کو ایک کار میں آتے دیکھا جس کی چھت پر سیٹلائٹ ڈش لگی ہوتی ہے۔ ان کی کار اس میدان کے درمیان میں پہنچ کر رک جاتی ہے اور اس میں سے کچھ لوگ سامان نکال کر زمین پر رکھتے جاتے ہیں۔ ان میں سے ایک شخص نے عربی لباس پہنا ہوا ہے اور اس کا چہرہ روشن ہے۔ اچانک یہ شخص میدان کے وسط سے میرے سامنے آ کھڑا ہوتا ہے اور مجھ سے کہتا ہے کہ بہن تم یہاں پر کیا کر رہی ہو؟ میں جواب دینے کی بجائے اس سے پوچھتی ہوں کہ آپ لوگ یہاں کیا کر رہے ہیں۔ وہ کہتا ہے کہ ہم نیا ٹی وی چینل کھولنے لگے ہیں کیا تم اسے دیکھو گی۔ میں کہتی ہوں کیوں نہیں میں ضرور دیکھوں گی۔ اسی گفتگو کے بعد کہتی ہیں میری آنکھ کھل گئی۔ اگلے روز میں ٹی وی لے آئی اور کچھ دیر میں ہی سب کچھ سیٹ کر لیا۔ باری باری مختلف چینلز کو دیکھنے کے دوران میں نے محسوس کیا کہ ایک چینل ان سب سے الگ ہے۔ یہی وجہ تھی کہ میں باقی چینلز کو چھوڑ کر کچھ دیر کے لئے اسے دیکھنے لگ گئی۔ یہ چینل ایم۔ٹی۔اے تھا اور اس وقت اس پر پروگرام الحوار کا چل رہا تھا۔ اس پروگرام کو دیکھنے کے دوران بار بار میری نظر پروگرام کے میزبان کی طرف اٹھتی اور مجھے خیال گزرتا کہ میں نے اسے کہیں دیکھا ہے۔ اچانک مجھے یاد آیا کہ یہ تو وہی شخص ہے جسے خواب میں میں نے وسیع میدان میں سیٹلائٹ چینل کھولتے دیکھا تھا۔ ایک روز میں حسب عادت ان کا پروگرام دیکھ رہی تھی کہ اس میں امام مہدی اور مسیح موعود کے الفاظ سن کر فوراً متوجہ ہو گئی۔ اتنے میں ایک تصویر ٹی وی کی سکرین پر نمودار ہوئی اور اس کے نیچے امام مہدی اور مسیح موعود کے الفاظ لکھے ہوئے تھے۔ میرا تجسس اور بڑھا اتنے میں امام مہدی کے کلام سے اقتباسات پیش کئے گئے۔ پہلے اقتباس کا پہلا جملہ ہی میری کایا پلٹنے کے لئے کافی ثابت ہوا جو یہ تھا۔ وَ وَاللّٰهِ اِنِّیْ مِنَ اللّٰهِ اَتَيْتُ وَ مَا افْتَرَيْتُ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰی۔

یعنی خدا کی قسم! میں خدا کی طرف سے آیا ہوں نہ کہ میں نے کوئی افترا کیا ہے۔ یقیناً افترا کرنے والا خائب و خاسر رہتا ہے۔ یہ الفاظ سنتے ہی میں نے بے اختیار ہو کر کہا کہ یہ کسی سچے شخص کا کلام ہے یقیناً یہ شخص اپنے دعوے میں سچا ہے اور یہی مسیح موعود اور امام مہدی ہے۔ اقتباس کے دوران ہی جب دوبارہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دکھائی گئی تو اب کی بار اس کو دیکھ کر میں وہیں ٹھٹھک کر رہ گئی کیونکہ یہ وہی شخص تھا جسے قبل ازیں میں کشفی حالت میں دیکھ چکی تھی۔ جب میں نے خدا تعالیٰ سے رو رو کر دعائیں کرتے ہوئے عرض کیا کہ خدایا آج تیرا صحیح دین کہاں ہے اور آج کس جماعت کو تیری تائید حاصل ہے اس وقت یہی شخص میرے ساتھ ہمدردی کرنے کے لئے آیا تھا اور اسے دیکھ کر میں نے دل میں کہا تھا کہ نہ جانے یہ شخص کون ہے۔ اب ٹی وی پر وہی تصویر دیکھ کر مجھے اپنا کشف اور اس کی تعبیر بھی سمجھ آ گئی۔ خدا تعالیٰ نے مجھے اس وقت بتایا تھا کہ یہ شخص ہے جس کی جماعت کو خدائی تائید حاصل ہے اور یہی خدا تعالیٰ کے سچے دین کی نمائندہ جماعت ہے۔ کہتی ہیں میں نے روتے ہوئے اس تصویر کو مخاطب ہو کر کہا کہ آج تو ہی اسلام کا دفاع کر رہا ہے۔ تو عیسائیوں کے مزاہم کا رد کر رہا ہے۔ تو ہی سچا مسیح و مہدی ہے میں تیری تصدیق کرتی ہوں اور تیری بیعت کرتی ہوں۔ حالانکہ اس وقت مجھے علم بھی نہ تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کرنی ضروری ہے۔ میں نے اپنے قریبی لوگوں کو اس چینل اور جماعت کے بارے میں بتایا تو اکثر لوگوں نے میری بات کو سنجیدگی سے نہ لیا تاہم میری بہن اور خالہ نے متعدد ایام ایم۔ٹی۔اے دیکھنے کے بعد بیعت کرنے کا فیصلہ کر لیا اور پھر بعد میں میری والدہ بھائی اور دیگر دو بہنوں نے بھی بیعت کر لی۔

حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رؤیا و کشوف اور خوابوں کی بنا پر قبول احمدیت کے اور بہت سے ایمان افروز واقعات بیان فرمائے اور آخر پر فرمایا: یہ چند واقعات جو میں نے بیان کئے ہیں، اس قسم کے بہت سارے واقعات ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان نئے آنے والوں کے ایمان اور یقین میں ترقی بھی عطا فرمائے اخلاص و وفا میں بڑھائے اور ہم جو پہلے احمدی ہیں ہم میں سے بھی ہر ایک کو اخلاص اور ایمان میں بڑھائے۔

......☆......☆......☆......

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ

سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زد جام عشق (اعصابی کمزوری و شوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

Baseer Ahmed +91-95053-05382
CCTV FOR HOME SECURITY
Santosh Nagar, Hyderabad
baseernafe.ahmed@gmail.com

طالب دعا: بصیر احمد
جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ، ضلع محبوب نگر (صوبہ تلنگانہ)

INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS
Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(صوبہ آندھرا پردیس)

99633 83271 Pro. SK.Sultan 97014 62176
Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.
Rajahmundry
Kadiyapu lanka, E.G.dist.
Andhra Pradesh 533126.
#email. oxygennursery786@gmail.com
Love for All...Hatred for None

SEELIN TYRE SAFETY SYSTEM
R. Subba Rao
Telengana Distributor
Mob : 9949412352
9492707352
Prevent Punctures For Tyres with Tubes and Tubeless
RS TRADERS
Office : Flat No G-5, Manikanta Paradise
Dwarakanagar, Boduppi, Rangareddy, Telangana - 500 092
E-mail: seelinhyd@gmail.com website: www.seelin.in

وَسِّعْ مَكَانَكَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
JANIC CONSTRUCTION PVT. LTD
Mohammad. Janealam Shaikh
E-Mail id : janicconstruction@gmail.com
Mobile No: 09082768330, 09647960851
Res : Mazagaon, Mumbai - 400010

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57
ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly **BADAR** Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516
Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 66 Thursday 30-November-2017 Issue 48

MANAGER
NAWAB AHMAD
Tel. : +91 1872 224757
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.550/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $ - 60 Euro or 80 Canadian Dollar (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

دنیا کے مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے احباب جماعت کے رؤیا و کشوف کے ذریعہ

قبولیت احمدیت کے ایمان افروز واقعات پر مشتمل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خطبہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 24 رنومبر 2017 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

گزشتہ خطبہ میں مَیں نے حضرت مسیح موعودؑ کے حوالے سے بتایا تھا کہ آپؑ نے فرمایا ہے کہ اگر انسان تعصب سے پاک ہوکر اور ہر قسم کی ضد سے پاک ہوکر اللہ تعالیٰ سے دعا کرے۔ بے چین ہوکر اللہ تعالیٰ سے نمازوں میں دعا مانگے تو چالیس دن نہیں گزریں گے کہ اللہ تعالیٰ اس پر حق کھولے گا۔ لیکن صاف دل ہونا، ہر قسم کے تعصب سے پاک ہونا یہ انتہائی ضروری ہے۔ ورنہ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ جو لوگ دلوں میں کینہ رکھیں، غضب رکھیں یا نیک پاک سوچ نہ رکھیں وہ ہمیشہ یہی کہیں گے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے خوابوں میں رہنمائی نہیں کی یا آپ کے خلاف بتایا۔ بہر حال جو پاک دل ہوکے ایسا کرتے ہیں ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے رہنمائی ملتی ہے۔ بہت سے لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں بھی آپؑ کی زندگی میں خوابوں کے ذریعہ سے رہنمائی فرمائی۔ چنانچہ ایک مجلس میں ذکر ہوا کہ لاہور سے ایک شخص کا خط آیا کہ اسے خواب میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی نسبت بتلایا گیا کہ آپ سچے ہیں۔ اس شخص کی ارادت ایک فقیر کے ساتھ تھی جو کہ داتا گنج بخش کے مقبرے کے پاس رہا کرتا تھا۔ اس شخص نے اس فقیر سے ذکر کیا تو اس نے کہا کہ مرزا صاحب کی اتنے عرصے سے ترقی ہونا ان کی سچائی کی دلیل ہے۔ پھر ایک اور مست فقیر وہاں بیٹھا ہوا تھا اس نے کہا، بابا! ہمیں بھی پوچھ لینے دو۔ دوسرے دن اس نے بتایا کہ خدا نے کہا ہے کہ مرزا مولیٰ ہے تو اس پہ پہلے فقیر نے کہا کہ مولیٰ نہیں، مولانا کہا ہوگا کہ وہ تیرا اور میرا ہم سب کا مولیٰ ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے یہ سن کر فرمایا کہ آجکل خواب اور رؤیا بہت ہوتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ لوگوں کو خوابوں کے ذریعہ اطلاع دے۔ خدا تعالیٰ کے فرشتے ہر طرف پھرتے ہیں۔ وہ دلوں میں ڈالتے پھرتے ہیں کہ مان لو! مان لو! پھر ایک شخص کا حال بیان کیا جس نے حضور کے رد میں کتاب لکھنے کا ارادہ کیا تو خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا کہ تو تو ردّ لکھتا ہے اور اصل میں مرزا صاحب سچے ہیں۔

تو اللہ تعالیٰ سعید فطرت لوگوں کو غلط کام سے بچانے کے لئے بھی رہنمائی فرما دیتا ہے۔ یہ سلسلہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں شروع ہوا تھا آج بھی قائم ہے۔ نیک فطرت لوگوں کی اللہ تعالیٰ رہنمائی بھی فرماتا ہے۔

مالی مغربی افریقہ کے مبلغ لکھتے ہیں کہ مصطفی دیالو صاحب نے ایک روز خواب دیکھا کہ وہ جنت میں ایک بہت ہی خوبصورت گھر میں ہیں۔ گھر کے ایک طرف پانی چل رہا ہے جس میں ایک سفید رنگ کے بزرگ کی تصویر ہے جنہوں نے پگڑی پہنی ہوئی ہے۔ وہ کہتے کہ خواب کے کچھ عرصے بعد وہ اپنے ایک دوست کی طرف گئے تو ان کے گھر اسی بزرگ کی تصویر دیکھی۔ انہوں نے اپنے دوست سے تصویر والے بزرگ کے متعلق پوچھا تو اس پر انہیں بتایا گیا کہ یہ امام مہدی ہیں۔ چنانچہ موصوف نے اپنی خواب سنائی اور احمدیت کے متعلق مزید معلومات چاہیں۔ اس پر احمدی دوست نے کہا کہ آج ہمارا ماہانہ اجلاس ہے آپ میرے ساتھ چلیں وہاں مبلغ سے آپ ہر قسم کے سوال کر سکتے ہیں۔ چنانچہ وہ اجلاس میں شامل ہوئے اور اجلاس کے بعد احمدی ہونے کا اعلان کیا۔

اسی طرح یمن کی ایک خاتون جمیلہ صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ جماعت احمدیہ سے تعارف سے بہت عرصہ قبل میں سعودی عرب میں تھی جہاں میرا رجحان صوفی ازم کی طرف ہو گیا اور حضرت عبدالقادر جیلانی کی تالیفات مجھے بہت پسند آئیں۔ ان کے بیان کردہ طریق خلوت پر عمل کر کے مجھے کسی قدر سکون ملتا اور روحانیت کا احساس ہوتا۔ انہی خلوت کے ایام میں ایک رات میں نے رؤیا میں دیکھا کہ ایک چاند نما بہت بڑا ستارہ زمین پر نازل ہوا ہے اور زمین پر چل پھر رہا ہے اور پھر چھت کے راستے وہ ہمارے گھر میں بھی داخل ہو جاتا ہے۔ میں خائف اور حیران تھی کہ میری آنکھ کھل گئی۔ چند روز بعد ہی میں نے ایک اور خواب میں پانچ مزید ستارے دیکھے جو قطار بنائے زمین پر چل رہے تھے لیکن وہ پہلے دیکھے گئے ستارے سے حجم میں چھوٹے تھے۔ پھر جب ایم۔ٹی۔اے کے ذریعہ جماعت کے بارے میں پتا چلا تو اس کے بارے میں جاننے کی پیاس بڑھتی چلی گئی۔ ایم۔ٹی۔اے دیکھنے کے دوران میرے دل میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کی محبت پیدا ہوکر بڑھنے لگی اور مجھے اس بات کا مکمل یقین ہو گیا کہ آپ ہی امام الزمان ہیں۔ اسی اثناء میں مَیں نے پروگرام الحوار المباشر میں سنا کہ حضرت امام مہدی کی صداقت کے بارے میں تحقیق کرنے والوں کو استخارہ کر کے خدا تعالیٰ سے رہنمائی کی دعا کرنی چاہئے۔ چنانچہ بتائے گئے طریق کے مطابق کہتی ہیں مَیں نے دو رکعت نماز ادا کی اور سو گئی۔ اسی رات میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مکۃ المکرمہ میں لوگوں کے جم غفیر میں ہوں لوگ اپنے پاؤں کے پنجوں پر کھڑے ہو کر گردنیں لمبی کرتے ہوئے ایک شخص کو دیکھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ایسے میں کوئی باآواز بلند کہتا ہے کہ اے لوگو! تمہارا امام آ گیا ہے اے لوگو! امام مہدی آ گیا ہے۔ میں بھی اس سمت دیکھنا شروع کر دیتی ہوں حضرت امام مہدی علیہ السلام ایک اونچے مقام پر سب کے سامنے نمودار ہو جاتے ہیں۔ ان کا چہرہ بدر منیر کی مانند چمک رہا تھا آنکھوں میں حزن کی کیفیت تھی۔ جب میں نے بغور ان کے چہرہ مبارک کی طرف دیکھا تو بعینہٖ وہ اسی امام مہدی اور مسیح موعود کا چہرہ تھا جسے میں نے ایم۔ٹی۔اے پر دیکھا تھا۔ یہ دیکھتے ہی میری آنکھوں سے آنسو چھلک پڑے اور میں بشدت رونا شروع کر دیتی ہوں۔ جب میں یہ رؤیا دیکھ رہی تھی اس وقت میرا خاوند جاگ رہا تھا۔ اس نے مجھے جگا کر کہا کہ تم بہت درد کے ساتھ رو رہی تھی۔ میں جاگی تو میری آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں۔ کہتی ہیں اس رؤیا کے بعد مجھے یقین ہو گیا کہ حق یہی ہے کہ یہ شخص امام الزمان ہے۔ چنانچہ میں نے اس امام کی بیعت کرنے کا فیصلہ کیا۔

حضور انور نے فرمایا: بعض نیک فطرت دل سے احمدیت کو سچا سمجھنے کے باوجود بعض وجوہ کی بنا پر بیعت نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ کس طرح ان کو بیعت کر کے باقاعدہ جماعت میں شامل ہونے کی طرف توجہ دلاتا ہے اس بارے میں مالی سے ہی کائی ریجن کے معلم صاحب لکھتے ہیں کہ ایک دوست عبدالحئی جابی صاحب کے ایک قریبی دوست کی رمضان المبارک کے آخری عشرے میں اچانک وفات ہو گئی۔ انہوں نے ایک دن خواب میں دیکھا کہ وہ اپنے اسی فوت شدہ دوست کے ساتھ بس میں سفر کر رہے ہیں اور ان کے دوست ان سے کہتے ہیں کہ تم جس جماعت میں داخل ہو رہے ہو وہ سچی جماعت ہے۔ میں بھی اسی جماعت میں شامل ہو رہا ہوں۔ عبدالحئی جابی صاحب باقاعدگی سے ہمارا ریڈیو سنتے تھے اور دل سے احمدی تھے مگر ابھی تک بیعت نہیں کی تھی۔ لیکن اس خواب کے بعد انہوں نے فون کر کے کہا کہ میں کائی شہر سے کافی دور رہتا ہوں آپ کا ریڈیو سنتا ہوں تبلیغ سنتا ہوں۔ میں نے اس طرح خواب دیکھی ہے میری بیعت قبول کر لیں اور آج سے میں احمدی ہوں۔

پھر مصر کے ایک دوست محمود غریب صاحب ہیں کہتے ہیں نو سال کی عمر سے میں خواب میں ایک بارعب آواز سنتا تھا جس کی بازگشت میرے کانوں میں گونجتی رہتی تھی۔ میں اسے سمجھ نہ سکتا تھا لیکن اس کو سن کر میں ڈر جاتا تھا۔ پھر جب 2010ء میں میرا ایم۔ٹی۔اے العربیہ سے تعارف ہوا تو اس پر شریف اودے صاحب اور اسد موسیٰ اودے صاحب کی آواز میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض اقتباسات سنے تو فوراً سمجھ گیا کہ یہی وہ آواز تھی جو میں نو سال کی عمر میں اپنے خوابوں میں سن رہا تھا۔ چنانچہ اس کے بعد ایم۔ٹی۔اے مزید شغف کے ساتھ دیکھنا شروع کر دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کلام اور آپ کے قصائد میرے دل پر گہرا اثر چھوڑ جاتے۔ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کا تصور کرتا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر میرے سامنے آ جاتی۔ ایک روز میں ایم۔ٹی۔اے دیکھ رہا تھا اور ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر آ رہی تھی۔ میں نے اسے مخاطب ہو کر کہا کہ میں تجھے خدا کی قسم دے کر کہتا ہوں کہ تم مجھے خود بتاؤ کہ کیا تم اپنے دعوے میں سچے ہو یا نہیں؟ اس کے بعد کہتے ہیں میں کام پہ چلا گیا۔ شام کو جب واپس آیا اور فوراً ٹی وی آن کر کے ایم۔ٹی۔اے لگایا تو اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ اقتباس پڑھا جا رہا تھا کہ يَا قَوْمِ اِنِّیْ مِنَ اللّٰهِ اِنِّیْ مِنَ اللّٰهِ اِنِّیْ مِنَ اللّٰهِ وَاُشْهِدُ رَبِّیْ اَنِّیْ مِنَ اللّٰهِ۔

یعنی اے میری قوم میں خدا کی طرف سے ہوں میں خدا کی طرف سے ہوں میں خدا کی طرف سے ہوں اور میں اپنے رب کو گواہ ٹھہرا کر کہتا ہوں کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ یہ سنتے ہی کہتے ہیں کہ میں اپنے گھٹنوں کے بل گر گیا اور بے اختیاری کے عالم میں ٹی وی پر سے ہی حضور علیہ السلام کی تصویر کے بوسے لیتے ہوئے علیک السلام علیک السلام کہنا شروع کر دیا۔ یوں ایک لمحے میں احمدیت ہی میرا سب کچھ ہو گیا اور پھر میں نے بیعت کر لی۔

اردن کے ایک دوست جمیل زران صاحب کہتے ہیں کہ ایک رات میں نے خواب میں دیکھا کہ راستے پر اکیلا کھڑا ہوں جو سیدھا اور پختہ ہے۔ اتنے میں ایک ماڈرن مرسیڈیز کار آتی ہے اور اس میں ڈرائیور کے ساتھ والی سیٹ پر ایک شخص بیٹھا ہے جو مجھے کار چلانے کا حکم دیتا ہے۔ میں ڈرائیور سیٹ پر بیٹھ گیا میرے دل میں ڈالا گیا کہ میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ساتھ بیٹھا ہوں۔ مجھے خوف سا آنے لگا۔ گاڑی چلی تو راستے میں اچانک بہت سے سیاہ چہروں والے لوگ ظاہر ہوئے اور راستے کے دونوں طرف لائن بنا کر کھڑے ہو گئے اور ان کے پاس معمولی سا اسلحہ بھی تھا۔ پھر انہوں نے ہم پر فائرنگ کر دی لیکن ہمیں کوئی گولی نہیں لگی اور بالکل محفوظ اپنی منزل پر پہنچ گئے۔ کہتے ہیں کہ رؤیا میں ہی میں گاڑی کھڑی کرتا ہوں تو حضرت امام مہدی علیہ السلام مجھے فرماتے ہیں کہ نیچے اتر آؤ اور گاڑی کی ڈگی کھولو۔ میں نیچے اتر کر کھولتا ہوں تو وہاں لکڑی کا ایک خوبصورت صندوق ہوتا ہے جس میں ایک پانچ سالہ بچہ ہوتا ہے جو بہت خوبصورت ہے وہ بچہ مجھے دیکھنے لگتا ہے۔ جب میں بیدار ہوا تو خواب سے بہت خوش تھا اور دل میں کہا کہ یقیناً یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے

باقی صفحہ نمبر 19 پر ملاحظہ فرمائیں

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad